# فریب عمل

یعنی

جان گالزورذی کے انگریزی ڈرامہ
"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ

از

منشی جگت موہن لال رواں
ایم - اے، ایل ایل - بی

الہ آباد
ہندوستانی اکاڈیمی، یو - پی
۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.
Price, Rs. 2/-





Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

# عرض

—|•※•|—

هندوستاني ایکاڈیمي نے اهتمام کیا هے کہ یورپ
کے سربرآوردہ ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں کا ترجمہ
مُلک کے سامنے پیش کرے تاکہ اهل ملک کو ڈرامہ
سے لطف اُٹھانے کا موقع حاصل هو - اس میں
شک نہیں کہ هندي اور اُردو میں ناٹکوں کي
کمي نہیں، لیکن همارے ناٹکوں میں خیالوں کي
ترتیب واقعوں کي سلسلہ‌بندي اور جذبوں کے
بیان کي کمي ضرور هے - اس کا همیں افسوس هے -
هندوستان کو یونان کي طرح اس بات کا فخر هے
کہ اس نے ڈرامہ کو پیدا کیا اور ترقي دي - پہلے
دور کے بعد صدیوں تک یورپ اور هندوستان میں
ناٹک کا فن مردہ حالت میں رها، لیکن یورپ
میں نئے جنم ( Renascence ) نے اس میں روح
پھونکي جس کا نتیجہ یہ هوا کہ یورپ کے هر
ملک میں بڑے پایہ کے ڈرامہ نویس پیدا هوئے اور

انھوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساري دنیا نے
پسند کیا - شیکسپیر کے زمانے کے بعد ڈرامے کي بستي
سوني سي ھو گئي لیکن اُنیسویں صدي میں
اس میں پھر بھار آئي - ناروے کا مشھور ڈرامہ
نویس ھنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا
رھنما ھوا ' اور برنارڈ شا ' گالزوردي اور دوسرے
لکھنے والوں نے اس کي انگلستان میں پیروي کي -
فرانس اور جرمني اور یورپ کے اور ملکوں کے
ڈرامہ نویسوں نے اسي کے قدموں پر چل‌کر شھرت
حاصل کي -

اُنیسویں صدي میں یورپ کي قوموں میں
ایک عجیب تبدیلي واقع ھوئي جس کا گھرا
اثر ان کي سماج ' رھنے سھنے کے طرز ' تجارت ' اور
صنعت کے طریقہ اور ملکي انتظام پر پڑا - انسان
کي زندگي کا کوئي پھلو اس اثر سے نہ بچا -
آزادي ' برابري اور وطن کي محبت کے جذبوں
نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور
سچ تو یہ ھے کہ تاریخ میں شاید ھي ایسے
بھت کم زمانہ گذرے ھیں جن میں انسان اور
سوسائٹي کي زندگي میں ایسا تلاطم برپا ھوا ھو -

هر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے اور آنے والے زمانے کی جد و جہد پائی جاتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب انقلاب کی چال تیز ہوتی ہے اور جد و جہد کی کیفیت میں گرمی آتی ہے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب ہوتا ہے اور وہ عمل کی راہ تلاش کرتے ہیں - نئے دبنے والے احساسات بھڑک اُٹھتے ہیں' لکھنے والے کا دل ٹھیس کھاتا ہے' اور اسے مجبور کرتا ہے کہ اس روحانی کشمکش کو ڈرامے کی شکل میں ظاہر کرے - اس لئے ڈرامہ انسان کی زندگی کا آئینہ ہے جس میں اس کی جد و جہد کی صورتیں نظر آتی ہیں - اُنیسویں صدی میں انسان کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اُس کے پیر پرانی بیڑیوں سے بندھے رہیں' اس کو اپنے وقار کا نیا احساس مساوات اور آزادی کی نئی راہوں پر چلاتا ہے اور اس کے دل میں نئی رسموں' نئے رواجوں' زندگی کے نئے طریقوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکھائی دیتا ہے -

ہندوستان میں بھی آج کچھ ایسے ہی خیال

اور جذبے موجزن ہیں - ہماری زندگی میں بھی ایک عجیب ہلچل ہے جو یورپ کے اُنیسویں صدی کے انقلاب سے بھی زیادہ اہم ہے - یہاں بھی نئے اور پرانے دور کی کشمکش نے بھیانک صورت اختیار کر لی ہے - اس کشمکش کا اثر رسم و رواج پر، مذہب پر، سوسائٹی پر، غرض قوم کی زندگی کے ہر پہلو پر نظر آتا ہے - یہ ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جنبش نہ ہو، خون جوش میں نہ آئے، اس عالمگیر لڑائی کے اثر سے جذبوں میں بےچینی اور خیالوں میں حرکت پیدا نہ ہو، اور تڑپتے دل بیتابی کے اظہار کے لئے ڈرامہ کو روحانی تسکین کا ذریعہ نہ بنائیں -

ہماری خواہش ہے کہ ہمارے اہل قلم ان ڈراموں کی طرف توجہ کریں اور اہل وطن ان میں دلچسپی لیں - یہ تو سب مانیںگے کہ انسان، یورپ کے ہوں یا ایشیا کے، انسان ہیں - رسم و رواج کے باریک پردہ ان میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ نمودار کریں، وہی جذبہ وہی خیال سب جگہ حاوی ہیں - اگر یورپ کے ڈرامے ہندوستانی زبان

میں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان
کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈشا، گالزوردی
اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ
اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص
ہونا ضروري ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھی ہماري زبان
ڈرامہ سے نا واقف سي ہے اور اس میں اصلاح
کي کافي گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے
اس کمي کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹري

# مضامین

صفحہ

# ڈرامہ کے اشخاص

—+*+—

| | |
|---|---|
| هل کرایست . . . . . . | ایک زمیندار |
| آمي . . . . . . | اس کي بیوی |
| جل . . . . . . | اس کي لڑکي |
| ڈاکر . . . . . . | اس کا مختار |
| هارن بلوئر . . . . . . | ایک شخص جو ابھي دولتمند ہوا ہے |
| چارلس . . . . . . | اُس کا بڑا لڑکا |
| کلو . . . . . . | چارلس کي بیوي |
| رولف . . . . . . | هارن بلوئر کا چھوٹا لڑکا |
| فیلوز . . . . . . | هل کرایست کا خانساماں |
| آنا . . . . . . | کلو کي خادمہ |
| جیکمن . . . . . . | میاں بیوي |

ایک نیلام کنندہ

ایک مختار عام

دو اجنبي

# پہلا ایکٹ

## پہلا سین

هل کرایست کا دفتر – نہایت خوشنما کمرہ – الماریوں میں نفیس کتابیں چنی ہوئي – دیواروں پر تصویریں لگي هیں جن سے واضح هے هم اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر چکے هیں – تاج محل کي ایک بڑي تصویر ایک جانب – امریکہ کے پہاڑوں کا منظر – مصر کے مناروں کا سماں سب جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داهنے کو ایک خانہ‌دار منبر هے جس پر ریاست کے کاغذات جمع هیں – دو لومڑیوں کي پوري کھالیں لگي ہوئي هیں – گلدانوں میں پھول – کشادہ آرام کرسیاں – پشت پر ایک بڑي کھڑکي جس میں خوبصورت شیشے جڑے ہوئے – سامنے حدنظر تک دلکش منظر – اگست کي صاف دھوپ میں کسي قدر بلند سطح پر هرے کھیتوں کي بہار - بائیں کو پتھر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان – بغل میں دروازہ جوابي دروازہ – داهني جانب تمام کمرہ کا رنگ ایسا پختہ جیسے پورا کمرہ پتھر کا بنا ہوا هے – هلکا لاهي رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کي خوبصورتي دوبالا –

[ ھل کرایست ایک گھومتي کرسي پر بیٹھا ھے اور ریاست کے کاغذات دیکھنے میں مصروف ھے – اس کو گٹھیابائي کي شکایت ھے اور اس کے بائیں پاؤں میں پٹي بندھي ھے – دبلا پتلا آدمي جسم میں ھڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام نھیں – عمر کوئي پچپن سال -- صورت سے تہذیب نیک مزاجي اور کسی قدر سنگ کے آثار نمایاں – پاس ھي اس کي سر و قامت ۱۹ سالہ لڑکي جِل کھڑي ھے – گندھے ھوئے بال کسي قدر مردانہ مگر خوبصوت چھرہ - ]

جِل — ابّا آج کل تو بڑے گل کھل رھے ھیں یہاں -

ھل کرایست — ھاں، شھدے تو شھدے -

جِل — ابّا، شھدا کسے کھتے ھیں ؟

ھل کرایست — شھدا اسے کھتے ھیں جو اپني ھي کھے دوسروں کي نہ سنے - خود غرض، خود بیں -

جِل — اس ھارن بلوئر کو لے لیجئے - دور کیوں جائیے -

ھل کرایست — میں ھارن بلوئر کا ذکر بھي سننا نھیں چاھتا -

جِل — آپ ذکر نہیں سننا چاہتے ! میں کہتی ہوں
وہ یہاں ڈٹ گیا ہے آکے - دیکھئے چارلی —
چیرلی — چارلی کیوں کہوں ، خاص نام نہ
لوں ، وہ اور ہی بات ہے -

ہل کرایسٹ — ارے توبہ ! تم ان کے خاص نام بھی
جانتی ہو -

جِل — ابّا جان کچھ خبر بھی ہے ؟ ان کو یہاں
رہتے سات سال ہو گئے -

ہل کرایسٹ — اگلے وقتوں میں تو ہم کو خاص
ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جِل — چارلی ہارن بلوئر ! یہ نام تو پھر اور ناموں
کو دیکھتے ہوئے اچھا ہے - خرابی سے دور -

ہل کرایسٹ — کسی قدر زد میں تو ہے - میرے ذہن
میں اکثر شکار کے استعارات آتے ہیں -

جِل —

[ بڈھے کے بالوں کو ہاتھ سے جنبش دیتے ہوئے ]

اچھا اب ان کي بیوی کُلّو کي بابت کیا
راے ہے ؟

هل کرایست — خدا کي پناہ ! تمہاري ماں کو
غش آ جائیگا اگر تم کو کُلّو کہتے ہوئے سن
لیگی -

جِل — بڑا چٹ پٹا نام ہے -

هل کرایست — کلو ، هونهہ ! میرے ایک کتے کا بھيؔ
یہي نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ہیں - ذرا دنیا کو
آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نہیں
چلیگا - کلونے دنیا دیکھي ہے - اور تو خیر
کیا ، مگر کلو ہے بڑے مزے کا نام - آپ
فکر نہ کریں - امّي جان کمرے میں نہیں
ہیں -

هل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کہتے
ہیں ؟

ھل کرایست — آیں ' یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے
کتے کا نام ہے ؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے
میاں سبحان اللہ !

جل — خوب' رولف ھارن بلوئر ! چوٹی کا شخص
ہے - حقیقت میں رولف ھارن بلوئر ہے
بڑی خوبیوں کا آدمی -

ھل کرایست —
[ کسی قدر تیز نگاہ ڈالتے ہوئے ]
اچھا ' ھارن بلوئر بڑی خوبیوں کا آدمی ہے !

جل — جی ھاں - بڑی خوبیوں کا آدمی ہے - آپ
جانتے ہیں ابّا جان ! بڑی خوبیوں کا
آدمی کس کو کہتے ہیں ؟

ھل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا
لیکن اب نہیں جانتا ہوں خوبیوں کا
آدمی کون ہوتا ہے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلی خوبی
تو یہ ہے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ہے -

ھل کرایست — کیا ؟ خیر ، یہ تو اطمینان کے قابل
بات ھے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشانی ،
بامذاق ، دلچسپ آدمی ھے -

ھل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمی ھے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

ھل کرایست — یہ کہاں ؟

جل — سب جگہ - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ میں
گھر کے احاطہ ھی میں قید رھتی ھوں ؟
آپ تو خوب واقف ھیں میرے پاؤں ایک
جگہ نہیں تھمتے -

ھل کرایست — تم نے کبھی کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسری خوبی اس میں یہ ھے کے وہ زیادہ
ادب قاعدے کی پابندی کا قایل نہیں -

ھل کرایست — یا خدا ! اور اس کی یہ تعریف !

جل — تیسري خوبي یہ ھے کے وہ اپنے باپ کو
خاطر میں نہیں لاتا -

ھل کرایسٹ — اچھا ، تو اچھي لڑکیوں میں بھي
یہ خوبي ضروري معلوم ھوتي ھے !

جل —

[ بڈھے کے بالوں کو کسي قدر اُلجھا کے ]

آپ رھنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے
خیالات بہت ھي پاکیزہ ھیں -

ھل کرایسٹ — یہ تو ظاھر ھے -

جل — مثلاً میرا جیسا اس کا بھي خیال ھے کہ —

ھل کرایسٹ — پھر کیا کہنا ! ھاں ، ھاں -

جل —

[ پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے ھوے ]

اس کا خیال ھے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات
کا بتنگڑ بنایا کرتے ھیں حد سے زیادہ -
ان کو ایسا نہیں کرنا چاھئے - ذرا سا
کسي نے کچھ کہہ دیا اور ان کي تیوري

چڑھ گئي ، بس چھوئي موئي بالکل !
ابّا جان ، کیا آپ بھي چھوئي موئي ہیں ؟

ہل کرایست — البتہ ، ہوں تو میں - لیکن اب
چھوئی موئي کي بابت کیۂ کہوں ؟

جل —رولف کا خیال ہے کہ جب تک ایک بڈھا
بھي دنیا میں رہیگا تو جوانوں کي زندگي
وبال ہي رہیگي - ان کو کل کو کسي اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاہئے اور پکے آموں
کي طرح ایک ہي جھونکے میں گرا دینا
چاہئے -

ہل کرایست —

[ خشک انداز سے ]

اچھا ، یہ نمونہ ہے پاکیزہ خیالات کا !

جل — ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کي حق تلفي کي فکر میں رہتے
ہیں ، ان کے مارے تو نو جوانوں کي زندگي
ہي عذاب ہو جائیگي -

ھل کرایست ــــ ان کے باپ جان کا کیا خیال ھے ؟
وہ بھي بیٹے کي رائے سے اتفاق کرتے ھیں ؟

جل ــــ باپ سے تو رولف بات بھي کرنا پسند نہیں
کرتا - ان کا منھہ ھے کہ پہاڑ - ابا جان ،
آپ نے کبھي دیکھا ھے کہ نہیں ؟

ھل کرایست ــــ ھاں ، ھاں - دیکھا کیوں نہیں ؟

جل ــــ کیا بڑا بھاري منھہ ھے !
[ بالوں میں انگلیوں سے کنگھي کرتے ھوے ]
ابّا جان ! ایک آپ کا منھہ ھے - کیسا ننھا
سا ! جیسے بات بھي نہیں کرنا جانتے -

ھل کرایست ــــ ذرا دیر میں بدل جائیگا - میري
گٹھیا کي تکلیف کا بھي کچھہ خیال ھے
کہ نہیں ؟

جل ــــ چہ ، چہ ! ابا جان ، یہاں آپ کو رھتے
کتنا زمانہ ھوا ؟

ھل کرایست ــــ کم سے کم ملکہ الزبتھہ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رھتے ھیں -

جل —
[ پاؤں کی طرف دیکھتے ہوے ]

ابا جان! بہت دن تک ایک ہی جگہ رہنا
بھی اچھا نہیں ہوتا! کیوں ابا جان، آپ
کا کیا خیال ہے ہارن بلوئر کے باپ تھا
کہ نہ تھا؟ مجھے تو بالکل خود رو
معلوم ہوتا ہے - ہاں خوب یاد آئی، آخر
ہارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں
کا یہ برتاؤ کیوں رہتا ہے؟

[ جل منھہ بنائے ایسا اشارہ کرتی ہے جیسے کوئی
کسی کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا ہے ]

ہل کرایستھا — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے ہیں -

جل — آپ بھی امّی جان کی سی باتیں کرتے
ہیں! ہم لوگ یہاں کے باشندے ہیں، ان
کو جمعہ جمعہ آتھہ دن ہوئے ہیں آے
یہاں - اب ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ وہ
بھی ہماری طرح یہاں کے باشندے ہو
جائیں؟

هل کرایست — یه ناممکن هے -

جل — یه کیوں ؟

هل کرایست — اس کے لئے زمانه چاهئے - ایک پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یۃ چال هے کہ انگلي پکڑتے پہونچا پکڑتے هیں - ایک انچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے لئے هاتھ پیر مارنے لگیں!

جل — لیکن اگر پہونچا پا جائیں تو اُنگلی کي طرف هاتھ نه بڑھائیں - آخر اس نوچ کھسوٹ سے کیا حاصل؟ هر شخص کو نفسي نفسي پڑی هے!

هل کرایست — "نفسي نفسي"! جل - یه زبان تم نے کہاں سیکھي هے؟

جل — آپ تو ٹالنے لگے -

هل کرایست — زندگي نام هي اسي نوچ کھسوٹ کا

ہے - کوئی بڑا کوئی چھوٹا ، کوئی مہذب
کوئی انیلا ، کسی کا اثر کم کسی کا زیادہ ،
کوئی دولتمند ، کوئی محتاج ، سب میں
جدھر دیکھو وہی نوچ کھسوٹ - اسی کو
جنگ حیات کہتے ہیں - اب کہو گزر کس
طرح ہو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں
کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے
جائیں اور انہیں کو آپس میں برتا جائے -
تم ہی دیکھو کہ ہارن بلوئر وغیرہ کے جیسے
لوگوں کو تو یہ ابتدائی قاعدے بھی معلوم
نہیں ، ان کا تو ایک ہی اصول ہے - جو
کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

چل — ابا جان ، آپ کی بھی کیا باتیں ہیں!
جیسے اور بھلے مانس ہوتے ہیں وہ بھی
ہیں اور یوں تو جس پر چاہئے پانی
پھیر دیجئے -

ہل کرایست — جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد
پیشہ ان کے ہاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتنی خود غرضی نہ تھی - لیکن اب تو
انسانیت باقی ہی نہیں رہی -

[ کسی قدر جوش میں آ کے ]

ڈیپ واٹر میں اس کا رنگ اب بہت خراب
ہے - اس کاسہ گری نے تو بستی ہی تباہ
کر دی - میں کیا کہوں یہاں کیّ تو جیسے
اس کمبخت نے فضا ہی تبدیل کر دی ہے -
خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس
نامعقول نے یہاں کی مٹی برتنوں کے
لئے پسند کی تھی ! پہلے یہ لوگ یہ گل
کٹ طریقہ جانتے ہی نہ تھے ' یہ سب
بیل اسی کے بوئے ہیں - شرافت کا نام
نہیں ہے -

جل —— " گل کٹ " طریقے کیا معنی ؟ کیا ہمارا
گلا کاٹ لینا چاہتے ہیں ؟ ابا ' آخر آپ
شریف کسے کہتے ہیں ؟

ہل کرایسٹ —— شریف کسے کہتے ہیں ؟ شریف کی
تعریف الفاظ میں یہاں مشکل سے ہو

سکتي ھے - قرینہ رویہ سے خود شریف رذیل
سے ممتاز ھو جاتا ھے -

جل — پھر بھي -

ھل کرایست — شریف ! شریف کي تعریف ! بس
یہ سمجھ لو کہ کسي حال میں بھي
اصول کی پابندي اور وضعداري کو ھاتھ
سے نہ دے -

جل — اور جو اس کے اصول ھی نیچے درجے کے
ھوں تو ؟

ھل کرایست —

[ کسي قدر متانت سے ]

بھر حال اتنا تو مسلم ھے کہ شریف آدمي
میں ایمانداري ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس ھونا چاھئے - غرض کا بندہ نہ ھونا
چاھئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کہئیگا - ھم سب

غرض کے بندے ھیں - کم سے کم میں تو
ھوں -

هل کرایست ---
[ ھنستے ھوئے ]
تم !

جل ---
[ حقارت کے انداز سے ]
ھاں میں ، کل کی چھوکری !

هل کرایست --- اس میں کچھ راے نہیں قایم کی
جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے
سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ھے -
کوئی کچھ نہیں کہ سکتا -

جل --- سواے آمّی جان کے -

هل کرایست --- اس کے کیا معنی ؟ سواے آمّی
جان کے !

جل --- آمّی جان ! ھاں آمّی جان ھی جیسی
عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ھے - ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کا امکان ہی نہیں
ہے — جو یہ کہ دیں وہی درست!

ہل کرایست — تمہاری ماں کا کیا کہنا! مکمل،
بے عیب!

جل — یہی، تو میں بھی کہ رہی تھی لیکن آپ!
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہ سکتا۔
سب سے بڑا عیب تو یہ ہے کہ آپ کو گنٹھیا
بائی کا مرض ہے۔

ہل کرایست — البتہ، ہاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا۔
گھنٹی بجا دو۔

جل —

[ گھنٹی تک جاتے ہوئے ]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتی ہوں؟
— جو ہارن بلوئر کے ساتھ کوتاہی نہ کرے۔

[ گھنٹی بجاتی ہے ]

میری رائے تو یہ ہے کہ آمی کو ہارن بلوئر
کے یہاں رسمی ملاقات کے لئے ضرور جانا

چاهئے - رولف کہتے تھے کے هارن بلوئر کو اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ رهتے هوئے اور کبھي آمّي جان ان کي بہو سے دعا سلام کی بھي روادار نہیں هوئیں -

هل کرایست — میں تمہاري امي کے ایسے کاموں میں دخل نہیں دینا چاهتا - وہ اگر شیطان سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل — یہ تو میں جانتی هوں کہ آپ کے اور امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ھے -

هل کرایست — هاں ، البتہ - یہ بات حفظ مراتب کي ھے -

جل — ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاهر نہیں هوتا - لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتني ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق ھي نہیں سیکھا - کوئي گل
لینے جائے تو ان کے ھاں سے داغ لیکے
آئے -

ھل کرایست — جل ' تمھاري زبان کیا ھے ' بس —

جل — ابا جان ' اب بات ٹالئے نہیں - میں یہ کہ
رھي تھي کہ امی جان کو اب ھارن بلوئر
سے ملنا چاھئے -

[کوئي جواب نہیں]

ھل کرایست — اصل بات یہ ھے کہ میں کسي سے
الجھتا نہیں - جو جس کي خوشی ھو
وھي مناسب — ارے رے ' آج تو پاؤں کا
درد مارے ڈالتا ھے !

[ بائیں جانب سے فیلوز ملازم داخل ھوتا ھے ]

فیلوز ' ذرا کسي کو بازار بھیج کے اس دوا
کي ایک بوتل اور منگوا لو -

جل — ابّا جان ' میں خود جاتی ھوں -

[ باپ کا بوسہ لیتي ھے اور کھڑکي تک جاتي ھے ]

ھل کرایست — باورچي سے کہ دینا کے آج یخني
کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی
یخني پکیگي - آج بہت تکلیف ھے
پاؤں میں -

فیلوز —

[ ھمدردي سے ]

بڑي تکلیف ھے حضور کو !

ھل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ھے -

فیلوز — واقعي طبیعت کیسے نہ پریشان ھو !

ھل کرایست — اب اس کي نہ پوچھو - بھلا کبھي
تم کو بھي کوئي شکایت ھوئي ھے ؟

فیلوز — جي ھاں ، مجھے موچ آ گئي ھے -

ھل کرایست —

[ خوش ھوکے ]

کہاں ، کہاں موچ آ گئي ھے ؟

فیلوز — میري کاگ کلائی میں -

ھل کرایسٹ — تمہارے کہاں ؟ کیا کہتے ھو ؟

فیلوز — یعني اس کلائي میں جس سے میں
بوتلوں کي کاگ کھولتا ھوں -

ھل کرایسٹ —

[ زور سے قہقہہ لگا کر ]

والد صاحب کے وقت میں تم ھوتے تو
کلائي ٹوٹ ھي جاتي -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ھیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسي بوتل میں نہ لگتي ھوگي -

ھل کرایسٹ — فیلوز ، وہ زمانے ھي نہیں رھے - تم
دیکھتے ھو کہیں ان باتوں کا پتہ بھي ھے !

فیلوز — اب تو حضور ، رنگ ھي بدلتا جاتا ھے -

ھل کرایسٹ —

[ محسوس کرتے ھوئے ]

سچ ھے ، سچ ھے - ڈاکر آے کہ نہیں ؟

فیلوز -- ابھی تو نہیں آے ہیں - جیکمین صاحب
اور ان کی بیگم آپ سے ملنا چاہتے ہیں -

ھل کرایست -- کیوں ، کیسے آے ہیں ؟

فیلوز -- حضور ، مجھے تو معلوم نہیں -

ھل کرایست -- اچھا ، بلا لو -

فیلوز --

[ باہر جاتے ہوے ]

بہت خوب ، حضور -

[ ھل کرایست کرسی گھما لیتا ہے - جیکمین اندر آتے ہیں - دراز قامت کوئی ۵۰ سال کا سن معمولی مزدوروں کی پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کی کوشاں - جیکمین کی بیوی پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کی ]

ھل کرایست -- آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد
ملاقات ہوئی - کیا ارشاد ہے ؟

[ اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ہوے سمیٹتا ہے ]

جیکھین --

[ افسردہ انداز سے ]

هم کو تو مکان خالي کر دینے کے لئے
نوٹس دے دیا گیا !

هل کرایست -- کیا ؟

[ بہت زور دے کے ]

جیکھین -- اسي هفته میں مکان خالي کر دینا
پڑیگا -

بیگم جیکھین -- جي هاں ! اب یه نوبت هے -

هل کرایست -- یه کیسے ؟ لیکن جب هم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشه بیچا هے تو خاص
طور سے یه بات طے هوئي تهي که جو
لوگ رهتے هیں بدستور رهینگے -

بیگم جیکھین -- یه سچ - لیکن اب تو کوئي صورت
نظر نہیں آتي - هم لوگ سب مکان خالي
کر دینگے - بیگم آروی اور ڈروز هم سب
اسي مصیبت میں هیں - اور یہاں تمام

بستی میں کوئی دوسری عمارت خالی
نہیں ہے - کوئی مکان اور نہیں ملتا -

ھل کرایست — یہ میں جانتا ہوں - مجھے خود
چرواہے کے لئے ضرورت ہے وہی جو گائے چراتا
ہے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ہے -
خیر، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

جیکھین — خود ہارن بلوئر صاحب سے - ابھی تو
تشریف لائے تھے - ابھی ایک گھنٹہ بھی
نہ ہوا ہوگا - خود آئے اور کہا کہ ہم کو
بہت افسوس ہے لیکن آپ لوگ مکان خالی
کر دیجئے -

بیگم جیکھین —

[ ترشروئی سے ]

شرافت تو چھو ہی نہیں گئی اس کو!
آئے اور نہایت بے مروتی سے کہا آپ
لوگ مکان خالی کر دیجئے - آپ خیال
کریں ۳۰ سال ہو گئے اس مکان میں رہتے،
اور اب حکم ہوتا ہے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں ، میرے مولا ! ایسی مصیبت نہ هوتي تو آپ کو بھلا تکلیف دینے کیوں آتے ! میں خیال کرتي هوں کہ میرا قصور قابل معافي هے -

**هل کرایست** — یہ کیا فرماتي هیں ؟ هونہہ !

[ کھڑے هوکے لکڑي کے سہارے آتشدان تک لنگڑاتے لنگڑاتے جاتا هے ]

یہ بے مروتي ! یہ تو سراسر بے ایمانی هے ! میں اُن کو لکھونگا - توبہ ! اگر مجھے پہلے سے معلوم هوتا تو کون مردود اس کے هاتھ ایک بسوہ زمین بھي بیچتا -

**بیگم جیکمین** — وہ تو معلوم هو گیا - یہ سب انھیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ هے - اب اس میں کاریگر لوگ رهینگے -

**هل کرایست** —

[ غصہ سے ]

هاں هاں ، یہ سب صحیح ، لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور
رھینگے -

جیکھین —
[ بھاري آواز سے ]
خبر تو یہ ھے کہ انھوں نے سنتري خرید
لي ھے اور وھاں نئي چمني لگائینگے اور
اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي
کرائے جا رھے ھیں -

ھل کرایست — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے ھو
سکتا ھے ؟

بیگم جیکھین — جي حضور اور کیا ' کیسي عمدہ
جگہ ھے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت
کا نظر آتا ھے -
[ کھڑکي سے باھر دیکھہ کر ]
یہاں تو کوئي ایسي جگہ ھي نہیں -
میں تو ھمیشہ کہتي ھوں کہ بس سنتري
ساري بستي کي جان ھے ' اور یہ تو آپ
کي موروثي جائداد ھے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ہے حضور کے پاس - کیا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا،
حضور معاف کریں !

ھل کرایست — سنتری !
[ گھنٹي بجاتا ہے ]

بیگم جیگھین —
[ ذرا خوش ہوکے ]

خدا کا شکر ہے ! اب حضور کي بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے، نہیں ہم کو تو
کسي کام کا نہ رکھا تھا ! ہم کر ھي کیا
سکتے ہیں ؟ کس کي چوکھٹ پر سر
پٹکنے جاکے ؟ میں نے تو کہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں، لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ھل کرایست کوئي چیز نہیں .........
حضور معاف کریں گستاخي ! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ھي نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کی گنجائش نہیں ہے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُٹھائیے یہاں سے ! ہم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ہی بھلی ! میں نے ایسا آدمی
ہی نہیں دیکھا ، شکل دیکھئے تو معلوم
ہوتا ہے کوئی اجگر چلا آ رہا ہے —

[ کسی قدر مروت آمیز حقارت سے ]

سنا اُتر کے رہنے والے ہیں ، جب ہی
تو ! —

[ بائیں جانب سے فیلوز آتا ہے ]

جیکھین — ہارن بلوئر صاحب خود ہی حضور
سے ملنے آنے والے ہیں ، جب ہی تو ہم
نے کہا کہ پیش قدمی کر کے پہنچ جانا
چاہئے —

ھل کرایست — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکھین — میں نے تو صاحب سے پہلے

هي کہا تھا کہ حضور سے هم لوگوں کي
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس هیں ' اور اس کو تو نہ همسائے
کا خیال نہ کسي کا ' جیسے آدمیوں میں
رهتا هي نہیں! روپیہ ' روپیہ ' بس روپیہ
کے سامنے سب کچھ هیچ! بس تھسک
سے اور روپیہ سے کام! میں نے پہلے هي کہہ
دیا تھا کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے هیں -- ان کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا هے - یہ تو نو بڑھیا میں
ان سے اور کیا هوتا! کوئي شریف هوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

هل کرایست ---

[خیالات میں محو]

سچ هے! سچ هے!

[اپنے آپ]

سلتري! یہ تو نہ هوگا!

[ بیگم ھل کرایست تشریف لاتي ھیں - صاف ستھرا لباس - وضعداري کا نمونہ - چہرے سے مستقل مزاجي ھویدا - نک سک سے درست —]

کچھ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم جیکمین اپنے مکان سے نکال دئیے گئے اور مسٹر آروي اور ڈروز بھي - جب کہ ھاؤن بلوئر کے ھاتھ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور رھنے دیا جائیگا —

**بیگم جیکمین** — بس سنیچر تک اور میعاد ھے - ایک ھفتہ کا وقت کُل ملا ھے - اب کہاں جائینگے میرے الله ! حضور دیکھیں تو کیسي مشکل ھے - جیکمین صاحب کا کارخانہ سے زیادہ دور رھنا نہیں ھو سکتا — نہیں تو کام کیسے چلیگا ؟

**ھل کرایست** —

[ فیصلہ کن انداز سے ]

خیر ، اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض ! آداب عرض ! میں قابل معافی
هوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں
کو رخصت بھی نہیں کر سکتا -

بیگم جیکسن — هم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار
دیکھ کر بڑا صدمہ هوتا هے - آپ نے حضور
بڑی مہربانی کی -

[ باهر جاتے هیں ]

هل کرایست — غضب خدا کا ! ۳۰ سال کے کرایہ دار
نکالے جائیں ! میرے جیتے جی تو یہ نہ
هونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی هے -

بیگم هل کرایست — کیا خوب ! گویا هارن بلوئر
آپ کی پروا کرتا هے ! وہ اپنے سامنے کسی
کو سمجھتا کب هے -

هل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھی
شرافت هے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم هل کرایست — شرافت اسے چھو بھی نہیں
گئی -

ھل کرایست —

[ جلدي سے ]

جیکسبن تو کہتے تھے کہ ھارن بلوئر نے
سنٹري خرید لي ھے اور وھاں نئي
چمنیاں بننے جا رھي ھیں -

بیگم ھل کرایست — خیر ' یہ تو نہیں ھو سکتا -
خدا نہ کرے !

[ کھڑکي سے باھر دیکھتے ھوئے ]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور ھم
لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باھر کوئي واسطہ
نہ رھیگا - یہ ناممکن بات ھے - مس ملنز
کبھي بغیر ھم سے پوچھے سنٹري بیچ نہیں
سکتیں -

ھل کرایست — خیر ' اس کي بابت آیندہ دیکھا
جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پہلے طے
ھونا چاھئے -

بیگم ھل کرایست —

[ زیر لب جس میں بنانے کا انداز پایا جاتا ھے ]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے
تھا - آپ کا کیا خیال ھے ' ساري دنیا آپ
جیسي ایماندار بستي ھے ! ڈاکر سے کہا
ھوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ھمیشہ ایسی
باتیں لکھا لینی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد
کرنی چاھئے -

ھل کرایست — اب اس کی تو بات ھی دوسری ھے '
نہیں تو جب ھم نے صاف صاف کہ دیا
کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا
اختیار نہ ھوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر
لیا تو اور کیا چاھئے ؟ اگر یہ بھی قابل
اعتبار نہیں تو ستم ھے !

بیگم ھل کرایست — آدمی آدمی میں فرق ھوتا
ھے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ھوتے
ھیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[ باھر دیکھتے ھوئے ]

اگر سنتری بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ
گئیں جب تو پھر ٹھہرنا ھی دشوار ھو
جائیگا -

ھل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں
بیچین ھو جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری
فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ
رھتی - ھارن بلوئر — ھارن بلوئر ھم لوگوں
کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ھے - وہ سمجھتا
ھے کہ ھم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے
ھیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

ھل کرایست — خیر، یہ تو ٹھیک ھی ھے -

بیگم ھل کرایست — دنیا میں کون ایسا ھے جو ان
کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ
دادا کا پتہ ٹھکانا بھی ھے! بالکل قلمی
معلوم ھوتے ھیں، بس کسی بات سے مطلب
ھی نہیں ھے - روپیہ ھی روپیہ کی دھن
ھے -

ہل کرایست — خدا نہ خواستہ ! کمبخت نے ہم
لوگوں کی بات نہ مانی تو بیچارے
جیکمین کو بڑی دشواری ہوگی -

بیگم ہل کرایست — وہ دو کمرے جن میں بیور
رہا کرتا تھا — اصطبل کے دو منزلہ پر وہ
خالی ہیں - وہی دے دینگے -

[ فیلوز آتا ہے ]

فیلوز — حضور ! ڈاکٹر صاحب آئے ہیں -

[ ڈاکٹر پستہ قد - لمبائی چوڑائی برابر - چھلا سا
آدمی ہے - چہرہ سرخ سفید شد سوار بنے ہوئے ، گیٹس
لگائے ہوئے - ]

ہل کرایست — ڈاکٹر ، ہم کو تو پھر وہی گٹھیا
کی شکایت ہو گئی -

ڈاکٹر — خدا جلد صحت دے ! بڑی تکلیف ہو
جاتی ہے حضور کو - بیگم صاحب ، آپ کا
مزاج تو اچھا ہے ؟

ہل کرایست — جیکمین سے ملاقات ہوئی تھی -

ڈاکر ـــ جي -

[ ڈاکٹر صاحب کبھي پوري بات نہیں کہتے - ایک لفظ ختم
نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے ہیں ]

ڈاکر ـــ یہ ہارن بلوئر بڑا چلتا ہوا آدمي ہے -
ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے ہر وقت -

ھل کرایست ـــ چلتا ہوا ؟

ڈاکر ـــ اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا
جائے -

بیگم ھل کرایست ـــ شہدہ ہے ، پورا شہدہ !

ڈاکر ـــ بیگم صاحب ، آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال
تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي ہے اپنے فائدے
کی -

ھل کرایست ـــ سنتري کا حال کل معلوم ہوا -

ڈاکر ـــ ہاں سنا کہ ہارن بلوئر خریدنے کي فکر
میں ہیں ، بہت دن سے دانت لگائے
ہیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملنز بیچینگي نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور، بیچنا تو چاھتي ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنتري بیچ ڈالینگي -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے یہاں کوئي سوال ھي نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگي سنتري ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ کس ضرورت سے خریدی جائیگي -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کي ضرورت ھے، ھم کو اپني بات رکھنے کي ضرورت ھے -

ڈاکر — قیمت کي کوئي بات نہیں - جتنے کي آپ چاھینگي مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کي مار !

ڈاکر —

[ هل کرایست سے ]

حضور ' اپنا عندیه دےدیں - میں کوشش
کرونگا که هارن بلوئر سے پہلے هي میں بڑي
بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

هل کرایست —

[ غور کرتے هوئے ]

میں خریدنا نہیں چاهتا ' لیکن جب کوئي
اور صورت نه هوگي تو مجبوری هے - بہر
حال روپیه جایداد مکفول کرکے لینا هوگا
اور جایداد میں گنجائش هي کتني هے !
ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھه
سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر
اندر ! مجھے تو خیال هي سے وحشت
هوتي هے -

بیگم هل کرایست — میرے خیال میں تو آپ پہلے
ڈاکر سے کہئے - معامله کر لیں ' اس کے
بعد دیکھا جائیگا -

هِل کرایست ——

[ بے چینی سے ]

جیکمین کہتے تھے کہ هارن بلوئر مجھ سے
ملنا چاهتا هے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی
پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا هے –

ڈاکر —— خواه مخواه اس کی آگ اور بھڑکانا هے –
پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاهئے –

هل کرایست —— جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد
کے مارے تو جان عذاب میں هو گئی –

[ بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا هے ]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے
معاملہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے
بلایا تھا –

فیلوز ——

[ اندر داخل هوتا هے ]

هارن بلوئر صاحب آئے هیں !

[ هارن بلوئر داخل هوتا هے ]

[ اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے
غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے – کالے کالے موٹے
بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے – موٹی بھویں –
بڑا سا منھ - بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے
بہت سمجھ بوجھ کے بنوائی ہو – کوٹ میں چھوٹا سا
گلاب کا پھول لگا ہوا – ٹوپی ہاتھ میں لئے ہوئے جیسے
سر پر چھوٹی ہوگی - ]

**ہارن بلوئر** — آداب عرض ہے ! سلام ہے ڈاکٹر صاحب !
کہئے کیسے مزاج ہیں ؟ آج کیا خوب
موسم ہے ' کیسی سہاونی صبح ہے !

[ اس کی آواز میں عجب پھناٹا ہے اور شمالی نہ
اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے ]

ہل کرایست صاحب ' آپ سے تو بہت عرصہ
کے بعد ملاقات ہوئی ہے –

**ہل کرایست** —

[ کھڑے ہوکے ]

جی ہاں ' جب سے لانگ میڈو اور شاگرد
پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

ھارن بلوئر — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت سے میں آج حاضر بھی ہوا ہوں -

هل کرایست --

[ پھر کرسی میں بیٹھتے ہوئے ]

معاف کیجئیگا ' تشریف رکھئے -

ھارن بلوئر --

[ کھڑے کھڑے ]

کیا آپ کو گٹھیا بائی کی شکایت ہے ؟
بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھی ایسی کوئی
شکایت نہیں ہوئی ' مجھے ایسے مرض
کسی سے میراث تو ملے نہیں ' یہاں تو
یہ جھنجھٹ ہی نہیں ہے - بس -
" ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی "
والا مقولہ ہے -

هل کرایست — آپ بڑے خوش نصیب ہیں -

هارن بلوئر — آپ کي بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال
نہیں ھے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ
کی کیا رائے ھے ؟ یہاں ماضي کا تو سوال
ھي نہیں ، مستقبل ھي ھے جو کچھ ھے -
آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے
متعلق خوش قسمت سمجھینگی یا بد
قسمت ؟

بیگم هل کرایسٹ — آپ کو یہ کیونکر یقین ھو گیا کہ
آپ کا مستقبل بن رھا ھے ؟

هارن بلوئر —

[ قہقہہ لگاکر ]

آخر آپ نے کتار کا ایک ھاتھ لگا ھي
دیا ! بس آپ لوگوں کے اس رسمي اخلاق
کي تہ میں چھریاں بھري ھوتي ھیں -
آپ لوگوں کي نرم اور ریشمي آستین میں
همیشہ خنجر ھي ملتا ھے - خیر بیگم
صاحبہ ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل
میرے قابو میں ھے اور بن رھا ھے -

**هل کرایست** — هارن بلوئر صاحب ، جیکمین صاحب میرے پاس سے هوکے گئے هیں -

[ معنیخیز انداز سے ]

**هارن بلوئر** — یه کون جیکمین ؟ وہ تو نہیں جن کي گنتّی سي بیوي هے - زبان قینچي سي چلتي هے - بس بزم میں شعلهنوائي سے اجالا کر دیتي هے -

**هل کرایست** — وہ بہت معقول لوگ هیں - اور اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نہایت سلامتروئی سے رهتے هیں -

**هارن بلوئر** —

[ اپني کلمه کي انگلي هلاتے هوے جو اس کا مخصوص انداز تقریر هے ]

اچھا تو میں یه چاهتا هوں کہ ذرا آپ لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے لوگوں کو ذرا تھیک کرنے کي ضرورت هے - اور حقیقت تو یه هے کہ جہاں جہاں میں پہنچا لوگوں کو تھیک کرکے چھوڑا — جلد هي

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہ رہے هونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے رنگ میں بھنگ کر دنیگے -

[ هنستا هے ]

بیگم هل کرایست — بہر حال ' یہ تو هم لوگ هر شریف آدمي سے توقع رکھتے هیں کہ وہ بات کا دھني هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نہیں ' کوئي بات نہیں - کچھ میں کہنے تھوڑا هي هوں - میں ایسي ایسي باتوں سے ناخوش نہیں هوتي -

[ بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتي هے اور وہ دبے پاؤں کھسک جاتا هے - ]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور پکا وعدہ کیا تھا کہ آپ کرایہ‌داروں کی سکونت میں مخل نہیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ' یہي تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ھے ' لیکن ضرورت کا بھي تو خیال
کیجئے - جب وہ بیعنامہ ھوا تھا تو
ضرورت ھي کیا تھي ؟ اُس وقت میرا
خیال تھا کے ڈیوک صاحب نرمؔ گرم
معاملہ کر لینگے ' لیکن نرمؔ کي کون کہے
وہؔ گرم معاملہ بھي آساني سے نہیں کرتے -
اور اب تو ہمارے مزدوروں کے لئے اشد
ضرورت ھے - آپ جانتے ھیں کہ ہمارےؔ
کیسے کیسے غیر معمولي کام چھڑے ھوئے
ھیں -

ھل کرایست --

[ کسي قدر برھم ھو کے ]

جیکمین بھی معمولي لوگ نہیں ھیں -
وہ بھي اُنھیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے
ھوے ھیں -

ھارن بلوئر -- کیا خوب ! کسي کا ھاتھي مرا کسي
کي ھانڈي پھوٹي - میرے کام سے تو ھزاروں
بندگان خدا کا پیٹ پلتا ھے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسي پر کیا ہے،
میرے لئے تو اکسیر، کیمیا جو کچھ کہئے
وھي لوگ ہیں - کچھ میں پست ہمت
کم حوصلہ تو ہوں نہیں، میں تو جس
کام میں ہاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے
لئے پوتے ٹیک دیتا ہوں - اب ایسي ذرا
ذرا سي باتوں کا خیال کروں تو ہر پھر
کے دائرے ہی میں قدم رہ جاے -

ہل کرایست — ہاں، لیکن ایسا طریقہ تو کوئي
بھي روا نہیں رکھتا -

ہارن بلوئر — کیوں؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور
ضرورت ھي آپ کو کیا ہے؟ آپ لوگ تو
یہاں اطمینان سے باپ دادا کي میراث لئے
بیٹھے ہیں، اسي دائرے میں ساري دنیا
ہے! اُس کي کہئے جو ترقي کي شاہ راہ
پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا
ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین
ملتی ہے -

**ہل کرایسٹ** -- بدعہدي سے تو ہرگز حاصل نہ ہوئي ہوگي اور چاہے جو کچھ بھی ہوا ہو !

**ہارن بلوئر** —

[ اُنگلي کے بل بات کرکے ]

کہنے کي باتیں ہیں ! ضرور وعدہ خلافي بد عہدي تو اُن کا شعار ہي رہا ہے - ایسے ایسے کتنے ہی جیکمین کو وہ دم زدن میں فدا کر دیتے ! "سن تو سہي جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا" -

**بیگم ہل کرایسٹ** — ہارن بلوئر صاحب ' ایسی اہانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نہیں ہے -

**ہارن بلوئر** — اسے اہانت کہتے ہیں یا جواب باصواب کہتے ہیں - ایسے ہي آپ کو جیکمین عزیز ہیں تو ان کے لئے آپ دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے آپ کو جگہ کي کوئي کمي نہیں ہے -

هل کرایست — یہ دوسري بات هے ' آپ نے هم سے
وعدہ کیا تھا اور همارے آپ کے معاملے میں
یہ خاص شرط تھي جب میں نے بیعنامہ
کیا تھا -

هارن بلوئر — هاں ' تو یہ بھي شرط تھي کہ هم
کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگي -

هل کرایست — هم کو اس قصہ قضیہ سے کوئي
واسطہ نہیں هے - ڈیوک کا معاملہ ڈیوک
سے چکائیے -

هارن بلوئر — غرض کیسے نہیں هے ؟ اب غرض
معلوم هو جائیگي - ذرا مکانات میرے قبضہ
میں آ جانے دیجئے ' اور اب آتے هي هیں -
آئینگے کیسے نہیں !

هل کرایست — میري نظر میں تو یہ.........
[ اپنے غصہ کو روک لیتا هے ]

هارن بلوئر — واضح رهے کہ شاید آپ کو مجھ
جیسے آدمیوں سے ابھي واسطہ نہیں پڑا

ہے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ہے ، زمین
دي ہے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ھوں کہ دولت کي حفاظت کرتا رھوں !
میں نے ترقي کي راھیں سیکھي ھیں -
میں اپني قوت پر بھروسہ کرتا ھوں -
ایسي ایسي بے تکي باتوں کي ذرا بھي
پروا نہیں کرتا - جیکمین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کي میري نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ہے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رھئے - میں کارباري آدمی ! میرے پاس
ان فروعات کي گنجائش نہیں ہے -

**ھل کرایست** —

[ ناراض ھوکر ]

باتیں مارنا ، شیخي کي اُڑانا ، یہ میں
خوب سمجھتا ھوں -

**ھارن بلوئر** — جي نہیں ، میں صاف آدمي ھوں ،
جو دل میں آتا ہے وھي زبان سے نکلتا
ہے - میں چاھتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسي کیلنڈے پر رھیں - میں تجدید
کرنا چاھتا ھوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ ھمارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
ھے -

**ھل کرایست** -- اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیگا ؟

**ھارن بلوئر** -- اس دھوکے میں نہ رھئیگا ! میں
" تشریف " نہ لے جاؤنگا -

**ھل کرایست** -- کیا کہوں میں اس درد کے ھاتھوں
شرمندہ ھوتا ھوں - آخر آپ کا مطلب کیا
ھے ؟ ذرا میں بھي سنوں -

**ھارن بلوئر** -- مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں ھوں شمال کا رھنے والا -

[ معني خیز ھنسی ھنستے ھوئے ]

**ھل کرایست** -- خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی ھے ' آپ سنتري خرید کے یہاں
نئي چمنیاں لگانے والے ھیں اور --

[کھڑکي کے باھر اشارہ کرتے ھوئے]

اس کا خیال نہیں کہ ھم جس مکان
میں سو پشت سے رھتے ھیں وہ غارت
ھوگا کہ رھیگا - ھمارا آرام ، ھماري خوشي ،
چولھے بھاڑ میں گئي - کیوں ؟

ھارن بلوڈر — آپ کي باتیں بھی خوب ھوتي ھیں!
آپ کا خیالؔ ھے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ
کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوري فضا
کي فضا آپ کي میراث ھو گئي - کیوں ؟
اور مکان کی اگر کہئے تو اس میں صرف
پڑے پڑے آپ کو روٹی کھانا ھے – کھایا
کیجئے – کام کاج تو کچھہ آپ کو ھے نہیں !
یہ تو ظاھر ھے کہ کچھہ کام کاج ھوتا تو ایسي
ایسي نہ سوجھتي - واہ رے بیکاري ! کیسے
کیسے نفع ھیں -

ھل کرایسٹ — بس اور سب کچھہ کیجئے ، میرے
سر کاھلي اوو بیکاري کا الزام نہ رکھئے -
ڈاکر ! کہاں گیا ڈاکر ؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کي چکي پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں ! تو کیا سنتري خریداری
کي خبر سچ ھے ؟

هارن بلوئر — صحیح ! آیت وحی کي طرح صحیح !
آپ جاننا ھي چاھتے ھیں تو سن لیجئے -
اسي وقت میرا لڑکا چارلي خرید رھا ھوگا -

هل کرایست —

[ دوسري طرف گھوم کے ]

کیا ؟ کیا ؟

هارن بلوئر — جي ، اس وقت بڑی بی سے بات
چیت ھو رھی ھوگي - منھ مانگے دام
جیسے تیسے بھي نہیں !

بیگم هل کرایست —

[ بہت بگڑکر ]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہتے تو اور
کیا ؟

**ہارن بلوئر** — فقرے بھي آپ کو خوب یاد ھیں -
"نوچ کھسوٹ" ! ھاں کیا گالي دینے سے
ھڈی توٹتي جاتي ھیں ؟ کسي کے جسم
پر اُچھل تھوڑا ھي آتي ھے ! لیکنؔ گالی
دل کو پتھر کر دیتی ھے - بیگم صاحبہ
نہ ھوتیں یہاں تو آپ بھي جانتے کہ گالي
کا جواب گالي ھے -

**بیگم ھل کرایست** — میري وجہ سے آپ اپنے پر جبر
نہ کیجئے -

**ھارن بلوئر** — ھاں بےشک مجھے جبر نہ کرنا
چاھئے - آپ ھي ھماري سد راہ ھیں اور
میری راہ روکنا آسان کام نہیں ھے - یا تو
میرا راستہ چھوڑ دینا ھوگا یا پھر وھي
ھوگا جو میں چاھتا ھوں ' اور میری مرضي
آپ کو معلوم ھے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچھ خدا تو ھیں نہیں کہ
آپ کا چاھا ھمیشہ ھوا کرے -

**ھل کرایست** — سچ ھے ' سچ ھے ! اور اسي کا نام

ہمسایہ نوازی ہے!

ہارن بلوئر — جی ہاں! اور آپ نے ہی تو ہمارے
ساتھ بڑی ہمسایہ پروری کی ہے - مانا کہ
میرے بیوی نہیں ہے بہو تو ہے، آج تک
کبھی بیگم صاحبہ آپ نے بھی قدم رنجہ
فرمایا؟ میں تو یہاں چار دن سے رہتا
ہوں اور آپ لوگوں کو مدتیں ہو گئیں آپ
ہم سے نفرت کرتے ہیں - ہماری ترقی دیکھ
کے جلتے ہیں - ہم گرجا جاتے ہیں وہ
بھی آپ کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے - ہم
چیزیں بناتے ہیں فروخت کرتے ہیں،
یہ بھی آپ کو پسند نہیں آتا - ہم زمین
خریدتے ہیں وہ بھی آپ کو ناگوار ہوتا ہے -
اغل بغل سے منظر خراب ہوا جاتا ہے!
اب ہوا جاتا ہے تو ہو جائے - ہمیں آپ
دشمن کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ہم بھی
آپ کو دوست نہیں سمجھتے! بہت دن
آپ کی نبھی اب خدا حافظ ہے ایلدہ -

**ہل کرایست** — مطلب یہ ہوا کہ آپ وہ مکانات
خالی ہی کرا لینگے !

**هارن بلوئر** — جی ہاں ! جی ہاں ! ہم مکانات
خالی کرا لینگے - ہم کو مکانات کی ضرورت
ہے ، بغیر مکانوں کے ہمارا کام نہیں چلتا -
نئے نئے کام چھڑنے والے ہیں -

**ہل کرایست** —تو گویا آپ نے لڑائی چھیڑ دی ! -

**هارن بلوئر** — سچ ، بالکل سچ ! میں نے چھیڑ دی
یا آپ نے لیکن خیر میں ہوں تو میں
ہی سہی - میں خورشید صبح آپ ہیں
آفتاب شام بقول کسی شاعر -

**ہل کرایست** —

[ گھنٹی میں ہاتھ لگاکے ]

میں دیکھونگا کہ یہ سختی آپ کی کتنے
دن چلتی ہے ! ابھی تک تو ہر بات
وضعداری سے کی جاتی تھی لیکن اب
آپ ان باتوں پر اترائے ہیں تو ہم بھی

جو کچھہ بن پڑیگا اُتھا نہ رکھینگے -

[ فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے ]

جیکسین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا بلا لو -

هارن بلوئر —

[ کسي قدر پریشان ھوکے ]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے اب ان سے کچھہ نہیں کہنا ھے - میں نے ان سے پہلے بھي کہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

هل کرایست —— آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا آدمي ھو خواہ بڑا آدمي ھو وہ کوئي بھي دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا - آزادي انسان کی فطرت ھے -

هارن بلوئر — کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط ھمت کا نام ھے باقي مکاري ، فریب ، اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جتنے دیہاتی ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف، تہذیب، بس یہی آپ کا معیار حیات ہے - جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہی لفافہ ہوتا ہے! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہی کیا ؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں زیادہ سنگ دل ہیں -

**بیگم ہل کرایست** ——

[ جو خاموش کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی ]

یہ محض آپ کا حسن ظن ہے!

**ہارن بلوئر** —— اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے - جہاں تک آپ دیکھیںگی ہر مذہب اسی بات پر متفق ہے کہ خدا بھی اُسی کی مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد کرنا چاہتا ہے -

**بیگم هل کرایست** — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد هے !

**هل کرایست** — هم لوگ حق بجانب هیں اور خدا۔.......

**هارن بلوئر** — کاش آپ یهي سمجهتے تو پهر کیا تها ! لیکن آپ میں یه سمجهنے کي قدرت هی نهیں !

**بیگم هل کرایست** — نه اتنا غرور هے !

**هارن بلوئر** —

[ ایک اُنگلي اُٹها کے بات کرتا هے ]

اپنی طاقت پر بهروسه کرنے کو غرور نهیں کهتے - هاں ' شرط یه هے کے کافي اسباب هوں -

[ جیکمین داخل هوتے هیں ]

**هل کرایست** — بیگم جیکمین صاحبه ' مجهے سخت افسوس هے ' لیکن آپ خود دیکھ سکتي هیں کہ میں نے کوئي دقیقه کهلے سنے

میں اُٹھا نہیں رکھا -

**بیگم جیکمین** — جی ہاں -

[ مشکوک انداز سے ]

لیکن میں سمجھتی تھی کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھی کوئی اثر نہ ہوگا طوطاچشم
ہیں بالکل!

**ہارن بلوئر** — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رہا نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہہ ہی
دیا - اب اس میں بات ہی کیا رہی!

**جیکمین** —

[ آہستہ سے ]

پانچ پونڈ کی خوب کہی! پچاس پونڈ
دیں جب بھی ہم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے ہمارے اسی مکان میں پالے پوسے گئے
ہیں اور دو بچوں کو اسی مکان سے ہم
دفن کر آئے ہیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا ہی

جاتا ہے ہم سے !

**بیگم جیکھیں** — ہم کو اس مکان سے محبت ہو گئی ہے - اس پر ہماری لو لگی ہے !

**هل کرایست** — اور جو کوئی آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ہو ؟

**هارن بلوئر** — یہ کون سی بات ہے ؟ لیکن بڑی ضرورتوں کے آگے چھوٹی ضرورتیں رد کرنی پڑتی ہیں - خیر ' اب ہم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑی بھی اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئی شکایت کا موقع نہیں رہا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ہے -

[ جیکھین اور ان کی بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاہر ہوتا ہے - گویا یہ سوال ہے کہ پہلے کون جواب دے ]

**بیگم جیکھین** — بہت پڑے ایسے دس پونڈ پر !

[ اپنے خاوند سے ]

آپ کیا کہتے ہیں ؟

جیکھین — نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس
مکان میں رہتے ہیں؟ میں اس مکان
میں آیا جب شادی بھی نہ ہوئی تھی!

ہارن بلوئر — تم لوگ بڑے ناعاقبت‌اندیش ہو -

ھل کرایست — آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان
باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ہیں!

ہارن بلوئر —

[ غصہ سے ]

یوں تو میں ایک ہفتہ کی مہلت دے
دیتا لیکن اب اگر ایسی ہی بات ہے
تو اگلے سنیچر تک مکان خالی ہو جانا
چاہئے - اگر ایک منٹ کی بھی دیر ہوئی
تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاہے پانی
ہی کیوں نہ برستا ہو -

بیگم ھل کرایست —

[ بیگم جیکھین سے ]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگي - جب تک آپ همارے یہاں چلئیے رهئے - خدا کی خدائي میں کیا وهی ایک مکان هے !

[ بیگم جیکمین شکریه ادا کرتي هے - آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رهے هیں - ]

**جیکمین —**

[ گھونسه دکھاتے هوئے ]

تم کو شریف کون کہتا هے ؟ بس اب زیاده غصه نه دلاؤ -

**هل کرایست —**

[ آهسته سے ]

جیکمین !

**هارن بلوئر —**

[ مغرور انداز سے ]

آپ سن رهے هیں ؟ یه آپ کے پروردہ صاحب هیں ! لیکن ان کو سمجھا دیجئے که میرے منھ نه لگیں ، تو نہیں میں ان کو

ٹھیک ھی کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا ' درست ھو جائینگے -
یہ دھمکی دینا بھول جائینگے ! کوئی
دل‌لگی نہیں ' ھم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

ھل کرایسٹ --- جیکمین صاحب ' میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں ٹھہرنا بیکار ھے -

[ جیکمین دروازہ کی طرف سے چلے جاتے ھیں ]

جیکمین --- خیر خدا چاھیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھی دیکھ لینگے -

[ باھر جاتے ھیں - بیگم ھل‌کرایسٹ بھی ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتی ھے ]

ھارن بلوئر --- خوب ! میں کہتا ھوں کیسے بےعقل لوگ
ھیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
ھی غائب ھے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے ھی نہیں -

ھل کرایسٹ --- میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

هارن بلوئر — یا خدا! یہ متمرّد کون بلا هے - جو
کچھ کہنا هو صاف کہئے - یہ بڑے بڑے
الفاظ کي آڑ کیوں لیتے هیں؟ اب تو
وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کي دیوي
تھیں وہ بھي گئیں -

هل کرایست — میں آپ سے تو تو میں میں نہیں
کرنا چاهتا، لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت
نفرت انگیز هے -

هارن بلوئر — ادھر دیکھئے - خیر، آپ کو تو
میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ
اپني شان شوکت اور گتھیا بائي لئے بیٹھے
رهئے، لیکن یہیں تک آپ کي حد هے ; اِس
سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو
معلوم هے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم
سے نئي روح پھونکنا چاهتا هوں؟ میرے
حوصلے بلند، میري همت عالي، میں
پارلیمنٹ کے لئے امیدوار هوں - میں
چاهتا هوں کہ اِس بستي میں هُن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھي طرح ملینگے تو
میں بھي بھلا آدمي ھوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسي کہ کے چھوڑ دیا ھے - میں
آپ کي خاطر نئي چمنیوں سے کرنا چاھتا
ھوں - ھاتھ لانا یار ، کیوں کیسي کہي !

[ ھاتھ بڑھاتا ھے ]

**ھل کرایست** —

[ نظر انداز کرتے ھوئے ]

آپ کا یہي مطلب ھے - جب غرض ھوئي
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافي
کي !

**ھارن بلوئر** — آپ تو اپني ھي دُھن میں ھیں ،
آپ ھم سے ملینگے تو ھم سا دوست کوئی
نہیں اور ھم سے عداوت رکھینگے تو ھم سا
دشمن بھی کوئی نہ ھوگا - کھڑکی سے چمنی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

**ھل کرایست** —

[ بہت غصہ سے ]

هارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یه سمجھتے
هوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد
بھی میں آپ سے کوئی واسطه رکھونگا تو
یه آپ کی غلطي ہے - آپ چاهتے هیں
کہ آپ ان پر ستم ڈهائیں اور میں مروت
کروں - یه غیر ممکن هے - خیریت اسي
میں هے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور
رهنے دیجئے ورنه کم سے کم همارا آپ کو
همیشه کے لئے سلام -

هارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نہیں هے - اس
میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگه
پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو هے گٹھیا
اور اسي سے آپ هر بات میں جلدي کرتے
هیں - میں ایک بار پھر کهونگا کہ هم سے
دشمني آپ کے حق میں اچھي نہیں هے ،
یا آپ هم سے میل کیجئے یا آپ اپنے
مکان کي خوبصورتي سے هاتھ دهو ڈالئے -

[ موٹر کي آواز سنائي دیتي هے ]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا! میں نے چارلي
اور بہو کو بھیجا تھا کہ سنٹري کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کہئیگا ، آج سے
معاملہ ختم ہونا ہے - میں ذاتي طور سے
آپ کو برا آدمي نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں ، کہ پرانے چلڈولوں میں آپ سے
بہتر کوئي نہیں ہے - ہاں ، سوسائٹي میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ ہاتھ بڑھاتا ہے ]

ہل کرایست — یوں تو خیر کیا ، اگر آپ دس مرتبہ
بھي سنٹری خرید لیں جب بھي ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ، انداز قرینے مختلف!

ہارن بلوئر —

[ بہت غصہ میں ]

اچھا تو یہ کہئے! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا ھی دوں اور جلدی ھی سکھا دوں - ھوش کی دوا کیجئے آپ گھرے ھوئے ھیں، بالکل گھرے ھوئے -

[ ھاتھ سے آھستہ آھستہ ھوا میں جیسے دایرہ کھینچتا ھے ]

آپ ھل میں نے خرید ھی لیا ھے " یہاں سب کام پھیلا ھوا ھے - لانگ میڈو کی کوئی بات ھی نہیں - سنتری ابھی ابھی مول ھی لے لی ھے - آپ کو صرف کھیتوں سے معلوم ھوا کریگا کہ ھم بھی دنیا میں ھیں - سو آپ کے مکان اور کھیتوں کے درمیان بھی عام سڑک ھے - شمال کی طرف میں سڑک تک قابض ھو گیا ھوں، اور پچھم طرف گھر تک میں بڑھتا چلا آتا ھوں - جب نیا کارخانہ کھلیگا تو خواہ مخواہ تھیلوں کے آنے جانے کے لئے راہ بنانی پڑیگی کیونکہ ادھر ھی سے سب مال مسالا جائیگا، جب حال معلوم ھوگا!

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ھو - کیوں
جناب ؟

[ مارے غصہ کے ھل کرایسٹ جامہ سے باھر ھے یہاں تک کہ مارے غصہ کے منھہ سے آواز نہیں نکلتی - کھڑکی تک بغیر لٹھیا لئے ھوے چلا جاتا ھے - ھڈزن باوئر کی طرف پیٹھہ کئے کھڑا ھے - اتنے میں دروازہ یکبارگی کھلتا ھے اور آگے جل داخل ھوتی ھے اس کے پیچھے چارلس اور اس کی بیوی کلو اور رولف داخل ھوتے ھیں -

[ چارلس خوبصورت سا آدمی - مونچھیں ایسی جیسے اس کی وجاھت میں قرار واقعی ترقی ھو رھی ھے - عمر کوئی ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید حاشیہ -

[ چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ھاتھہ دئے چلا آ رھا ھے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ھو - کلو حسین نو جوان عورت - سیہ چشم - ھونٹ بالکل سرخ جیسے پوڈر لگا ھو - اور لباس مقامی حالتوں کو دیکھتے ھوے کسی قدر کم حیثیت -

[ رولف جو سب سے پیچھے آ رھا ھے - ایک بیس سالہ نو جوان ھے - کشادہ چہرہ اور بھورے بھورے

سٹفت بال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھی دوڑی چلی جاتی ھے - باپ اب تک کھڑکی میں کھڑا ھے - جل کے هاتھ میں ایک بوتل ھے - ]

جل —

[ خاص آواز سے ]

ابّا جان، میں ٹھیک وھی دوا لائی -
خاص وھی دوا جو بہت فائدہ کرتی ھے -
یہ وھی چیز ابّا جان کہ نہیں؟ آئیں یہ معاملہ کیا ھے؟

[ یہ بات کچھ اس انداز سے کہی گئی جیسے کمرہ کی حالت سے اُس نے تاڑ لیا ھو کہ کچھ جھگڑا ھو رھا ھے - هل کرایست اپنی جگہ یعنی کھڑکی کے پاس سے جہاں کھڑا ھے جنبش نہیں کرتا اور وھیں کھڑے کھڑے اشارے سے جواب دیتا ھے - جل اسی کے پاس کھڑی ھو جاتی ھے - کبھی اپنے والد کی طرف گھور کے دیکھتی ھے کبھی هارن بلوئر کی طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے درمیان میں کھڑی ھو کے باپ سے مخاطب ھوتی ھے - چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ھو جاتا ھے جو کینہ سے اب تک جوں کا توں کھڑا ھے جہاں سے اُس نے

آخري تقرير كي تهي - كلو اور رولف پس و پیش کے عالم میں آتشدان اور دروازہ کے درمیان کھڑے ھیں - ]

ھارن بلوئر — چارلي کہو - بیٹے، کیا ھوا؟

چارلس — معاملہ طے نہیں ھو سکا؟

ھارن بلوئر — نہیں ھو سکا، کیا معني؟

چارلس — بس وہ کہ ھي رھي تھي کہ دو تین هزار پانسو پر طے ؟؟ کہ اتنے میں ڈاکر پہنچ گیا -

ھارن بلوئر — یہ ڈاکر کہاں سے پھاند پڑا بیچ میں! کُتا کہیں کا! ابھی ابھي تو یہاں تھا - اچھا اب میں سمجھا -

چارلس — بس سویٹ پہنچا اور بڑي بي کو علیحدہ لے جا کے کچھ بات چیت کي - اب کیا بات چیت ھوئي یہ مجھے معلوم نہ ھو سکا - لیکن پلٹنے کے وقت بالکل اُلّو کي شکل تھي اور الو سے بھي زیادہ ھوشیار معلوم

ھوتا تھا - بڑي بي نے پہلے تو فرمایا کہ
میں ذرا سوچ لوں پھر سوچنے سے یہ
معلوم ھوا کہ اور باتوں پر بھي غور کرنا
ھے -

ھارن بلوئر --- تم نے کہا تھا کہ دام چاھو اسي وقت
لے لو ؟

چارلس --- جي ھاں ! قریب قریب انھیں لفظوں
میں کہا تھا -

ھارن بلوئر --- پھر کیا کہا ؟

چارلس --- کہا کہ زیادہ مناسب یہي معلوم ھوتا
ھے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت
نہ ھو اور یہي باتیں دریافت ھوئیں - وہ
تو بالکل حرص کي تصویر ھے -

ھارن بلوئر --- نیلام ! خیر ، اگر ابھی تک بولي
ختم نہیں ھوئي جب تو ھم لے بھي
لینگے - یہ سب اسي مردود ڈاکٹر کي

کارستانی ھے - ھل کرایست سے تو ھم سے
تھن گئی -

**چارلس** -- میں پہلے ھی سمجھ گیا تھا -

[ وہ ھل‌کرایست کی طرف مخاطب ھونے کو مڑتا ھے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ھے - ]

**جل** --

[ چہرہ تمتمایا ھوا - انداز رعب‌دار بنا کے ]

ھارن بلوئر صاحب ، یہ کون سی شرافت
ھے ؟

[ اس کے الفاظ سن کے رولف بھی آگے بڑھ جاتا ھے ]

**ھارن بلوئر** -- مس صاحب ، آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یکطرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

**جل** -- اس میں سننا کیا ھے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ھے - اس کا

اور مطلب ھي کیا ھو سکتا ھے ؟

ھارن بلوئر — مطلب کیا ھو سکتا ھے ، بڑے غضب
کي بات ھے ! میں تو اس دھن میں ھوں
کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل
جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر
میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی
فکرہ ھو رھي ھے !

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف ھوکے ابّا
جان سے لڑائي لڑتي تھي اب میں باز
آئي -

ھارن بلوئر — توبہ ، توبہ ! آخر میري بات بھي
کوئي سنیگا -

جل — خیر، اور حالات تو میں نہ جانتي ھوں، نہ
جاننا چاھتي ھوں لیکن اتنا ضرور کھونگي
کہ غریبوں کو گھر سے خارج کرنا بڑي شرم
کي بات ھے -

**ہارن بلوئر** — خدا کی پناہ ہے!

**رولف** — کیوں ابّا جان، کیا یہ باتیں سچ ہیں؟

**چارلس** — چپ رہو، رولف! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے ہو؟

**ہارن بلوئر** —

[ رولف پر ٹوٹ پڑتا ہے ]

اچھا! یہ چھوکروں کی جماعت ہے۔ ذرا آپ چھوٹے منھ بڑی بات کرنے کو رہنے دیجئے۔ بڑوں کو معاملہ طے کرنے دیجئے۔ آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے۔

[ ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے ہونٹھ چباتا کھڑا رہ جاتا ہے بعد کو سر اُٹھاتا ہے۔ ]

**رولف** — مجھے اس سے نفرت ہے کہ ایسے برتاؤ —

هارن بلوئر —

[ گویا زهر اُگل رها هے ]

کیا ؟ اگر تجکو نفرت هے تو نکل همارے گهر سے !

جل — یہ تو صاف کہنے کي سزا هوئي ! هارن بلوئر صاحب ، اس میں جامہ سے باهر هونے کي کیا بات هے ؟

هارن بلوئر — مس صاحب ، آپ نے واجب بات کہي - آپ کي خاطر سے کہئے مکان میں رهنے دیا جائے لیکن آیندہ سے اس کو تمیز سے بات کرنا چاهئے - چلو چارلي چلیں -

جل —

[ بہت نرمي سے ]

هارن بلوئر صاحب ، ذرا......

هل کرایست —

[ کهڑکي کے پاس سے ]

جل !

جِل — آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑي سي تو زندگي
ھے اس میں ھنسنا کھیلنا چاھئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاھئے !

رولف — آفریں ! آفریں !

ھارن بلوئرز —

[ جس کے انداز سے معلوم ھوتا ھے کہ کچھہ سوچنے
کے بعد اس کے ارادوں میں پستي آچلي ھے ]

دیکھو ' ذرا خیال کرو ' میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاھئے کہ جس شخص نے اتني ترقي
کي ھے ' جس نے دنیا دیکھي ھے ' جس
نے جان توڑ کے محنت کي ھے ' اُسے
نیک بد سمجھنے کي بھي تمیز ھے -
اگر نہیں ھے تو خدا کے یہاں اس کا
انصاف ھوگا ' لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاھتا —

جل — " خدا " واہ رے " خدا " !

ھارن بلوئر —

[ جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ھے ]

ھٹ تیرے کافر شباب کي !

[ رولف سے ]

آپ بھي تو اسي مرض میں مبتلا ھیں ،
کیوں نہ ھو !

ھل کرایسٹ —

[ جو قریب آ گیا ھے ]

جل ، خدا کے لئے تم اپني قینچي سي
زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ ھارن بلوئر کے ھاتھوں میں ھاتھ دے کر ]

چلئے ، دیکھا جائیگا - ھاتھ کنگن کو آرسي
کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟
عمل سے ثابت کرینگے جو کچھ کہنا ھے -

ھارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ ڈاکٹر اور بیگم ھل کرایسٹ کھڑکی سے داخل ھوئے ]

**بیگم ھل کرایسٹ** — سب ٹھیک ھو گیا ! خدا نے خیر کی -

[ سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ھیں ]

**ھارن بلوئر** — اچھا ' تو یہ کہئے آپ نے اپنا کتنا للکار دیا ؟

[ ڈاکٹر کی طرف اُنگلی کا اشارہ کرتا ھے ]

بڑا تیز ھے ' واہ شاباش !

**بیگم ھل کرایسٹ** —

[ کلو کی طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ و تاب کے عالم میں کھڑی ھے ]

آپ کی تعریف ؟

[ کلو متعجب ھوکے پلٹ پڑتی ھے اور اس کا بٹوہ کپڑوں پر سے کھسک جاتا ھے - ]

**ھارن بلوئر** — دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ھے ' آپ خوب جانتی ھیں -

**جل** — امّی جان ' ان کو میں اپنے ساتھ لائی تھی -

[ کلو کی جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑی ہو
جاتی ہے ]

بیگم ھل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھ
لاؤگی ؟

ھل کرایست — سنا جی، تم کو یاد رکھنا چاھئے کہ —

بیگم ھل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق
ھے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعی ہوگا ۔

جل — امّی جان !

[ متحیر ھوکر کلو کی طرف دیکھتی ھے ۔ کلو خود
کچھ کہنا چاھتی ھے لیکن زبان ساتھ نہیں دیتی اور
ایک عجیب انداز سے ڈری ڈری سی کبھی بیگم ھل
کرایست کی طرف دیکھتی ھے کبھی ڈاکو کی طرف ۔ ]

[ کلو سے ]

مجھے سخت رنج ھے لیکن خیر دیکھا
جائیگا ۔ آؤ چلیں !

[ بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے ھیں ۔ رولف جلدی
جلدی ان کے پیچھے آتا ھے ]

چارلس — آپ لوگوں نے ہمارے گھر کے لوگوں کي توھین کي - کیوں ؟ اس کا اور کیا مطلب ھے ؟

[ بیگم ھل کرایسٹ صرف مسکرا کے رہ جاتي ھے ]

ھل کرایسٹ — میں معافي چاھتا ھوں ! واقعي یہ قابل افسوس ھے ، اور مجھے سخت رنج ھے - ھمارے تمھارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کي ضرورت نہیں ھے - اگر ھماري تمھاري لڑائي بھي ھو جب بھي شرافت کو ھاتھ سے نہ دینا چاھئے -

ھارن بلوئر — باتیں بنانے سے کیا فائدہ ؟ اب ھماري تمھاري نوچ کھسوٹ ھي ھوگي ، دستانے اُتار کے کھلے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوٹ ھوگي ایسي ویسي بھي نہیں ! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئي کسر اُٹھا نہ رکھونگا - آگے خدا مالک ھے - کیوں بے ڈاکر ! اپنے کو بہت ھوشیار سمجھتا ھے ؟ کُتا کہیں کا ! تو روک سکتا

ھے - سنتری خریدی ھو اور پھو خریدی ھو
جب تو سند! چارلی، آو چلو -

[ قریب سے دونوں گزرتے ھیں اور جل دو بارہ کمرہ میں داخل ھو رھی ھے - دروازہ میں آمنا سامنا ھو جاتا ھے - ]

**ھلکرایست** — کہو ڈاکر، کیا حال ھے؟

**ڈاکر** — سر دست تو ھوا موافق ھے - بڑی بی نے اب نیلام کی ٹھانی ھے - آگے ٹس سے مس نہیں ھوتی - کہتی ھے میں دونوں کو ھمسایہ دونوں کو عزیز جانتی ھوں، کسی سے بھی مروت نہیں توڑ سکتی - لیکن اگر سچ پوچھئے تو اس کی نظر روپیہ پر ھے - باقی خیر صلاح!

**جل** —

[ آگے بڑھتے ھوے ]

امّی جان! اب؟

بیگم هل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کي توهین کیوں کي ؟

بیگم هل کرایست — میں نے صرف یه کہا تها کہ
هوا کهانے ساته چلي جانا - یه کب کہا
تها کہ یہاں لے کے چلي آنا ؟

جل — چاهے کسي رئیس کي بیٹي شریف زادي
هي کیوں نه هو ؟

بیگم هل کرایست — بیٹي جل ! اب اس معامله
میں دخل نه دو - همیں کو طے کرنے دو کہ
کس سے هم سے میل رهے اور کس سے
بگاڑ رهے -

[ ڈاکر کي طرف دیکهتي هے ]

بیگم هل کرایست — بوکهلا گئي یا بالکل بدحواس
هو گئي !

جل — امّي جان، آپ تو پہیلیاں بُجهاتی هیں -

اگر آپ کوئي خاص بات جانتي هیں تو
کہتي کیوں نہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

کیوں ! کیا اب کہ هي دوں ؟

هل کرایست — ڈاکر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ ڈاکر سر تعظیم خم کر کے کھڑکي سے باهر نکل
جاتا هے ]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑھنا چاهئے -
یہ بات چیت تمہارے منھ سے اچھي نہیں
معلوم هوتي -

جل — ابّا جان ، میں اس کي قایل نہیں - میرا
تو همیشہ کے لئے سر نیچا هو گیا - یہ
بھي کوئي بات هے کہ کسي بیچارے نے
زبان نہیں کھولي اور آپ توهین پر توهین
کئے چلے جا رهے هیں - اگر هارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ
کیا کہتے ہیں؟

**بیگم ہل کرایسٹ** — چھوکری، کچھ سمجھتی بوجھتی بھی ہے یا قینچی سی زبان ہی چلتی ہے؟

**ہل کرایسٹ** — آخر ماجرا کیا ہے؟ ہارن بلوئر صاحب کی بہو کا کیا قصہ ہے؟

**بیگم ہل کرایسٹ** — میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتی وہ کچھ ہی قصہ کیوں نہ ہو!

[ جل کی جانب سخت نگاہ سے دیکھتی ہے اور کھڑکی سے باہر چلی جاتی ہے - ]

**ہل کرایسٹ** — جل، تم نے اپنی والدہ کو بہت پریشان کیا ہے!

**جل** — جی نہیں! ڈاکٹر نے کچھ ماں سے لگائی بجھائی کی ہے - اسی نے کوئی قصہ گھڑا ہے - میں تو جب ہی سمجھ گئی تھی

جب چپکے چپکے کانا پھوسی ہو رہی تھی - میں تو اس ڈاکر کو دیکھے خار کھائی ہوں! لفنگا ہے لفنگا. اچھا خاصہ!

ہل کرایست — اب تمھاری طرح ساری دنیا تہذیب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں ہو سکتی - بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکر - جل، تم کو اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

جل —

[ اپنے بندھے ہوے بالوں کو جنبش دے کے ]

ابا جان، یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جاے تو نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں - جانا کہ ہارن بلوئر لچّا ہے، شہدہ ہے، سب کچھ ہے، لیکن اس کا مطلب یہ تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ ساتھ لچے بن جائیں -

ھل کرایست — تو گویا ھم لوگ بھي شھدپن کرنے
کي صلاحیت رکھتے ھیں! چلو یہ سند
خوب ملي!

جل — نہیں ابّا جان، یہ بات نہیں - میں نے تو
صرف اتنا کہا تھا کہ آپ جو چاھے آپ
برتاؤ ھارن بلوئر کے ساتھہ کیجئے، امّي جان
اس کو اچھا ھي کہے جائینگي - انُ کا
خود اور ڈاکر کا تو کہنا ھي کیا ھے!

ھل کرایست — اخّاہ، آج تو تم نے سنجیدگي اور
متانت کي حد کر دي!

جل — نہیں، حقیقت یہ —

[ اس کي آواز گلو گیر ھو جاتي ھے ]

اب تو ذرا میرے ھنسنے کھیلنے کے دن آئے

تو یہ دنیا بھر کي آفتیں آ گئیں - امّي
جان کے غصے کي اگر یہي حالت رھي تو
زندگي زھر ھو جائیگي - اوروں کے ساتھہ
پرکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاھئے - آپ کا درد اب کیسا ھے ؟

ھل کرایست — اچھا ھے - اب تو بہت افاقہ ھے -

جل — دیکھا ! اس سے تو معلوم ھوتا ھے کہ آپ
کے لئے چاھے دلچسپي کا سامان ھو لیکن
ھماري خدا ھي خیر کرے !

ھل کرایست — معلوم ھوتا ھے تم سے اور اس کا کیا
نام ھے — رولف سے — کچھ ساز باز ھو
چلا - کیوں ؟

جل — نہیں ' مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گھروندا
بن کے بگڑ گیا !

[ اپنے ھونٹھ دانت کے نیچے دباتي ھے - ]

ھل کرایست — مجھے تو اس کا ذرا بھي افسوس
نہیں -

جل — میں کچھ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں
دیکھنا چاھتي لیکن بہرحال راہ و رسم
میں کوئي ھرج ھي نہیں سمجھتی - میں
تو چاھتي ھوں کہ دل خوش رکھوں '

هر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب هر
آدمی منافرت کا وظیفہ پڑھتا ھے تو دل
خوش رکھنا معلوم! آپ تو انھیں باتوں
میں آلودہ رھنا چاھتے ھیں، رھی
میں سو میں کیا! میری قسمت میں بھی
یہی پریشانی لکھی ھے - ھماری قسمت
پھوٹی ھے! دن رات، صبح شام، سوائے
نفرت کے اور کوئی خیال ھی کسی کے
ذھن میں نہیں آتا!

ھل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت ھے نہیں!

جل — محبت؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتی ھوں -

ھل کرایست — یہ بات ھے تو خوب یاد رکھنا کہ جب
تک اس موذی کو روکا نہ جائیگا اس گھر
میں رھنا محال ھو جائیگا - چمنی، دھواں
ھر طرف یہی سامان دکھائی دیگا - درخت
سب پتڑا ھو جائینگے، خدا کی پناہ!
ذرا خیال کرو وھاں!
[ اشارہ کرتا ھے ]

ذرا سوچو تو!

[ اس طرح اشارہ کرتا ھے گویا جیسے اس کو صاف دکھائي دے رھا ھے کہ چمنیاں بلند ھو رھي ھیں اور دھواں نکل رھا ھے - ]

میں یہیں پیدا ھوا' میرے باپ یہیں پیدا ھوئے' سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقي" کا خبط لے کے آ گئے ھیں! انہیں سنتري کے سبزہزاروں میں میں نے گھوڑے کي سواری سیکھي' دنیا بھر میں ایسے سبزہزار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے' ایک ایک درخت پر میں چڑھا ھوں - ھائے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا! لیکن اِس دن کي ان کو کیا خبر تھي! کیا کہیں! مصیبت بھي ایسے وقت میں آئي جب روپیہ پیسہ کا توڑا ھے -

جل —

[ اس کے بازو سے چمٹ کے ]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت
ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے —
کبھی کبھی تو میں خیال کرتا ھوں کہ
تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسی
چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتی ھوں ،
ضرور محبت کرتی ھوں -

ھل کرایست — تم تو دیکھ ھی رھی ھو ، اب اس
زندگی میں ایسی عمدہ جگہ ایسا پر فضا
منظر نصیب نہیں ھو سکتا ، چاھے جو
ھو - لیکن بغیر اچھی طرح لڑائی لڑے
تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[ اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات
کا اظہار ھوگیا اُٹھ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکی تک
ٹہلتا ھوا چلا جاتا ھے ، داھنی جانب مڑ جاتا ھے — جل
کھڑکی تک پیچھے پیچھے چلی جاتی ھے اس کے بعد انگڑائی
لے کے دونوں ھاتھ بلند کرتی ھے - ]

جل — اوهو ! اوهو !!

[ پشت پر سے آواز آتی هے "جل !" — مڑ کے دیکھتي هے اور حیرت زدہ هو کے پیچھے پلٹ جاتي هے اور کھڑکي کے داهنے بازو کا سہارا لے کے کھڑي هو جاتی هے ' بائیں طرف سے رولف آتا هے - ]

کون هے ؟

رولف —

[ کھڑکي کے پاس بازو کا سہارا لئے هوئے کھڑا هے ' ]

دشمن ! کلو کے بٹوا کو تلاش کرنے آیا هوں -

جل — چلے جاؤ ' دشمن ! خیریت نہیں هے -

[ رولف کھڑکي سے نکل آتا هے اور کلو کا بٹوا جہاں گرگیا تھا وهاں سے اُٹھا لیتا هے پھر پلٹ کے اسي کھڑکي کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا هو جاتا هے - ]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — هے تو ایسا هي -

رولف — بزرگوں کے گناہ اور پڑیں همارے سر ' بھگتیں هم لوگ !

جلؔ — تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ہے - آخر
ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

رولف — ایک طرح سے کوئی گناہ نہیں کیا ! البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا ، اور میں نے تم سے اکثر کہا بھی ہے کہ آخر تم لوگ ہم کو باہری ، غیر کیوں سمجھتے ہو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں لگتی -

جل — لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں چاہئے -

رولف — انسان تو دونوں ہیں - آپ کے والد صاحب بھی اور میرے والد صاحب بھی - وہ بھی تو ہم لوگوں سے وابستہ ہیں - یہ جتنی ترقی ہو رہی ہے آخر کس کے لئے ہو رہی ہے ؟ ہمارے لئے تو - بھلا جیسا برتاؤ تمہاری ماں نے کلو کے ساتھ

کیا ہے ویسا کوئي تمہارے ساتھ کرے تو کیا
ہو؟ اور تمہاري ماں نے ایسے طریقے برت کے اور
لوگوں کے بھي سر پھرا دئے ہیں - کوئي شخص
بھي تو بیچاري کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا -
اور کیوں نہ ہو! میں تو سمجھتا ہوں
یہ حد درجہ ذلیل بات ہے کہ کسي کو
محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ
باہري ہیں یا نو وارد ہیں، اُن کي حیثیت
کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی
حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں
بگاڑیں -

جل —— یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ہیں -
اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور
لوگوں کے ساتھ کرتے تو اور لوگ بھی اُن
کو شریف سمجھتے -

رولف —— یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے
والد کی قابلیت میں کس کو شک ہو
سکتا ہے؟ اُن کا خیال ہے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے ' بجائے
اس کے ہر شخص خود ان کو دبانے کی
فکر میں ھے - ھاں ' ہر شخص اسی دُھن
میں لگا ہوا ھے - وہ بھی جھلّا جاتے ھیں
اور سونچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کی پچ کی جائے - جل ' تم کو تو
انصاف ھاتھ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل --- میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف --- تم ھی حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو ' --- بچاری کلو --- اور
چارلی غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئی ھے - جب تک
چارلی کی شادی نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئی مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھی یہ امید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے ' لیکن چارلی کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ کشی ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئي تمہارا گھر مٹي میں ملانے پر آمادہ ہو جائے تو راضي ہو جاؤگے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا - جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے گھر کي بھی ہیئت تبدیل ہوتي رہتي ہے - گھر کیا کچھ دنیا کے قاعدوں سے مُستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کي یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں -

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے ہو؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہ دو کہ اپنی کہوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[ جانے کے لئے گھوم پڑتا ھے - ]

جل — دشمن !

[ جب رولف جانے کے قریب ہوتا ھے - ]

رولف —

[ جاتے ہوئے مڑ کر ]

ھاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ھاتھ
تو ملالیں -

[ کھڑکی کی بازو سے ھٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ھاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ھیں - ]

پردہ گرتا ھے -

# دوسرا ایکٹ

---

## پہلا سین

---

ایک بڑے هوٹل میں جہاں چیزوں کي خرید فروخت هوتي هے " بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ — مقام دیکھنے میں نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں — یہاں نیلام کنندہ اپنا کام کرتا هے — بائیں کو ایک پتلي سي میز اور حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں — یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے یا کھڑے هو کے حاضرین کو مخاطب کریگا — میز کے گرد هرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رهے هیں - مجمع میں عام لوگ بھي هیں اور خریدار بھي — بائیں کو برابر هي میز کے قریب ایک دروازہ هے — پیچھے کي دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچي اونچي تپائیاں بڑي هوئي هیں جیسي بلیرڈ کھیلنے کے کمروں میں اکثر دیکھي جاتي هیں — تپائیوں تک پہنچنے کے لئے دو دو زینے هیں — دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ هے جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے هیں — روشندان سے

ستمبر کے مہینے کی دلخوشکن دھوپ آ رہی ہے - جس وقت پردہ اٹھتا ہے اسٹیج بالکل خالی ہے - پردہ اٹھتے ہی ڈاکر اور بیگم ہل کرایسٹ پشت کے دروازہ سے داخل ہوتے ہیں -

**ڈاکر** — ذرا ان سے ہٹ کے بیٹھنا چاہئے - بیگم صاحب ! ہارن بلوئر اور چارلی کو ذرا دیکھئے -

[ حاضرین کے جانب اشارہ کرتا ہے ]

**بیگم ہل کرایسٹ** — تین بجے سے نیلام شروع ہوگا - کیوں ؟

**ڈاکر** — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں ہوتے اور صرف " سلنٹری " ہی کا تو نیلام ہونا ہے - چھوٹی بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتی ہیں -

[ بیگم چارلس ہارن بلوئر کی طرف اشارہ کرتا ہے - ]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا ہوں - میں نے آپ سے سب
حال کہہ دیا ہے -

بیگم ہل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھہ بوجھہ لینا -
اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی ہو گئی تو
غضب ہو جائیگا -

ڈاکر —

[ سر ہلا کر ]

بجا ، فرماتی ہیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک ہے ؟ آپ نے غور کیا
ہوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائی بھر کے
بیفکرے جمع ہو جاتے ہیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے ہیں وہ بھی نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے ہیں - آپ چاہے جب دیکھہ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھی آ دھمکے ہیں -
یہ تو نہ اپنی ٹانگ لڑائینگے خواہمخواہ
کو -

بیگم ہل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں ہیں - مس صاحب بھی

ساتھ ساتھ ھیں - یہیں آ رھے ھیں - اگر مجھ
سے ملاقات ھو گئي جب تو کچھ بات ھي
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخري بولي ھو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کي اجازت ھو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائینگي تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاھئے - مجھے تو امید
ھے کہ اس کي نوبت ھي نہ آئیگي - ایسا
کیا ھارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا -

بیگم ھل کرایست -- کہاں تک حد مقرر ھوئی ھے ؟

ڈاکر — چھ ھزار تک -

بیگم ھل کرایست -- مار ڈالا ! خیر ' خدا حافظ ھے
ڈاکر ' خدا کے نام پر شروع کر دو -

ڈاکر -- خدا مالک ھے ' بیگم صاحب - میں کلو
بي‌بي والے معاملہ کو بھي سمجھ لونگا '
کچھ گھبرانے کي بات نہیں ھے - جائینگي

کہاں مجھ سے نکل کے -

[ منک کے اشارہ کرتا ھے اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے - ]

[ بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے داھني جانب بیٹھ جاتي ھے اور ایک پراني عینک لگا لیتي ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ کرتي ھے اور دروازہ بند کر لیتي ھے - ]

**کلو —**

[ زینوں کے قریب روشني میں - بہت معمولي انداز سے ]

بیگم ھل کرایست صاحبہ!

**بیگم ھل کرایست —**

[ جیسے کوئي تعجب نہیں ھوا ]

کیا ارشاد ھوتا ھے؟

**کلو —**

[ دو بارہ ]

بیگم صاحبہ!

بیگم هل کرایست -- کیا فرماتي هیں ؟

کلو -- میں نے تو حتي الامکان کبھي آپ کي شان
میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم هل کرایست -- کیا میں نے کبھي کہا ہے کہ
آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو -- لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا ہے جیسے میں
نے آپ کا کچھ نقصان هي کر ڈالا ہے -

بیگم هل کرایست -- میں نے تو اپني جان میں
ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے
تو مجھ سے آپ سے واسطہ هي کیا ہے -
آپ اپنے گھر خوش - هم اپنے گھر خوش -

کلو -- آپ کے مکان کے خراب هونے میں میرا کوئي
قصور نہیں ہے - بھلا مجھے کیا دخل ہے -

بیگم هل کرایست -- آپ کو دخل نہیں ہے تو آپ
روک تو سکتي هیں - وہ کیا آپ کے میاں
صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف
رکھتے هیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کی -

بیگم هل کرایست —

[ کلو کی طرف دیکھتے ہوئے ]

اچھا ' میں جانتی هوں ایسے لوگ عورتوں کی باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[ کسی قدر تیز مزاجی سے ]

مجھے اپنے خاوند سے محبت ہے - مجھے ....

بیگم هل کرایست —

[ گھور کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ]

آخر یہ آپ مجھ سے مخاطب کیوں هوئیں ؟

کلو —

[ درد ناک غمزدہ انداز سے ]

اس لئے کہ مجھے خیال هوا کہ آپ مجھے کم سے کم انسان تو ضرور هی سمجھینگی -

بیگم هل کرایست -- تو معاف کیجئیگا - اس وقت
مجھے نہ پریشان کیجئے تو بہت بہتر
ہے -

کلو —

[غضبناک انداز سے بات مانتے ہوئے]

بہتر ہے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگي -

[بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ہوتے ہوئے بیٹھ
جاتي ہے -

[رولف دروازہ سے دیکھتا ہے اور کلو کو وہاں بیٹھے
دیکھ کر خود بھي وہیں آ کے بیٹھ جاتا ہے - بیگم
هل کرایست پھر ذرا داہنے کو ہٹ کے مطمئن بیٹھ
جاتي ہے - ]

رولف —

[ ایک بار بیگم هل کرایست کي طرف دیکھ کے کلو کے
شانے پر جھکتے ہوئے ]

اب تو طبیعت اچھي ہے بالکل ؟

کلو — بڑی شدت کی گرمی ہے !

[ نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتی ہے ]

رولف — ڈاکر بھی آتے ہیں - مجھے اس شخص سے
نہ جانے کیوں چڑ ہے -

کلو — ڈاکر کہاں ہیں ؟

رولف — وہ کیا بیٹھا ہے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[ کمرہ کی داهنی طرف اشارہ کرتا ہے ]

کلو —

[ اپنی جگہ پر سمت کے دیکھتی ہے ]

اچھا ، وہ ہے -

رولف —

[ غیر متوجہ انداز سے ]

وہ اس کے پاس دوسرا کون ہے جو ادھر
ہی ٹکٹکی لگائے ہے -

کلو — معلوم نہیں کون ہے ؟

[ اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتی ہے اور اپنا
منھ بالکل آڑ میں کر لیتی ہے - ]

رولف —

[ کلو کی طرف دیکھ کے ]

کیوں کیسی طبیعت ھے ؟ پانی منگواؤں
تھوڑا سا ؟

[ کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ھوتا ھے ]

[جب دروازہ پر پہنچتا ھے تو ہل کرایست اور
جل داخل ھو رھے ھیں - ہل کرایست اپنے خیالات
میں محو پاس سے گزر کے اپنی بیوی کے پاس بیٹھ
جاتا ھے - ]

جل — خوب رولف ' خوب ھم لوگوں کو نکلوانے کے
لئے آئے ھیں ! کیوں ؟

رولف —

[ زور دے کے ]

جی نہیں ' میں کلو کے علاج کے لئے پریشان
ھوں - اُن کی طبیعت اچھی نہیں ھے -

جل —

[ کلو کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کے ]

یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ھی نہ تھا -

[ رولف کوئي جواب نہیں دیتا اور باہر چلا جاتا ھے ۔ ]

[ جل پہلے کالو کي طرف دیکھتي ھے پھر اپنے والدین کي جانب نگاہ کرتي ھے جو دھیمي آواز میں کچھ بات چیت کر رھے ھیں' اور اپنے والد کے بغل میں بیٹھ جاتی ھے جو کسي قدر ایک طرف کو ھٹ کے لڑکي کے لئے جگہ خالی کر دیتا ھے ۔ ]

**بیگم ھل کرایست —**

[ اپنے خاوند سے ]

کیوں ڈاکٹر تم کو دیکھ رھا ھے ؟

[ ھل کرایست اشارہ سے ھاں کرتا ھے ]

وقت کیا ھے ؟

**ھل کرایست —** تین بجنے میں ۳ منٹ باقي ھیں ۔

**جل —** کیوں ابّا ! پاؤں تو آج رہ رہ گئے ۔ توبہ ! توبہ !

**ھل کرایست —** اُف !

جل — امّي جان ! آپ کا کیا حال ھے ؟

بیگم هل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم ھوتا -

جل — ھارن بلوئر کي برتنوں سے بھري ھوئي گاڑی راستہ ھي میں ملي تھي - یہ تو شگون ھوا !

بیگم هل کرایست — کچھ پگلي تو نہیں ھو گئي - نادان کہیں کي !

جل — اچھا ان کو سلپت چرخہ کو دیکھئے ! ابّا جان ، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم هل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

آپ کے پاس رومال ھے کہ نہیں ؟ رومال ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

هل کرایست — میں چھ ھزار سے آگے نہیں بڑھ سکتا - جانتي تو ھو کہ جو پیسہ بھي آئیگا

قرض هي سے آئیگا - اور زیادہ آئیگا کہاں
سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[ اپنے کوٹ کے اندر جیب میں هاتھہ ڈالتا هے اور
رومال کا ایک ٹکڑا باهر نکال لیتا هے ]

چل — اخّاہ ! مس مُنذز بھي آ گئیں - ابھي ابھي
تو آئي هیں - کیسي بڈھي مکڑي هے کم
واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم هل کرایست — آئي هیں اپني طبیعت خوش
کرنے - میں کہتي هوں جتني رقم یکمشت
دي جاتي هے وہ نہیں لیتي هے ' کہتي هے
میں بے لوث هوں - بے لوث نہیں خاک هے !

هل کرایست — تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل
سکے لینا چاهتي هے ' اس میں اس کا
کوئي قصور نہیں هے - یہ انسان کي فطرت
هے - بات چیت هونے سے پہلے میں بھي
اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر
کون بیٹھا هے ؟

جِل ـــ کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پوھن ھے !

بیگم ھلکرایست ـــ
[ آپ ھي آپ ]
ھے تو - کیا کہتا ھے ؟

[ ایک نظار کلو پر ڈالتي ھے - کلو اپنی جگہ پر مغموم بے حس و حرکت بیٹھی ھے اور آھستہ آھستہ اشتہار نیلام سے اپنے منھہ پر ھوا دے رھي ھے - ]

[ اپنے خاوند سے ]
ذرا جائیے ، یہ خوشبو کی شیشي کلو کو دے دیجئے -

ھل کرایست ـــ
[ شیشی ھاتھہ سے لے کر ]
شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

بیگم ھل کرایست ـــ میرے دل میں ، میں تو .......

جل ـــ
[ تیز نگاہ سے اپني ماں کي طرف دیکھہ کے اور خوشبو کي شیشی ھاتھہ سے چھین کے ]

میں دے دونگی -

[ شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی ھے ]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے جسم کا تو جیسے خون ھي اُڑ گیا -

کلو ---

[ تعجب سے ]

جي نہیں ، میري طبیعت اچھي ھے - آپ نے بڑي عنایت کي -

جل --- جي نہیں ، نہیں کیا معني ؟ آپ کو خوشبو لیني ھوگي -

[ کلو لے لیتی ھے ]

ذرا یہ اشتہار میں دیکھ سکتي ھوں ؟ آپ کا کچھ ھرج تو نہ ھوگا ؟

[ اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رھي ھے - کلو نے اپنا منھ اپنے ھاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي ھے - ]

بڑي گرمي ھے ، کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشی آپ اپنے پاس رهنے دیجئے -

کلو —

[ اپنی سیاہ آنکھوں سے پیچھے سے اِدھر اُدھر تاکتے ہوئے ]

رولف پانی لینے گئے ہیں -

جل — آپ واپس کیوں نہیں جاتیں ؟ آپ کا ارادہ تو آنے کا بھی نہ تھا ' یہ بات کیا ہوئی ؟

[ کلو سر ہلاتی ہے ]

خیر ' یہ لیجئے پانی بھی آپ کی خاطر سے آ گیا !

[ اشتہار کلو کو دے دیتی ہے اور راہ میں رولف کے پاس سے ..ر اُٹھائے ہوئے گزرتی ہے -

[ بیگم ہل کرایست جو کلو ' جل ' ڈاکر اور اس کے دوست کو برابر دیکھ رہی ہے ' ہاتھ کے اِشارے سے کچھ پوچھتی ہے لیکن نا موافق جواب ملتا ہے - ]

چِل — ابّا جان! کیا وقت ھے ؟

ھل کرایسٹ —

[ گھڑي دیکھ کے ]

۳ منٹ آگے ھیں ۳ بج کے!

جِل — غضب خدا کا! آے ھے!

ھل کرایسٹ — جل!

جِل — بڑي غلطي ھوئي' میرے منھ سے کیا نکل گیا ؟
توبہ! اے لو وہ آ گیا - وھي ھے نہ ؟ خدا
سمجھے!

بیگم ھل کرایسٹ — اُش ش! ....... خاموش!

[ نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ھے اور سیدھا میز پر جاتا ھے - آپ کي لمبائي چوڑائي برابر ھے - پستہ قد' چہرہ سرخ سپید - صورت سے بہت معمولي آدمي معلوم ھوتا ھے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ھوئے گویا. سر پر ٹوپي رکھي ھے اور مونچھیں بھورے رنگ کي کتري ھوئي' بڑي بڑي گھني بھویں - نگاہ تیز - آپ دیکھ نہ پائیں اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے - اپني غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکراتے کو دل سے
کوئي تعلق ھي نہیں ھے – جب بولی میں کمي ھوتي
ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتي ھے جس سے
معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے –
ھر ایک سے اشارہ بازي کرتا ھے – پیلا بھورے رنگ کا
کوٹ پہنے ھوئے – ویسٹکوٹ بھی ھے جس کا کوئي
بٹن بند نہیں ھے – گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ
کي ٹائي خاص قطع سے باندھے ھوئے ' ادھر وہ اپنے
کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کُرایست کا خاندان
خوب جم کے بیٹھ گیا ھے – کلو نے پانی پیا اور پھر
تکیلا کے سہارے بیٹھ گئي – شیشي اپني ناک کے پاس
لگائے ھوئے – رولف کسي قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور
برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے – ایک مختار بھي
نیلام کنندہ کے پاس ھي میز پر ڈٹ گیا ھے –

**نیلام کنندہ** —

[ میز پر کھٹ کھٹ کرکے ]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں
جناب کي پوري طور پر خدمت سے معذور
رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے
کہ آج صرف ایک ھي جایداد نیلام

ھوگئي - نمبر ۱ مندرجہ اشتہار نیلام
یعني سنڈري ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام
بالفعل ملتوي کر دیا گیا ھے - نمبر ۳ یعني
بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ ھفتہ میں ھوگا -
اس کا کیا پوچھنا ھے ، کیا کہنا ھے ! تمام
کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان
یا کاشت مشکل سے ھوگي - اُس وقت
بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي
خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ ایک مرتبہ پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا ھے گویا
حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا
ھے - ]

تو جناب والا ، جیسا میں نے ابھي التماس
کیا ھے آج صرف ایک ھي جایداد نیلام
ھوگي - نمبر ۱ مالکانہ حقوق - کیا کہنا
ھے ! بے لگائے باغ لگے ھوئے ھیں ! ساري
زمین منجانب خدا ھي چمن بني

هوئي هے ! زمین هے ' کاشت کیجئے تو سونا اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو اِس سے بہتر زمین خیال میں بھي نہیں آ سکتي - سنتري ڈیپ واٹر لاجواب جایداد هے ! تو جناب ' جیسي نمبر ۱ جایداد هے ویسا هي نمبر ۱ مجمع بھي هے - واہ ! واہ !! واہ !!!

[ اپني خاص طرز سے مسکراتا هے ]

تینوں جایدادوں کا دام ایک هي جایداد میں آ جائیں جب تو بات هے ! آپ حضرات معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ صاحبان کي خدمت میں پیش کر دوں - مسٹر بلنکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو زیادہ زحمت نہ دي جائیگي - بہت هي مختصر شرایط هیں -

[ خود بیٹھ جاتا هے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا هے - ]

[ مختار عام کھڑے هوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ھے – آواز وہ کہ کوئی نہ سن سکے - جیسے ھی شڑایط
نیلام پڑھنا شروع کرتا ھے چارلس ھارن بلوئر پشت کے
دروازہ سے داخل ھوتا ھے – ایک ذرا ٹھہر کے اِدھر اُدھر
اور خاص طور سے ھل کرایست خاندان کو دیکھتا ھے اور
مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپنی بیوی کے پاس ھی
جا کے بیٹھہ جاتا ھے – ]

چارلس — کلو، کیا مزاج کچھہ ناساز ھے ؟

[ اتنا سنتے ھی کلو یکبارگی چونک پڑتی ھے اور تمام
حاضرین اس کا چہرہ بآسانی دیکھہ لیتے ھیں – ]

اُدھر سے اِدھر چلی آؤ - اُن لوگوں سے دور
رھنا ھی بہتر ھے -

[ ھاتھہ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایست خاندان کی طرف
اشارہ کرتا ھے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب
دیکھہ کے نگاہ پھیر لیتی ھے - ]

کلو — نہیں، بہت اچھی طرح ھوں - اس جگہ پر
بڑی گرمی ھے !

چارلس --

[ رولف سے ]

تم یہیں رہنا - کلو کا مزاج اچھا نہیں ہے - میں واپس جاؤنگا -

[ رولف سر ہلاتا ہے ]

[ چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا ہے - واپسی کے وقت ہل کرایست خاندان کے لوگوں کی طرف نگاہ ڈالتا ہے -- بیگم ہل‌کرایسٹ یہ تمام حرکات بجو کی طرح دیکھ رہی ہے -- جیسے ہی مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے ویسے ہی چارلس دروازہ سے باہر چلا جاتا ہے -- ]

نیلام کنندہ --

[ کھڑا ہوتا ہے اور میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے ]

جناب ، ملاحظہ فرمائیں - ایسی نایاب جایداد ایسی بیش قیمت زمین روز روز بازار میں نہیں آتی !

[ اپنے ایک دوست سے جو سامنے ہی کھڑے کچھ بات چیت کر رہے ہیں ]

کیا فرمایا جناب نے؟ سچ ہے - سچ ہے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ہے - جناب اسپائیسر صاحب،
میں تو خوب جانتا ہوں - چپہ چپہ سے
واقف ہوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منہ میں پانی بھر آتا ہے - پاس پڑوس
کیسا لاجواب! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دی جائے! حاضر ہی ہے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ہیں! پانی کی کوئی کمی
نہیں! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئی
کسی قسم کی روک نہیں! کوئی سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں! آج خریدئیے کل
جو چاہے کیجئے - نگینے کی طرح جڑی
ہوئی ہے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ہل کرایسٹ صاحب
کی ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ہوا
ہے اسی کو سنتری کہتے ہیں!

[ مسکراتے ہوے ]

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسي سنتري
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھي جانتے
ہیں اور میں بھي عرض کر چکا کہ ایسي
جایداد روز روز نہیں بکتي -

[ ھارن بلوئر کي طرف بائیں کو دیکھتا ہے ]

اس میں سونا چاندي جو کچھ نکلے
سب آپ ھي کا ہے - سونے چاندي سے
زیادہ قیمتي تو وھاں کي مٹي ہے - تو
اب کتنے سے شروع ھو؟ بولي شروع کتنے
سے بھي ھو مضایقہ نہیں - ھاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ھي جگہ ہے - جو چاھئے بنائیے -
تو بس اب سرکاري بولي!

اسپایسر — دو ھزار!

**نیلام کنندہ —**

[ مسکراتے ہوئے ]

ہاں ! آپ کا نقصان نہیں ہے ! خوب ' دو ہزار ! ارے دو ہزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے کے دام ہیں ! ڈیوک کی زمین بھی مات ہو جائیگی ' کچھ خبر ہے ؟

[ ہارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے ]

پانچ سو -

اچھا دو ہزار پانچ سو ! آداب عرض ہے - تو اب دو ہزار پانسو !

[ اپنے ایک دوست سے جو اسی جگہ کھڑا ہے - ]

کہئے جناب سینڈی صاحب ! کیا سر کھجا رہے ہیں ؟ بس اتنے ہی میں سر کھجانے لگے !

[ ڈاکر کی بولی داہنی جانب سے ]

پانچ سو -

اور پانچ سو ' اچھا تین ہزار - ایں ایسی بے نظیر جایداد کے لئے کل تین ہزار ! کیا

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[ کچھ دیر سکوت رہتا ہے ]

جل — ابّا جان! کتنے کي بولي ہے اس وقت؟

هل کرایست — آخري بول ڈاکر کي ہے -

نیلام کنندہ — کل تین ہزار!

[ هارن بلوئر ]

تین ہزار پانسو!

[ هارن بلوئر کي جانب ]

کیوں یکبارگي چار ہزار کہ دوں؟

[ بیچ میں سے ایک شخص بولي بولتا ہے ]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہي
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھہ سو!

[ هارن بلوئر ]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[ حاضرین کو جانچتے ہوے تھہر جاتا ہے ]

جل — یہ کتنے کی بولی ہوئی ؟

ھل کرایست — ھارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک صاحب ھیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں ھی گزرا جاتا ھے - اب چار ھزار اعلان کرتا ھوں میں -

[ ڈاکر ]

شکریہ ! اب ذرا رنگ پر آچلا ھے سودا -

[ بیچ میں سے ایک صاحب ]

اور ایک سو - اچھا ، چار ھزار ایک سو !

[ ھارن بلوئر ]

چار ھزار دو سو -

[ ڈاکر سے ]

آپ کی طرف سے ؟ اچھا ، چار ھزار تین سو ! غور کرنے کی بات ھے ! ایسی زمین ایسی جایداد دوسری نہیں ھے - ایک علاقہ ھے پورا ! پورے داموں جائیگی یہ ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[ مسکراتا ھے ]

[ ھارن بلوئر ]

چار ھزار پانسو !

[ بیچ میں سے ایک بولي ]

اور چھ سو !

[ ڈاکر ]

سات سو

[ ھارن بلوئر ]

آٹھ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[ بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں - ]
والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ ڈاکر ]

نو سو !

[ ھارن بلوئر ]

پانچ ھزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

ھے ڈھنگ پر! پانچ ھزار — پانچ ھزار!

[ ٹھہر جاتا ھے اور مختار عام سے کچھ باتیں
کرنے لگتا ھے - ]

ھل کرایست — اب تو بھر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یہ جایداد پھینک نہیں
دینگے ھم - کل پانچ ھزار! توبہ، آدھے
دام بھي تو نہیں آتے ھیں -

[ ڈاکر ]

پانچ ھزار ایک سو -

[ ھارن بلوئر ]

دو سو!

[ ڈاکر ]

تین سو - پانچ ھزار تین سو! کیا کہا آپ
نے؟ پانچ ھزار پانچ سو!

[ اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا ھے ]

جل —

[ کسي قدر پریشان ھو کر ]

ابّا جان، یہ تو دشمن ھو گیا، کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں
آ سکتا - بقول شاعر

" جو کوئي آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا "

کیوں جناب پانچ ہزار چھ سو ؟

[ ڈاکر ]

پانچ ہزار چھ سو - -

[ ہارن بلوئر ]

سات سو -

[ ڈاکر ]

آٹھ سو - پانچ ہزار آٹھ سو پونڈ ! اب
کچھ دام آئے ہیں لیکن ابھي بڑي کسر
ہے -

[ کچھ دیر کے لئے خاموشي – نیلام کنندہ اپني
کامیابي پر خوش ہوتا ہے اور اپني پیشاني سے پسینہ
پونچھتا ہے - ]

جل — یہ بولي تو ہماري تھي ، کیوں ابّا ؟

ہل کرایست —

[ سر ہلاتا ہے – جل رولف کی جانب نظر اٹھا کے دیکھتی ہے – رولف کا چہرہ تمتما گیا ہے – کلو نے جنبش نہیں کی – بیگم ہل کرایست اپنے خاوند کے کان میں کچھ کہہ رہی ہیں – ]

نیلام کنندہ — آخری بولی پانچ ہزار آٹھ سو پونڈ ! جاتا ہے مال جاتا ہے ! پانچ ہزار آٹھ سو پر جاتا ہے ! آئیے حضرات آئیے ! نہیں جاتا ہے موقع ہاتھ سے ! آداب عرض !

[ ہارن بلوئر ]

پانچ ہزار نو سو –

اور ؟

[ ڈاکر ]

چھ ہزار –

چھ ہزار ، چھ ہزار ! ارے ، سنتری — سارے جوار کی جان — کل چھ ہزار پر ! کوڑیوں کے مول لٹی جاتی ہے ! چھ ہزار پر ! غضب خدا کا !

ھل کرایست —
[ بڑبڑاتے ھوئے ]
بہت کم دام؟ غضب ھے!

نیلام کنندہ — چھہ ھزار سے کچھہ اوپر؟ تشریف لائیے!
حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھہ گنجایش
نہیں ھے؟ ذرا ھمت سے کام لینے کي ضرورت
ھے - چھہ ھزار پونڈ! تو اب ختم ھوتا ھے -
چھہ ھزار — ایک!
[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے - ]
چھہ ھزار — دو!
[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے - ]

جل — اے لو، اب مل گئي -

نیلام کنندہ — چھہ ھزار ایک سو؟ کیوں جناب؟
[ ھارن بلوئر ]
چھہ ھزار ایک سو -

[ مختار عام کچھہ کہتا ھے اور نیلام کنندہ کا شانہ
پکڑ لیتا ھے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف
سر ھلا دیتا ھے - ]

بيگم هل کرايست — ذرا آپ کهکهار ديجئے -

[ هل کرايست کهکهارتا هے - ناک پر رومال رکهتا
هے - ]

نيلام کنندہ — چهہ هزار ايک سو!

[ ڈاکر ]

دو سو -

[ هارن بلوئر ]

تين سو -

چهہ هزار تين سو!

[ ڈاکر ]

چار سو -

چهہ هزار چار سو پونڈ - چهہ هزار چار
سو پونڈ! ايسي مطلوب خلايق جايداد کل
چهہ هزار چار سو ميں لٹ رهي هے
بالکل!

[ خاموشي طاري هے - ]

بيگم هل کرايست — لٹ رهي هے!

نیلام کنندہ -- چھ ہزار چار سو !

[ ھارن بلوئر ]

پانسو -

[ ڈاکر ]

چھ سو -

[ ھارن بلوئر ]

سات سو -

[ ڈاکر ]

آٹھ سو -

[ بیچ میں خاموشي -- اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا ھے اور کچھ بات چیت کرتا ھے - ]

ھل کرایست --

[ بڑبڑاتے ھوئے ]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم ھوتي میں آگے نہیں بڑھتا -

نیلام کنندہ -- چھ ہزار آٹھ سو ! چھ ہزار آٹھ سو -- ایک !

[ میز بجاتا ھے ]
چھ ہزار آٹھ سو — دو !
[ میز بجاتا ھے ]
اب ختم ھوتی ھے بولی - یہ جایدادوں
کی سرتاج جایداد جاتی ھے !
[ ھارن بلوئر ]
نو سو -
آداب عرض! نو سو - چھ ہزار نو سو پونڈ!

جل — ارے بابا !
[ ھل کرایسٹ نے رومال نکالا ]
بیگم ھل کرایسٹ —
[ کانپتے ھوئے لہجہ میں ]
چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ — کیا میں سات ہزار کہوں ؟
[ ڈاکر ]
سات ہزار -
بیگم ھل کرایسٹ —
[ کان میں کچھ کہتی ھے ]
رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام‌کنندہ — سات ہزار پونڈ! ختم ہوتی ہے بولی،
سات ہزار پر! سات ہزار — ایک!

[ میز پر کھٹ کرتا ہے ]

سات ہزار — دو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ ہارن بلوئر ]

ایک سو -

سات ہزار ایک سو!

آداب عرض!

[ ہل کرایست پھر رومال ناک میں لگاتا ہے - جل کے گلے سے آواز نہیں نکلتی – اپنی جگہ پر پیٹھ کے بل بیٹھ جاتی ہے - اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ لیتی ہے - بیگم ہل کرایست اپنا رومال اپنے منھ پر پھیرتی ہے' اور بےحس و حرکت بیٹھ جاتی ہے - ہل کرایست بھی بالکل پتھر کی مورت بنے بیٹھے ہیں -

[ نیلام کنندہ نے نیلام کی بولی روک دی' اور مختار سے بات کر رہا ہے جو اپنی جگہ پر واپس آیا ہے - ]

بیگم ہل کرایست — دیکھ رہے ہیں تماشہ ؟

جل — جمے رہنا ، ابّا جان - اب جمے رہنا -

نیلام کنندہ — تو جناب ، اب سنڈری کے دام سات ہزار
ایک سو پہنچ گئے ہیں ، اور مجکو اگر
زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بھي بیچنے کی
اجازت ہے ، اتنے دام بھي خیر بہت اچھے
تو نہیں ہیں لیکن غنیمت ہیں -

[ اپنے دوست مسٹر اسپایسر سے ]

کیوں ؟ گھماسان دام ہیں ؟ آپ تو خوب
سمجھتے ہیں -

[ مسکراتا ہے ]

اچھا ، تو کون سات ہزار دو سو کي بولي
بولیگا ؟ این ، کوئي نہیں ؟ میں کسي کو
مجبور نہیں کر سکتا - سات ہزار ایک سو —
ایک !

[ میز پر کھٹ کرتا ہے ]

سات ہزار ایک سو — دو !

[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے ]

[ جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتي ہے ]

ھل کرایست —

[عجیب غریب بھرائي ھوئي آواز سے ]

دو سو -

نیلام کنندہ —

[ تعجب کرکے اور گھوم کے ھل‌کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ھوے ]

شکریہ ! شکریہ !! سات ھزار دو سو -

[ نیلام کنندہ گھوم کے ھل کرایست اور ھارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ھے ]

حضور کا کیا حکم ھے ؟

[ ھارن بلوئر ]

تین سو -

[ ھل کرایست ]

چار سو -

سات ھزار چار سو !

[ ھارن بلوئر ]

پانچ سو -

[ ھل کرایسٹ ]

چھہ سو-

سات ھزار چھہ سو-

[ وقفہ ]

حضرات! یہ دام معمولی اچھے ھیں، لیکن ایسی نایاب جایداد کے نایاب دام بھی ھونے چاھئیں- بڑی گنجائش ھے اس جایداد میں!

[ ھارن بلوئر کی جانب ]

کیا آپ نے آٹھ ھزار کہے؟ آٹھ ھزار! اب جاتی ھے جایداد آٹھ ھزار میں!

[ ھل کرایسٹ ]

آٹھ ھزار ایک سو -

[ ھارن بلوئر ]

دو سو -

[ ھل کرایسٹ ]

تین سو -

[ هارن بلوئر ]

چار سو -

[ هل کرایست ]

پانچ سو -

آٹھ هزار پانچ سو ! آٹھ هزار پانچ سو ! هیرے کي کان آٹھ هزار پانچ سو میں !

[ اپنی پیشاني سے پسینه پونچهتا هے ]

جل —

[ کان میں ]

غضب هوا !

[ آهسته سے ]

ابّا جان ! غضب هو گیا -

بیگم هل کرایست — اب تو میرا خیال هے که ختم کرنا چاهئے ، آخر کوئي حد بهي هے ؟

نیلام کننده — آٹھ هزار پانچ سو — ایک !

[ میز پر کهٹ کرتا هے ]

آٹھ ہزار پانچ سو — دو !

[ میز پر کھٹ کرتا ھے ]

[ هارن بلوئر ]

چھ سو -

[ هل کرایست ]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ھیں ؟

[ هارن بلوئر ]

آٹھ سو -

هل کرایست — نو ہزار -

[ بیگم هل کرایست اپنے ھونٹھ دانت سے چباتے ھوے خاوند کي طرف دیکھتي ھے لیکن وہ بالکل محو ھے ]

نیلام کنندہ — اس لاثاني عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ہزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ھو جائے کہ ان کا مکان ھي دب جائیگا - سنٹري ڈیپ واٹر نو ہزار میں ! نو ہزار — ایک !

[ میز پر کھٹ کرتا ھے - ]

نو ہزار — دو !

[ میز پر کھٹ کرتا ھے - ]

جل —

[ بہت آہستہ سے ]

اپنی بولی !

ایک آواز —

[ حاضرین کی جماعت میں دور سے ]

اور پانچ سو -

نیلام کنندہ —

[ متعجب ہوکر اور ہاتھ آواز کی جانب پھیلا کر ]

پانچ سو ! نو ہزار پانچ سو ! نو ہزار
پانچ سو !

[ ہارن بلوئر کی جانب دیکھ کے ]

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[ کوئی جواب نہیں - ]

[ مختار عام نیلام کنندہ سے کچھ بات چیت کرتا
ہے ]

بیگم هل کرایست —

[ سر گوشی کرتے ہوے ]

ڈیوک صاحب ہونگے! وہي معلوم ہوتے
ہیں -

ھل کرایسٹ ―

[ اپني پیشاني پر ہاتھ پھیرتے ہوے ]

خیر، اس میں بھي کچھ ہرج نہیں ھے -
یہ بچہ تو خاموش ہوئے کسی طرح!

غیلام کنندہ ―

[ ھل کرایسٹ کي جانب دیکھتے ہوے ]

نو ہزار پانچ سو ؟

[ ھل کرایسٹ سر ہلاتا ھے ]

نو ہزار پانچ سو! سنٹري اور ڈیپ واٹر
کے لئے نو ہزار پانچ سو ― ایک!

[ میز پر کھٹ کرتا ھے ]

نو ہزار پانچ سو ― دو!

[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے ]

[ ٹھہر جاتا ھے اور ہارن بلوئر اور ھل کرایسٹ کي
جانب دیکھتا ھے ]

اب آخری مرتبہ — نو ہزار پانچ سو!

[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے ]

[ آخری بولی بولنے والے کی جانب دیکھتے ہوے ]

مسٹر اسمالی، بہت خوب!

[ نہایت اطمینان سے ]

آخری بولی ختم - نیلام بھی ختم!

[ نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف ہو جاتے ھیں اور بھیڑ چھٹنی شروع ھو جاتی ھے - ]

بیگم ھل کرایست — اسمالی؟ اسمالی؟ یہ کون صاحب ھیں؟ کیا یہ ڈیوک صاحب کے مختار عام ھیں؟

[ اپنے خاوند سے ]

ھل کرایست —

[ گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش و خروش کے بعد اصلی حالت پر آتے ہوئے ]

کیا؟ کیا؟

جل — بہت خوب، ابّا جان! آپ نے خوب مقابلہ کیا!

**ہل کرایسٹ** — توبہ ! مجھے تو ڈبو ہی دیا تھا
ظالم نے - مگر بڑی خیر ہوئی کہ ڈیوک
صاحب آڑے آ گئے !

**بیگم ہل کرایسٹ** —
[ رولف اور کلو کی جانب دیکھتی ہوئی جو جانے
کو تیار کھڑے ہیں - ]
اے لو ' وہ تو پاس ہی کھڑے ہیں - دیوار
گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب ہو گیا ؟
ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[ اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات
لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے ہیں - ہل کرایسٹ
خوب ہاتھ پھیلاکے انگڑائی لیتے ہیں جیسے نیستی
اُتار رہے ہیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا ہے اور
ہارن بلوئر داخل ہوتا ہے - ]

**ہارن بلوئر** — بڑے دام بڑھا دئے ! بولی تو خوب
بولے ' لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک
گئے ' دوست !

**ہل کرایسٹ** — خیر ' آخری بولی نو ہزار کی میری

هي رهي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے نام ختم هوئي - پهر بهي شکر هے خدا کا کہ سنتري ایک بهلے آدمي کے هاتهہ بکي -

**هارن بلوئر** — ڈیوک؟ ها ها ها ها! یہ تو ایک هي هوئي - جناب هوش کي دوا کیجئے - نہ سنتري ڈیوک کے هاتهہ لگي نہ کسی بیوقوف کے هاتهہ لگي - سنتري میرے هتهے چڑهہ گئي!

**هل کرایست** — کیا؟

**هارن بلوئر** — یار! مجهے تمهارے لئے افسوس هے - یہ باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نہیں جانتے - غضب کے دام هیں! لیکن تمهاري ضد کي وجہ سے مجهے دینے پڑے - اور جب میں عمارتیں بناؤنگا جب اس کي کسر نکلیگي -

**هل کرایست** — تو کیا وہ آخري بولي آپ کي تهي؟ یہ مطلب هے!

ہارن بلوئر — بے شک! یہي مطلب ہے میں نے تو
پہلے ہی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو -
تم نے نہ مانا - آخر بول گئے - اب سمجھے
کہ اب بھي نہیں سمجھے ؟

ھل کرایست — یہ تو سفلہ‌پن کي چال ہے -

ہارن بلوئر —

[ گویا زہر اُگلتا ہے ]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا ؟ نوچ
کسوٹ ، چھین جھپٹ ، تو اب اس میں
کیا ؟ ہماري تمہاري نوچ کھسوٹ ہو رہي
ہے - ھل کرایست صاحب !

ھل کرایست — کیا کہوں ! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو —

[ گھونسہ باندھتا ہے ]

ہارن بلوئر — ہاں ، ہاں ! اب گھونسہ بازي کي تو
نہ آپ کي عمر ہے نہ ہماري - یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاہئے -

[ رولف اور جل کی طرف دیکھتا ھے - اور رولف کی طرف دفعتاً انگلی اُٹھاتا ھے ]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب ہوئے ، میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ھے - اور آپ جناب ، مس صاحب ، آپ ذرا میرے بچے پر نظر عنایت ھی رکھئے تو بہتر ھے -

جل —

[ اپنے جذبات چھپاکے ]

ابّا جان ، اس حرامزادے سے خدا سمجھے ! کس قدر ذلیل باتیں کرتا ھے -

هل کرایست — بیٹھ جاؤ -

[ جل بیٹھ جاتی ھے اور هل کرایست جل اور هارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ھے ]

یہ تو آپ نے بڑی بے ایمانی سے پالا مارا

ہے - لیکن کچھ فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم
ہوگا - یہ سب کچھ سہی لیکن قانون تو
آپ کو میری جائداد غارت کرنے کی اجازت
نہ دیگا -

ھارن بلوئر — ذرا مزاج کی باگ روکے ہوئے ' تھامے
ہوئے ! اب تو آ گئے ہو پھندے میں - اب
لٹکا دیا ہو تو سہی !

بیگم ھل کرایست —

[ یکبارگی ]

ھارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را
چاہ درپیش -

ھل کرایست — کیوں جی !

بیگم ھل کرایست —

[ مخاطب نہیں ہوتی ]

اور پھر ہم لوگوں کے برتاؤ کی بھی کوئی
شکایت نہ کرے - ہم سے جو کچھ بن پڑیگا
تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ' اور شکایت کی کیا بات ہے '
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ہی ہو ؟ یہی
تو میں بھی چاہتا ہوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باہر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ہوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ہیں ' اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ہے بس !
میری بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور
جوار بھی پاک ہو جائے --

[ اب سب فرش پر برابر کھڑے ہیں ]

**کلو —**

[ ایک دم سے بیگم ہل کرایست کے پاس آکے ]

بیگم صاحب ' یہ آپ کی نمک کی شیشی
حاضر ہے -

[ خسر سے ]

کیا آپ لوگ ........ ؟

**ہارن بلوئر —**

[ سب کی جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ہوئے ]

اب بھي میں تم سے کہتا ھوں کہ یہ آپ لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ ھي سبب ھے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي ھے - میري بہو! جیسے آپ کي بہو ویسے میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي ھے - آپ لوگوں نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا ھے - کلو! خیر یہ تمہاري شرافت ھے کہ کسي بات کا خیال نہیں کرتي ھو - آؤ چلو -

بیگم ھل کرایست — خیریت اسي میں ھے کہ اب مصالحت ھو جائے -

ھارن بلوئر — اپنا کام دیکھئے ' اس جھگڑے میں نہ پڑئے -

بیگم ھل کرایست — بہتر ھے -

ھل کرایست — سنا جي! اِن معاملوں میں تم نہ پڑو ' یہ ھم ھي لوگ تھیک کر لینگے -

[ رولف سے ]

آپ نوجوان اپنے باپ کی اس چالبازی کو
کیا کہتے ہیں ؟

[ جل رولف کی طرف دیکھتی ہے - رولف کچھ کہنے
ہی کو ہے کہ ہارن بلوئر بیچ میں بول اُٹھتا ہے ]

ہارن بلوئر — میری چالبازی ؟ آپ کی کیا رائے
ہے ؟ میرے لڑکے کو مجھ سے لڑانے کی
کوشش چالبازی نہیں ہے ؟ کیا بڑی شریف
حرکت ہے ؟

جل —

[ رولف سے ]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

ہارن بلوئر — چالبازی ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر ہل کرایست نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی میں نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی - ہاں فرق صرف اس قدر رہا
کہ اُن کے کارندہ نے بولی شروع کی اور

میرے کارندہ نے ختم کی - اس میں
چالبازی کا کیا ذکر ؟

[ ہنستا ہے ]

ہل کرایست — اب کوئی صورت نہیں ہے - ہم لوگوں
کی دنیا ہی دوسری ہے -

ہارن بلوئر — ہم تو خداوند کریم سے دعا ہی کرتے
ہیں کاش ایسا ہو تو پھر کیا کہنا ! کلو ،
آؤ چلیں - اور رولف ، تم بھی چلے آؤ ،
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موٹر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات ہے !

بیگم ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب ، اگر آپ نے
عمارت .........

ہارن بلوئر —

[ بیگم ہل کرایست کی جانب دیکھتے ہوئے ]

عجیب مذاق ہے ! یعنی چار ہزار سے کم کی
جایداد کے نو ہزار پونڈ دام بھی دلوائے

اور نیکی کی اُمید بھی رکھتے ہیں - میں
کھٹملوں کی طرح مسل دونگا اگر موقع
سے ہاتھ آ گئے - آداب عرض! خدا حافظ!

رولف ـــ ابّا جان!

جل ـــ ابّا جان - اس نالایق کی بد زبانی تو دیکھئے
ذرا -

ھل کرایست ـــ میرا بھی آداب عرض!

[ ھارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ھل کرایست کے نیم تبسم
چہرہ کی طرف دیکھتا ھے - اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے
قریب قریب کھینچتے ھوئے بائیں جانب کے دروازے تک
لے جاتا ھے - لیکن کھلے ھوے دروازہ میں ڈاکٹر اور ایک
اجنبی کھڑے ھیں - وہ دروازے سے ھٹ جاتے ھیں
اور کلو قریب قریب زمین پر آ رھتی ھے ]

ھارن بلوئر ـــ آیں، آیں! کیا، بات کیا ھے؟

کلو ـــ جانے کیا بات ھے! آج طبیعت بہت خراب
ھے -

[ بڑی کوشش سے اپنی حالت سنبھالتی ھے ]

**بیگم هل کرایست —**

[ اسي دوران میں اجنبي اور ڈاکر سے آنکھوں آنکھوں میں کچھہ اشارہ کرتي هے ]

هارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیگا تو آپ جانئیگا - پھر همارا قصور نہ دیجئیگا -

**هارن بلوئر —**

[ بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا هے ]

یہ جو آپ اپنے کو بہت هوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے هیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري هے - یہ بال دھوپ میں نہیں سفید کئے هیں - مجھے آپ دھمکاتے هیں کہ یہ هوگا وہ هوگا - اس کا میرے اوپر گدّا بھي نہیں پڑتا - تمہارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا هے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں هوں لیکن میں نے لغت دیکھي هے تو اس کے معني اژدھا کے هیں - اور اب جب اژدھا هونے

کي بدنامي هي هے تو تم جیسوں سے ڈرنا
کیا ؟ اب رخصت دیجئے -

[ کلو کو آگے کھینچ لیتا هے اور دونوں دروازے سے جلدي سے
نکل جاتے هیں - پیچھے پیچھے فوراً هي رولف هو لیتا هے]

بیگم هل کرایست — ڈاکر، تم نے خوب کام کیا -

[ ڈاکر کے پاس تک چلي جاتي هے جهاں بائیں
کو اجنبي بھي موجود هے - ان میں بات چیت هوتي
هے - ]

جل — ابّا جان، غضب هو گیا !

هل کرایست — اب تو سنگ آمد سخت آمد -
جو کچھ هو هنسي خوشي جھیلنا هی هے -
غارت هوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کمبخت
اس کو ستیاناس کر کے چھوڑیگا - یه بزرگوں کا
مکان اس کا پانداز هوکے رهیگا - ارے توبه،
جي چاهتا هے سر پیٹ لوں !

جل —
[ اشارہ کرکے ]
دیکھئے کلو بي‌بي پھر بیٹھ گئیں - ابھي

ابھي تو ایسا معلوم ھوا کہ غش پہ غش
چلے آ رھے ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ اُس
میں کچھ بھید ھے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ھے اور اس اجنبي کو بھي اس
معاملہ میں کچھ دخل ضرور ھے - ذرا
امّي جان کو تو دیکھئے ' اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ھے ؟

ھل کرایست — ڈاکر !

[ آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ھل کرایست آتي ھیں ]

آخر یہ ھارن بلوئر کي بھو کا کیا معاملہ
ھے ؟ یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا -

ڈاکر — معمہ تو کوئي نہیں -

ھل کرایست — آخر کچھ تو -

ڈاکر — جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ھل کرایست — آخر میں بھي تو کچھ سنوں - کیا
بھید ھے آخر ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باهر جاؤ - هم لوگ
آتے هیں -

جل — امّي جان ! بهلا یه کون سي بات هے ! مجهے
یه فضول باتیں نهیں پسند -

بیگم هل کرایست — یه لڑکیوں کے سننے کي باتیں
نهیں هیں -

جل — ڈهکوسلے مجهے نهیں بهاتے - روز تو میں
اخبار پڑهتي هوں -

ڈاکر — بهر حال آپ کو هٹ جانے هي میں کیا عذر
هے ؟

بیگم هل کرایست — کیا آپ اپني لڑکي کو ......

جل — ابّا جان ، مجهے نهیں پسند آتیں یه بیکار کي
باتیں - میري اِتّي اِتّي تو بچّوں کي
ماں هوتي هیں !

بیگم هل کرایست — میں کچهه تیري طرح واهي
هوں ؟

جل — کیا اس میں کچھہ جھوت ھے ؟

ھل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ ڈاکٹر اس کے قریب داھنے جانب جاتا ھے - اور کچھہ چپکے کان میں کہتا ھے ]

یہ بات !

[ پھر ڈاکٹر کچھہ چپکے چپکے کہتا ھے ]

بیگم ھل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب ھو گیا ! یہ کیا ھوا ؟ — چاھے جو کچھہ ھو !

بیگم ھل کرایست — کسي کام کي نہ رھیگي -

جل — اس کے پہلے کیا ھو چکا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اس سے کیا بحث ھے ؟ یہ پوچھو کہ اب کیا ھوگا جو اصل چیز ھے -

ھل کرایست — آخر تمھیں کیسے معلوم ھوا ؟

ڈاکٹر —

[ اجلبي کي طرف اشارہ کر کے ]

میرے دوست تو خود درمیاني تھے -

ھل کرایست — میرے تو ھوش اُڑ گئے سن ھي کے
جیسے جي کھٹا ھوگیا !

بیگم ھل کرایست — میں تو کھتي تھي کہ آپ نہ
سنیں تو بہتر ھے -

ھل کرایست — ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو
اِدھر -

[ ڈاکٹر کے اشارے سے اجنبي بھي ان میں شامل
ھو جاتا ھے ]

کیا واقعي یہ صحیح ھے ؟ کچھ سمجھ
میں نہیں آتا !

اجنبي — بیشک ! ذرہ برابر فرق نہیں ھے - مجھے
خوب یاد ھے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ھل کرایست — رھنے دیجئے ! رھنے دیجئے ! آپ کا
شکریہ ! لیکن ھے بڑے افسوس کي بات !
دشمن کا دشمن ھو جب بھی عورتوں کي
اھانت کسي طرح روا نہیں ھے - اس کا
کسي سے ذکر نہ ھو !

[ جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ھے ]

بیگم هل کرایست — اگر هارن بلوئر نے تمیز سے کام لیا ' جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي نه هوگي ' نہیں تو پھر زبان بلند کیسے کي جا سکتي ھے ؟

هل کرایست — نہیں ' نہیں ! مجھے تو یه بات پسند نہیں آتي - رذیل طریقه ھے ! نابدان میں اینٹ مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ آنے کے اور کیا ھے ؟

بیگم هل کرایست — اور هارن بلوئر همارے ساتھ کون شرافت کا طریقه برتتا ھے ؟ آپ تو جیسے فرشتوں کي سي باتیں کرتے هیں ! هم کہیں چاھے نه کہیں ' لوگوں کو ویسے هي معلوم ھے - اور اگر نہیں بھي معلوم ھے تو اب معلوم هو جانا چاهئے - اب جو کچھ بھي هو ' اب تو اکسیر هاتھ آ گئي ھے ' اور اس کا استعمال بھي ضرور هوگا -

جلّ -- اب کیا دیر ہے؟ اب جو دینا چاهئے - ابّا
جان، اب جو دینا چاهئے -

ڈاکٹر -- ایک دهمکي میں تو حواس جاتے رهینگے -
جے، پي، -- گرجا گهر -- حلقه کے آینده
ممبر صاحب --

هل کرایست --

[ قدرے اشتباہ کے انداز سے ]

بهئي، بات یه ہے کہ کسي عورت کا راز
جان کے پهر اس کا گلا کاٹنا .........
مجهہ سے تو نه هو سکیگا!

بیگم هل کرایست -- جو کوئي چکمه دے کے ایسے هي
تمہارے لڑکے کو پهانس دیتا تو کیا اِن
باتوں کے جاننے کي کوشش نه کرتے؟

هل کرایست --

[ پریشان هو کر ]

دیکها جاتا - جب دیکها جاتا!

**بیگم ھل کرایست** —— کم سے کم اس خیال سے تو
ضرور ھے کہ وقت پڑے پر اور کچھ نہ ھوگا
تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

**ھل کرایست** —— ھاں ' یہ ھو سکتا ھے -

**بیگم ھل کرایست** —— تو اب گویا یہ تو آپ بھی
کہتے ھیں کہ ھارن بلوئر سے کھلے میں
کوئی ، ھرج نہیں ھے - اب یہ بات جانتے
کے بعد وہ کیا کرینگے —— اس سے ھم کو
کیا بحث ھے ؟

**ھل کرایست** ——

[ ڈاکٹر اور اجنبی سے ساتھ ھی ساتھ ]

یہ بھی کچھ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس
قسم کی اھانت کے لئے فوجداری میں کتنا
سنگین مقدمہ ھو سکتا ھے ؟

**اجنبی** —— یہ تو بال کی باندھی بات ھے - شک و
شبہہ کا کیا ذکر ھے - ابھی تو آپ نے
حال دیکھا ھی ھے -

ھلُ کرایست — ھاں ، دیکھا ھے -

[ پھر بدل کے ]

نہیں ، میں تو نہیں پسند کرتا -

[ ڈاکٹر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے کچھہ بات چیت شروع کي ]

بیگم ھل کرایست —

[ ذرا نیچي آواز سے ]

اور ھمارا گھر جو غارت ھوا جاتا ھے ! خوب ، باپ دادوں کي بات خوب رکھي ھے آپ نے !

ھل کرایست — لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان میں ڈالنا اچھا نہیں معلوم ھوتا -

بیگم ھل کرایست — ھم کیوں عورت کو بیچ میں ڈالتے ھیں ؟ اس کي ذمہ‌داري اگر کسي پر ھوگي تو ھارن بلوئر پر -

ھل کرایست — کیوں ؟ اسي کے راز کا تو ھم لوگ سہارا لے رھے ھیں -

بیگم ھل کرایست -- میں صاف صاف کہے دیتی ھوں
مجکو ھارن بلوئر سے کہ لینے دو' نہیں
تو میري زبان میرے بس میں نہیں ھے -
خدا کي مار ! ایسي ایسي عورتیں پڑوس
میں ! توبہ ' توبہ !

جل -- ابا جان ! اب یہ آمي نہیں ماننے کي ھیں -
یہ بھي اب اسي پر اُتر آئي ھیں -

ھل کرایست -- جل ' تم خاموش ھي رھو - کیا
مصیبت کا سامنا ھے ! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاھئے !

بیگم ھل کرایست -- اب تو اس کا یہي علاج ھے -
اپني خاطر نہیں ھے ' میري خاطر سے '
ھم لوگوں کي خاطر تو ضرور ھے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم ھوگا کہ اس کے
کیا فائدے ھیں -

جل --

[ آھستہ سے ]

اب تو ٹھن گئي سو ٹھن گئي -

بیگم هل کرایست ---

[ سخت غصه سے ]

بکو نهیں ' چل -

هل کرایست --- میں نے عورتوں کو ستانا نهیں سیکھا-
میں اس کا اهل هي نهیں - پھر آخر کیا
مهنه دکھاؤنگا ؟

بیگم هل کرایست ---

[ بہت غمزده هوکر ]

خیر ' تو جانے دیجئے -

هل کرایست --- کیوں ' اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم هل کرایست --- تو مجھ سے جس طرح استعمال
کرتے بنیگا اپنے طور پر اپني معلومات
استعمال کرونگي -

هل کرایست ---

[ اس کي طرف گھورتے هوئے ]

یه کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم هل کرایست — هاں میں تو اپنا فرض سمجھتي
هوں -

هل کرایست — اگر میں صرف هارن بلوئر سے کہنے
کي تجویز پسند کر لوں —

بیگم هل کرایست — بس میں تو صرف یہي چاهتي
هوں -

هل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں، اور
دیکھو یہ فرض ورض کا دھوکا مجھے دو
نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا هوں - میں
اگر راضی هوا تو صرف اپني جان بچانے
کے لئے -

بیگم هل کرایست — یہ ڈھونگ کس کو کہتے
هیں ؟

جل — ڈھونگ ڈھونگ کو کہتے هیں، آمي جان،
اور کس کو کہتے هیں ؟

هل کرایست — تو هارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے
پائے؛ خوب سمجھ لینا -

بیگمؔ هل کرایست -- یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگي ؟

بیگم هل کرایست — جل' تم باز نہ آؤگي اپني شرارت سے ؟

هل کرایست -- جل ' تم میرے ساتھ آؤ -

[ پشت کے دروازے کي طرف پھرتا ھے ]

جل — آمي جان ' مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ کھسوٹ تو ھے ھي پھر ھے کہ نہیں ؟

بیگم هل کرایست -- جل ' تم سمجھتي هو کہ میں بات صاف صاف سیدھي سیدھي کہتي هوں ' صاف بات سوچتي هوں - تم خود قائل نہ هو جاؤ تو کہنا - یہ کیا میں جانتي نہیں هوں کہ هارن بلوئر کي طرف اور اپنے لوگوں کي طرف میں کوڑي مُہر کا بل ھے - لیکن هم کو تو یہاں رهنا ھے - یہ لوگ تو چلتي پھرتي چھاؤں هیں - آج یہاں ' کل وهاں -

جل —

[ خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے ]

آمي جان ! تم سے بس حد ھے -

ھل کرایست — جل !

جل — آتي ھوں ' ابا جان ! چلي آتي ھوں-

[ وہ پلٹتی ھے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي ھے - یہ لوگ باھر چلے جاتے ھیں - بیگم ھل کرایست تن کے سیدھي ھو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي ھے - ]

بیگم ھل کرایست — ڈاکر !

[ ڈاکر آتا ھے ]

ڈاکر — میں ان کو آج ھي ایک خط لکھے دیتي ھوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے ھی بنے گی - بس کل سویرے یہیں ھونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ -

[ سر ھلا کے اقرار کرتا ھے ]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رہے ہیں ۔
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا ۔

[ بیگم ھل کرایست کھٹ پٹ کرتي ھوئي باھر چلي
جاتي ھے ]

ڈاکر —

[ اشارہ کرتے ھوے اجنبی سے کہتا ھے ]

ہمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ھے ۔
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ھی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ھے ؟ سبز گھوڑي
تو ٹھیک ھے ! ھنري کو تار دے دو ۔ میں
مختاروں کے پاس جاتا ھوں ۔ میں نے
اس ارنا بھینسہ سے سنتري واپس نہ لے
لي تو ھم کاھے کے ! یہ ھارن بلوئر —

[ اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے ]

تگني ناچ نچاؤں جب تو بات ھے ۔ اب
تو پھنسے ھیں !

پردہ گرتا ھے

## دوسرا سین

اُسي شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما - دیواروں پر کوئي تصویر نہیں ھے - صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں - نہایت امیرانہ مسہري - پردے پڑے ھوئے - بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسي قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کي جانب کھلتا ھے - داھنے جانب آگے بڑي کھڑکي جس میں توت کے کواڑے آئینہ جڑے ھوئے - دائیں جانب نیچے کو کچھہ ھٹے ھوئے ایک لکھنے کي میز - برقي روشني ھو رھي ھے -

کلو چائے پینے کے وقت کي ڈھیلي ڈھالي نفیس پوشاک پہنے ھوئے - بالکل ساکت زرد مسہري کے ایک سرے کے پاس کھڑي ھے - ھونٹھہ کھلے ھوئے ھیں - اور بالکل سامنے اس طرح دیکھہ رھي ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں - بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیتا ھے - آنے والي کلو کي نظر بچا کے جھانکتي ھے اور یک بارگي غائب ھو جاتي ھے - دروازہ

بھي بند هو جاتا هے – کلو اپنے هاتھ اُتھاتي هے اپني آنکھیں هاتھوں سے بند کر لیتي هے – پھر هاتھ چھوڑ دیتی هے اور اِدهر اُدهر دیکھنے لگتي هے – دفعتاً دروازہ کھتکھتاتا هے – جھٹ سے وہ اپني چارپائي پر جاکر لیٹ جاتي هے اور آنکھ بند کرکے چت پڑ جاتي هے –

کلو —

[ ضعیف آواز سے ]

آؤ، اند چلي آؤ -

[ اس کي خادمہ اندر چلي آتي هے – دبلي پتلي ستے هوئے بدن کي عورت جس کي عمر کا صحیح اندازہ لگانا دشوار هے – کالي پوشاک پہنے هوئے – وهي جس نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا – ]

کیا هے، انا ؟

آنا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائینگي ؟

کلو —

[ آنکھیں بند کئے هوئے ]

نہیں -

آنا — یہاں کچھ لے آؤں ، حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سي شامپین ( شراب ) لے آؤ -

[ خادمہ جو مسہري اور دروازہ کے بیچ میں کھڑي مسکراتي ھے – کلو بڑي پھرتی سے اس کي مسکراھٹ دیکھ لیتي ھے – ]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائي ؟ نہیں تو !

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[ غصہ سے ]

بھولي نہ بنو - تم کو مجھ پر ھنسنے کي تنخواہ ملتی ھے ؟

آنا —

[ بے حس ]

نہیں حضور ! ذرا سا تیل سر میں ڈال لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[ اپنا سر ھاتھ سے پکڑ کے ]

"	میرے سر کا درد نہ جائیگا -

آنا — تو آرام کیجئے - لیٹی رہئے - اس سے بہتر کوئی دوا نہیں -

کلو — گھنٹوں تو ہو گئے لیٹے لیٹے !

انا —

[ اپنی خاص طرز سے مسکراتی ہوئی ]

اور کیا ؟

کلو —

[ مسہری پر اُٹھ کے بیٹھ جاتی ہے اور جیسے ہمت کرکے ]

انا ، اس سے کیا فائدہ - آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجھے تاکنے کا کام سپرد ہوا ہے ؟ بھید لینا چاہتی ہے !

آنا — میں ! نہیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئي ہو - تمہاري حماقت کي
کوئي انتہا ہے ! آخر کیا، بھید ھي کیا ہے ؟

آنا — نہیں، حضور، بیھد کیسا ؟ لیکن اگر حضور کا
مزاج خوش نہ ہو تو اور کہیں تھکانا تلاش
کروں - اگر میں ایسے ھي بھید لیتي تو
کب کي نکل گئي ہوتي - یوں ھی نکال
دینا ہو تو کہ دیجئے - میں نے حضور
ایسي ایسي سرکاروں میں بندگي بجائي
ہے جہاں ایک دم کے لئے ان باتوں کي
گنجائش نہیں -

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مہینہ کا حساب مل
جائیگا - تم اپني راہ لو - اب بس زیادہ
بات چیت نہیں -

[ انا سر جھکا کر باھر چلي جاتي ہے - ]

[ کلو کراھنے کي آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا
منھہ چھپا لیتي ہے ]

کلو —

[ اُتھہ بیٹھتي ہے ]

کیا کہوں ! اگر اس آدمي سے ملاقات ہو
جاتي یا ڈاکر سے ملاقات ہو جاتي تو —

[یکبارگي اُٹھ کر کھڑي ہو جاتي ہے اور دروازہ تک
جاتي ہے پھر رک جاتي ہے اور مسہري کے پاس واپس
آتي ہے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ہے - اس
درمیان میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ہے – بالکل
آواز نہیں ہونے پاتي -]

رولف — درد سر اب کیسا ہے ؟

کلو — کنپٹیاں پڑي لپ لپ کرتي ہیں - آج
کچھ نہ کھاؤنگي -

رولف — کیا کرنا چاہئے ؟ میرے لائق کوئي
خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو — نہیں ' لڑکے -

[ یکبارگي اس کي جانب دیکھ کے ]

یہ ہل کریست لوگوں سے جھگڑا مجھے
نہیں بھاتا - تمہاري کیا رائے ہے ؟

رولف — جي مجھے تو سخت نفرت ہے اس تو تو

میں میں سے -

کلو — میرا خیال ھے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے میں شاید کامیاب ھو جاؤں - پانچ منٹ بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکٹر کے پاس تک لپک جاتے اور اس سے کہ دیتے کہ ذرا تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف — اور جو ابّا جان اور چارلی کو خبر لگ گئی ؟ ..........

کلو — میں جانتی ھوں ' لیکن جب تک تم سب لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں آ گئے تو کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ھوگی -

رولف —

[ تعجب سے ]

یہ تو ھے لیکن میں کہتا ھوں ...... آخر کیسے ؟ ..........

کلو — اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ہے پڑ جائے -
[ اپنی کلائی کی گھڑی دیکھتے ہوئے ]
کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکی پر ہم سے
ملیں ! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والی
پہلی بڑی کھڑکی پر !

رولف --- چارلی تو خفا نہ ہونگے ؟

کلو --- نہیں ، البتہ میں ان سے بتاؤنگی نہیں - وہ
اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے
کے پیچھے پاگل ہو گئے ہیں !

رولف --- اگر واقعی کوئی صورت ہو تو ..........

کلو ---
[ کھڑکی کے پاس جاکے کھڑکی کھول کے ]
اِدھر بلانا ، رولف اِدھر ! اگر تم نے پلٹ کے
کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب
سمجھونگی کہ ڈاکر آ رہے ہیں - اپنی
گھڑی ہماری گھڑی سے ملا لو -
[ اس کی گھڑی دیکھتی ہے ]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ........

کلو — اب وقت نہ گنواؤ ' جلدی جاؤ -

[ قریب قریب کھڑکی سے باہر اس کو ڈھکیل دیتی ہے — کھڑکی بند کر لیتی ہے ' پردہ گرا دیتی ہے اور گہرے خیال میں غرق کھڑی ہو جاتی ہے — پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹی بجاتی ہے - پھر لکھنے والی میز کے قریب داھنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتی ہے - ]

[ آنا داخل ہوتی ہے ]

کلو — اچھا ' اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں - خود جانا اور خود ہی دوا لانا -

آنا — بہتر ہے ' لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑی بہت موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے ہوئے ہیں -

کلو — ہاں ' لیکن بہت پرانے ہیں - میں نے دو کھائے ہیں - ان میں اب رہا ہی کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نهیں - جلدی
جاؤ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے!

انّا —

[ مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے ]

بہت اچھا، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نہیں هے؟

کلو — نہیں، مجھے دوا کي ضرورت هے، تمہاري
ضرورت نہیں -

[ انا باهر چلی جاتی هے ]

[ کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس میں ایک چورخانه هے - چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "دو تین سو" — نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتي ھے - چورخانہ بدستور بند کر دیتي ھے اور پہلے
کي طرح مسہري پر آکے لیٹ جاتي ھے - چت پڑي ھے -
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -
کلو اپني آنکھیں نہیں کھولتي اور تھوڑي دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے - اس کے بعد کہتا ھے - ]

**ھارن بلوئر —**

[ کسی قدر نرمي سے ]

کلو ، کیسي طبیعت ھے ؟

**کلو —** سر پھٹا جاتا ھے !

**ھارن بلوئر —** ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس
عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[ کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتي ھے ]

**ھارن بلوئر —**

[ خط پڑھتا ھے ]

" مجھ سے آپ کی بہو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بہت ضروری باتیں
کرني ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ
سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ
بات اس قدر اشد ضروري اور اهم ھے کہ
شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بھي ملتوي
نہ کرینگے - ،، آخر اس کا مطلب کیا ھے ؟
یہ محض مُنھہ آتا ھے ، یا جنون ھے ، یا
آخر بات کیا ھے ؟

کلو — معلوم نہیں -

هارن بلوئر —

[ بغیر ناخوشي کے ]

کلو ، اگر کوئی بات هو اس میں تو هم
سے بتا دو - منزل رهنما کے پاؤں کے نیچے
هوتي ھے -

کلو — اور تو کوئی بات نہیں - هاں ، البتہ —

[ جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي ھے ]

همارے والد صاحب دوالیہ هو گئے تھے - اسي
کو چاھے جو کچھہ کوئي کہے !

ھارن بلوئر — ھُنْھ ! کتنے ھي آدمي دوالیہ ھوتے
ھیں تو اِس سے کیا ھوتا ھے ؟ تم نے اپنے
خاندانی حالات بہت کم ھم سے بتائے
ھیں -

کلو — ھمارے والد کوئي بہت بڑے آدمي تو تھے
نہیں

ھارن بلوئر — تو اس میں تمہارا کیا قصور ؟ خیر ،
اگر اتنا ھي معاملہ ھے تو کوئي اندیشہ
نہیں ھے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود"
کے مارے اور ناک میں دم ھے ! میں نے
ایک کوڑا رسید کر دیا ھے - اب تلملا رھے
ھیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلي سے نہ کچھ کہئیگا ، کیونکہ بے وجہ
ان کو پریشانی ھوگي -

ھارن بلوئر — نہ ! نہ ! ھرگز نہیں ! اگر میں دوالیہ
ھو جاؤں تو چارلي کو بڑي پریشاني ھو —
ھے کہ نہیں ؟

[ ھنستا ھے اور معنی‌خیز انداز سے کلو کی‌طرف دیکھتا ھے - ]

تو اور تو کوئی بات نہیں ھے؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا ھوں -

[ کلو اپنا سر ھلاتی ھے - ]

کوئی شک و شبہہ تو نہیں ھے؟

**کلو —**

[ کوشش کرکے ]

اب اس کی تو بات ھی اور ھے، اور وہ من گھڑنت باتیں کہنا شروع کریں!

**ھارن بلوئر —**

[ جھگڑے کے خیالات میں مستو ]

اُوہ! لیکن اھانت و آبروریزی کا قانون بھی تو کوئی چیز ھے؟ اگر ھم سے داؤ پیچ کرینگے تو ھم ان کو لٹکا بھی دینگے - یہ بھی ھے!

کلو —

[ بزدلانہ انداز سے ]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسي طرح بند نہیں ہو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میري وجہ سے سب آن بن ہے ' مگر میں تو اُن سے بھول کے بھي نہیں ملنا چاھتي - ان کی صورت دیکھنے کي بھی روادار نہیں - اور ان کو اپنا گھر پسند ہے ' وہ اس پر جان دیتے ہیں - مجھے تو وہ لڑکي بھلي لگتی ہے - اور اس میں آپ کا کیا ہرج کہ اپني عمارت وہاں سے دو قدم ہٹا کے بنائي جائے ؟ کیا ہرج ہے ؟ جس طرح ہو آپ اس لڑائي کو ختم کر دیجئے خدا کے لئے ! ختم کر دیجئے ' روک دیجئے !

ھارن بلوئر — روک دیں ؟ اب تو خرید بھي چکے ! نہ ' نہیں ! اِن نا اھلوں نے میرے منھ لگنے کي کوشش کي تو اب ان کو بتا ھي دوں کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت ہے - اور ڈاکر کی تو شکل دیکھہ کے ہی میرے بدن میں جیسے آگ لگتی ہے !

کلو — ڈاکر غریب تو محض مختار ہے !

ھارن بلوئر — وہی بدمعاش تو اس تمام پریشانی کی جڑ ہے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ دوسروں کو کھانے دیں ! تم عورت ذات ہو، ان باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین بھی نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں نے حاصل کی ہے - یہ دیہاتی کیسی چکنی چپڑی باتیں بناتے ہیں جیسے کچھہ جانتے ہی نہیں - لیکن ان سے کچھہ حاصل کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ہے - کیا اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئی کسر اُٹھا رکھینگے ؟ ایک منٹ کی دیر نہ لگے - ہمارا اسباب اُٹھا کے پھکوا دیں - یہ اور کس کا کام تھا ؟ ذرا سی جائداد کے اتنے

دام اُنہیں کي وجہ سے تو لگانے پڑے ! سب
چھوڑ دو - اس خط ھي کو تو ذرا دیکھو -
خودغرض ، کمینے ، بدمعاش ، مکار کہیں
کے !

کلو — لیکن جھگڑے کي شروعات تو اُنھوں نے
نہیں کي ؟

ھارن بلوئر — کھلم کھلا نہیں کي - آڑ سے لڑتے رھے -
یہي تو ان کي چال ھے - جہاں دیکھئے
دھمکي ، جہاں دیکھئے دباؤ ! چار دن پہلے
کیا دولتمند ھو گئے جیسے آپے میں نہیں
رھے ! میں نے چاھا تھا کہ — خیر — طرح
دے جاؤں لیکن ان کي قسمت ھي میں
نہیں - میں کیا کروں ؟ اب میں بھي
ان کو مزہ چکھا ھي کے چھوڑونگا - وہ بھي
سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا ھے ! چمڑي
تو باقي نہ رکھونگا !

[ اپنے جذبات کي رو میں ھارن بلوئر کلو کے چہرہ
کي کیفیت دیکھنا بھول گیا - اس کے چہرے سے یہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے – پھر پھرتی سے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے – ]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی سوجھی! وہی آخری بولی! وہ تو بڑھتا ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو وہ ختم تھوڑا ہی کرتا!

[ کلو کی طرف دیکھ کر ]

ارے مجھے تمہارے درد سر کا تو خیال ہی نہیں رہا! چہ، چہ! اب تم آرام سے لیٹو چپ چاپ!

[ کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے ]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں؟

کلو — نہیں! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ہے! ذرا یہ کہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئی جگائے نہ -

ہارن بلوئر — اچھا، اچھا! میں اس خط کا
جواب لکھ دوں -

[ ہارن بلوئر کلو کی میز پر بیٹھ کے لکھنے لگتا
ہے - ]

[ کلو بہت پریشانی کی حالت میں مسہری سے چونک
کے اُٹھتی ہے گھڑی دیکھتی ہے پھر کھڑکی کی جانب
دیکھتی ہے - پھر گھڑی دیکھتی ہے - پھر چپکے سے
کھڑکی پر جاتی ہے اور آہستہ سے کھولتی ہے - ]

ہارن بلوئر —
[ خط کو ختم کرتے ہوے ]
ذرا سن لو!
[ مسہری کی طرف گھومتا ہے ]
آیں، تم کہاں گئیں؟

کلو —
[ کھڑکی پر سے ]
بڑی گرمی ہے!

**ھارن بلوئر** — دیکھو یہ لکھا ھے — " مکرمہ ! آپ
کوئي ایسي بات میري بھو کي نسبت
نہیں بتا سکتیں جس سے ھمارے بال
بچوں کي خوشي میں فرق آئے - میں
اس خط کو محض حماقت سمجھتا ھوں
اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وھاں
ھرگز نہ آؤنگا - — نیازمند — "

**کلو** —

[ سر کو بیحد پریشاني کے عالم میں ھلاکر ]

اُوھو ! — خیر !

[ دو بارہ گھنٹي بجتي ھے ]

**ھارن بلوئر** —

[ دروازہ تک جا کے ]

تم اب ذرا لیٹ رھو ، سو جاؤ - اگر نیند
آ جائے - میں کہ دونگا کوئي یہاں نہ آئیگا -
کل تک — خدا چاھیگا ! — طبیعت بالکل
صاف ھو جائیگي - اب جاتا ھوں - خوش

رهو ! خدا حافظ ! ichuotcchoofig

[ باهر چلا جاتا هے ]

[ دو ایک چکر کمرہ میں ٹہلنے کے بعد کلو پھر کھڑکی کے پاس پلٹ آتی هے اور وهاں قریب پردہ کی آڑ میں کھڑی هو جاتی هے - کواڑہ دروازہ کا ذرا ذرا سا کھلنا شروع هوتا هے اور انا اپنا سر اندر ڈالتی هے اور جھانکتی هے – یہ دیکھ کے کلو کہاں هے جھٹ سے اندر داخل هو جاتی هے اور بائیں جانب آڑ میں چھپ جاتی هے بہت جلدی کلو کھڑکی سے هٹ آتی هے اور دروازہ بند کر لیتی هے – ]

کلو —

[ آهستہ سے ]

آ جاؤ ' اندر آ جاؤ -

[ وہ دروازہ کی طرف جھپٹ کر بند کر دیتی هے - ]

[ ڈاکر کھڑکی سے هو کر اندر آ گیا اور اس کی طرف آدھی مسکراهٹ سے دیکھنے لگا - ]

ڈاکر — کیا هے ' چھوٹی بیگم ؟ مجھے کیوں یاد کیا ؟

[ اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھہ ھونے پر کلو
کے طور طریقة میں ایک خاص تبدیلي نمایاں ھوتي ھے -
اس کي آواز بھي مختلف ھو جاتی ھے - ایک قسم کي
آزادي اور یگانگت سي معلوم ھوتي ھے - لیکن بہت
آھستة سے بولتي ھے - ]

کلو — بڑي غلطي کر رھے ھو!

ڈاکر —

[ دانت نکال کے ھنستا ھے ]

جي نہیں! میں صورت تو کبھي کسي کی
بھول ھي نہیں سکتا -

کلو — نہیں ، مان جاؤ -

ڈاکر —

[ واپس جانے کے لئے منھہ پھیرتا ھے - ]

تو اگر صرف اتني سي بات تھي تو مجھے
کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں ، جاؤ نہیں -

[ ھلکا سا تبسم کرتے ھوے ]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ھو - شرم نہیں
آتي ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ھے ؟ کون کھیل ھے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جي نہیں ! اِسے کہتے ھیں "معاملہ"

کلو —

[ جل کے ]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتي ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاري
تقدیر !

کلو —

[ ھاتھ میں ھاتھ باندھ کے ]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ھے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ھو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے ! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر
ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں ! پھر
کیا کہنا ہے ! مگر ایک بات تو خیال
کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی
کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں --
جیسی کرنی ویسی بھرنی ! میں تمہارے
خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی
ہے جو پچھلے دو مہینہ سے، آپ لوگوں نے
مجھے نہ دی ہو ' نگاہوں سے دیکھتے ہیں
جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو
صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے !

کلو — خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں
ہیں !

[ دانت نکال کے ہنستا ہے ]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی
نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے ' جب تو تم

ھارن بلوئر کی بھی اماں ھو جاؤگی - •

کلو —

[ مسکین انداز سے اپنے ھاتھ بڑھا کے ]

کیوں پیچھے پڑے ھو؟ آخر اس سے فائدہ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتی ھے -
انصاف شرط ھے! انصاف شرط ھے!!

ڈاکر —

[ ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے ھوئے ]

اس سے کام نہ چلیگا، یہ کوشش ھی بیکار ھے -

کلو — آخر ساری زندگی ھماری روتے ھی تو کٹتی ھے -

[ ڈاکر اپنا سر ھلاتا ھے - اس کی ھنسی غائب ھوچکی - اور بالکل لکڑی کے گڈے کی طرح بیٹھا ھے ]

کلو —

[ ھانپتی ھوئی ]

خدا کے لئے رحم کرو! تم نے بھی تو

کسي کو چاها هے ؟ کیا میں جانتي
نہیں ؟ - اسي کے صدقے !

ڈاکر — نہیں ! یہ سب فضول هے - هماری شطرنج
میں تم ایک مُہرہ هو - اور تمهاري شه مات
هوگي -

کلو —

[ مایوس هوکے ]

تو تم سے کیا واسطه ؟ تمهارا کیا بگڑیگا —
کیا بنیگا ؟

[ شیرني کي طرح تیور بدل کے ]

دیکھو مجھ سے نہ بھڑو ' میں دشمني پر
آ جاؤنگي تو غضب ڈهاؤنگي - میں نے
بھي دنیا بہت دیکھي هے - دیس دیس کا
پاني پي کے آئی هوں تو کیا ؟ آے هے
چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور
میں تو پھر عورت هوں — اچھي طرح
سوچ لو -

ڈاکو —— تو بس ٹھیک ہے ! اس طرح پیں پیں
روئے سے تو مجھے تمہارے مُنھ دھمکی
زیادہ پسند ہے - دھمکی ہي سے ختم ہے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ہماري
تمہاري ملاقات سرائے میں ہو چکي ہے -
اور یہ تو کھوگي ہي کہ نہیں ؟ یا یہ
کہ دینا کہ ———

کلو —— خبردار ! خبردار !!

[ اپني جیب سے نوٹ اور موتي نکال کے ]

یہ دیکھو کل یہي میري زندگي کي کائنات
ہے - کوئی ہزار کے تو صرف موتي ہیں -
یہ سب تمہاري نذر ہیں -

[ اس کي طرف پیش کرکے ]

لیکن اب مجھ پر رحم کرو - کیا کہتے
ہو ؟ بولو کیا کہتے ہو -

ڈاکو ——

[ ہونٹھ چاٹتے ہوئے – بےرحمانہ ہنسي ہنستے ہوئے ]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کُتا ھوں - کتا ھي کہ لو ' لیکن
میري وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ھیں اس کي گاتے ھیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو — [ بے قابو ھوکے ]
تم جانور ھو! نہ رحم ھے تمہارے مزاج
میں نہ حیا ھے ' کم ظرف! بزدل! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ھے! جانتے نہیں! خوب
جانتے ھو میں پاگل ھي ھو جاؤں تو
تجھے کیا ؟ جانور کہیں کا -

ڈاکر — بات نہ بڑھاؤ ' بات بڑھ جائیگي تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگي ؟

کلو — اس طرح کسي عورت کے پیچھے پڑنا چاھئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ھو گیا ؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتي هو کہ جھگڑے میں
تو همیشہ کمزور هی مار کھاتا ھے - کمزوري
میں غصہ مار کھانے کي نشاني مثل
مشہو ھے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[ گھور کے نظر جماکے دیکھتي ھے ]

تمہارے کوئي ماں بہن هیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسي دن کہ محبت کي
بنیاد کچے دھاگے پر هوتي ھے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھي پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے هیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھي اپنے کو آدمي کہتا ھے کہ
میں آدمي هوں !

ڈاکر —

[ دانت نکال کے هنستے هوئے ]

جواب تلخ مي زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کی ہر گالی
پر سو سو جوبن نکلتے ھیں!

[کلو کا غصہ جتنی جلدی تیز ھوا تھا اُتنی ھی
جلدی ڈرو ھو گیا - مسہری پر لیٹ جاتی ھے ' کانپتی
ھے اور پھر ادھر اُدھر دیکھہ کے ڈاکو کی طرف
دیکھتی ھے - ]

کلو — پھر آخر کیا لوگے کہ ھم کو برباد نہ کرو -
کچھہ معاوضہ کافی ھوگا کہ کچھہ نہ کافی
ھوگا -
میری زندگی کو — مجھہ کو تباہ نہ کرو!

[ میں خود حاضر ھوں ]

ڈاکو —

[ پیشانی کا پسینہ پونچھتے ھوئے ]

اب کہی ھے بات معرکہ کی! یہ البتہ
کچھہ معاوضہ بھی ھے -

[ کھڑکی کی طرف پلٹ جاتا ھے ]

اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
ھے ' تمہارے سر جائیگی ' اور ضرور جائیگی -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں ، تم جو کچھ بھی
پیش کرنا چاہتی ہو میں کچھ نہیں
چاہتا -

[ پیشانی پونچھتے ہوئے ]

ہائے ، پھر طبیعت لوٹ پوٹ ہوئی جاتی ہے !
لیکن ، نہیں ، اب جانے بھی دو -

[ کلو اب اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیتی ہے ]

رو نہیں ، سنبھالے رہو اپنے کو - میں جاتا
ہوں - خدا حافظ !

[ کھڑکی سے باہر نکل جاتا ہے ]

کلو —

[ جلدی سے اُٹھ کر ]

ہائے یہ کیا ہوا ؟ چوھا - شکار پھندے
میں پھنس گیا ! ہائے !

[ کھڑی ہو کے سنتی ہے - جلدی سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتی ہے اور واپس آکے مسہری
پر لیٹ جاتی ہے اور آنکھیں بند کر لیتی ہے - چارلس

بہت آہستہ سے آتا ہے اور اس کے اُوپر جھک کے
دیکھنے لگتا ہے کہ آیا سو گئي یا جاگتي ہے – کلو اپني
آنکھیں کھولتی ہے – ]

چارلس — کلو ' کیسي طبیعت ہے ؟ کہو نیند
آئي ؟

کلو — ہآ ...

چارلس —
[ مسہري کي پٹي پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے
ہوے ]
پیاری ' طبیعت کیسي ہے ؟

کلو — ہاں ' پہلے سے تو اچھي ہے -

چارلس — شکر ہے ! — ذرا سا شوربہ ؟

کلو —
[ کانپتی ہوئي ]
نا — نا !

چارلس — آخر یہ تمہیں سر کا درد کیسے ہو جاتا
ہے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمہاري

طبعیت جب دیکھو خراب هي رهتي
هے -

کلو — اور تو کچھ وجه نہیں معلوم هوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ، اپنا پاؤں بھاري
معلوم هوتا هے -

چارلس — آیں ! کیا سچ مچ — قسم خدا کی ؟
سچ - کہو -

کلو —

[ سر هلا کے ]

کیا تم کو بڑي خوشي هوئي!؟

چارلس — کیوں ؟ خوشي کیوں نه هو ؟ بڑے صاحب
تو بہت هي خوش هونگے -

کلو — دیکھو! ابھی اُن سے نه کہنا - ان کو نه معلوم
هونے پائے !

چارلس — خیر !

[ اس کو هم آغوش کرتا هے ]

تم نے تو غضب کر دیا ! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[ کلو منھہ اُونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ہے - ]

ارے تمھارے بدن سے تو شعلے نکل رہے ہیں ' اور تم کہتی ہو کہ ہلکی سی تپ ہے تم کو ؟

کلو --

[ ہنس کے ]

تعجب ہے ! چارلی ' بھلا تم مجھ سے محبت کرتے ہو !

چارلی -- اچھا ' تمہیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتی ہو ؟

کلو --

[ اس کے بازو پر تکیہ کرکے ]

بھلا جو کوئی جھوٹی سچی باتیں ہمارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو ؟

چارلس -- یہ کمبخت ہل کرایست ! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رہے ہیں ؟ اس کا کیا
مطلب ہے ؟ جب میں نے ان کو وہاں
دیکھا تھا بڑی مشکل سے میں نے موقع
بچایا -

کلو --

[ دزدیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتی ہے - ]

اب تو میں اس حالت میں ہوں - میں
یوں بھی کسی کام کی نہیں - ذرا سی بات
میں طبیعت اُلجھنے لگتی ہے -

چارلس -- اور کیا کچھ ہم لوگ بھول جائینگے ؟ --
بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں
کہ وہ بھی یاد کریں !

کلو -- یہی تو اِن چھوٹی چھوٹی جگہوں میں اور
مصیبت ہے - میں کہتی ہوں لیکن آخر
ان کا مکان غارت کرنے سے حاصل ہی
کیا ہے ؟

چارلس -- وہ کمبخت عورت کبھی بولی تھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پنخ نکالتي رهتي هے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ ڈرتي هوئي ]

اُنْهہ ! — هوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدھر دیکھو اُدھر دشمن '
جدھر دیکھو اُدھر دشمن ! میرا تو جیسے
جي ڈرتا هے ! میں —

چارلس — کیوں پیاري ' آخر یہ کیا هے ؟

[ غور سے اس کي جانب دیکھتا هے ]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے هے اُسي
حالت........ کي وجہ سے !

[ یکبارگي ]

چارلي ' میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم هے ! میري جان
کی قسم هے !

چارلس —

[ اس کے بازو تھپک کر ]

آرے ' آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا
بتنگڑا بنانے کی جیسے عادت ہے ! ذرا تھیک
غور تو کرو - والد صاحب نے نو ہزار پونڈ
ان کو چھپانے کے لئے دئے ہیں اور تم
ایسی عورت کی طرفداری کرتی ہو ! جس
نے تمہاری بے عزتی کرنے میں کوئی کسر
نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی
ہے نہ معاملہ داری ! اپنی عزت بھی تو
کوئی چیز ہے ؟ خودداری بھی تو ہونی
چاہئے آدمی میں -

کلو —

[ ہانپ کے ]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ہے -
میں تو جھگڑے بچانا چاہتی ہوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ہوتی

هو تو میں تم کو تبدیل آب و هوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
ھی چاهئے -

کلو —
[ سوچتی ہوئی اور ترشروئی سے ]
نہیں، اس سے کیا هوتا ہے؟ میں یہ تھوڑی
ھی چاهتی هوں!

چارلس — آیں، آیں! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
هو گئیں!

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمہاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس — دیکھو کلو، آخر پس پردہ اس میں
راز کیا ہے؟

کلو —
[ آهستہ سے ]
پس پردہ ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن کسی کے سر پر آ جاے - ارے ' میں تو کہتا ہوں ' ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واٹر سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسي کام کا رہ جائے جب ہي کہنا - چمني ۳۰۰ قدم کي کون کہے ٹھیک ان کے سر پر جڑي جائیگي - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رھیگا - یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائي تو دیگي نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ رلیاں ھونگي - جب تک یہ قحبہ یہاں رھیگي جب تک یہ کچھ نہ ھونے پائیگا - بس اب اسي کي دیر ہے کہ دم نہ لینے پائے کمبخت !

کلو —

[ ھاتھ سے اشارہ کرکے ]

اچھا ' اب میں سمجھي -

چارلس --

[ دوبارہ اس کي طرف دیکھتے ھوئے ]

کلو، اگر تمھارا یھي انداز قائم رھا تو میں
سمجھونگا کہ دال میں کچھہ کالا ھے -

کلو --

[ بہت آھستہ سے ]

چارلي !

[ چارلي اس کے پاس آ جاتا ھے ]

مجھے پیار کر لو -

چارلس --

[ پیار کرتا ھے ]

کیا ھے پیاري ؟ مجھے معلوم ھے کہ عورتیں
اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے
لگتي ھیں - تم سو رھو، بس !

کلو -- ابھي تم نے کھانا بھي نہیں کھایا --- کہ کھا
چکے ؟ جاؤ اور میں بھي سو رھونگي -
لیکن میري محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاهے کم کروں ؟

[ چارلس دوبارہ چمٹا کے بوسہ لے رہا هے کہ اتنے میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتي هے اور باهر نکل جاتي هے – لیکن اتنے میں دروازہ سے چڑ مڑ کي آواز آتي هے اور وہ دوبارہ بند کر دیتي هے – ]

کلو —

[ زور سے چونک کر ]

کون هے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون هے ؟ کہاں کون هے ؟ تم کو وهم هے !

کلو —

[ آهستہ سے ذرا هنس کے ]

کیا جانے ؟ چارلي ، جاؤ - یہ سر کا درد ذرا کم هو جائے تو میں ابھي اچھي هو جاؤں -

چارلس —

[ اس کي پیشاني کو آهستلا سے پیار سے تهپک کر اور اس کي طرف مشکوک انداز سے دیکھکر ]

تم سو جاؤ ' میں سویرے هي آؤنگا -

[ پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي طرف منهم کرکے بوسلا کا چٹخارہ لیتا هے — جب چارلس چلا جاتا هے تو اُتهم کے تهیک اسي انداز سے کهڑي هو جاتي هے جیسے ابتدا میں کهڑي هوئي تهي — خیالات میں منہمک مستغرق — دروازہ کهلتا هے اور خادملا پهر اِدهر اُدهر جهانکتي نظر آتي هے — ]

پردہ گرتا هے

# تیسرا ایکٹ

## پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو ھل کرایست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آکے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رھي ھے-

جل ---

[رولف سے کہتي ھے جو اب تک نظروں سے اوجھل ھے]

چلے آؤ ، کوئي نہیں ھے -

[اتنا کہ کے کمرے کے اندر چلي جاتي ھے - رولف باغ سے آکے اُس کے پاس پہنچ جاتا ھے -]

رولف --- جل ، میں تم سے یہ کہنے آیا ھوں کہ کیا ھم لوگوں کو ........

[جل سر ھلاتي ھے]

کل ملنے آنا چاھئے تھا ' یہ تو کچھ الول جلول سي بات ھے -

جل -- ھم نے شروع نہیں کیا ' شروع تو آپ کي طرف سے ھوا تھا -

رولف -- بات تو تم سمجھتي نہیں ھو! اگر تمہارا والد صاحب کا سا حال ھوتا کہ خود ھي --

جل -- مجھے تو سخت افسوس ھوتا!

رولف --

[پھنکارنے کے انداز سے]

بھلا اور کوئي ایسي باتیں کرتا تو مضایقہ نہ تھا - جل ' تم سے تو ایسي اُمید نہ تھی! بھلا والد صاحب کي طرح کوئي رفاہ‌عام کرے تو معلوم ھو - وہ سمجھتے ھیں کہ ھم بھي کچھ ھیں تو کیا بیجا ھے ؟

جل -- اور ھم سمجھتے ھیں کہ وہ بالکل سور ھیں ' تو کیا بیجا ھے ؟ معاف کیجئیگا -

رولف -- اگر یہ بقاے اصلح کا اصول صحیح ھے تو .........

جل — وہ چاھے اصلح ھوں لیکن ان کو بقا میسر
نہ ھوگي -

رولف —

[ بے توجہي سے جو انہماک کي وجہ سے ھے ]
معلوم تو ایسا ھي ھوتا ھے -

جل — تو یہي کہنے آئے تھے ؟

رولفؔ — نہیں، میں کہتا ھوں، اگر ھم لوگ مل
جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ھو
جائینگے ؟

جل — ھمارا ملنے کو جو جي نہیں چاھتا !

رولف — ھاتھ میں ھاتھ، تو ھم لوگ ملا چکے
ھیں، اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل — لڑائي میں مٹھائي نہ پھلیگي، رنج
بڑھیگا -

رولف — میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ھے -

چل — صبر کرو ! رنج بھي هو جائیگا ' جلدي
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[ بہت توجہ کے ساتھ ]

اچھا ' کلو والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے هي سے سمجھتا هوں کہ آپ کي والدہ
کا رنگ کلو کي جانب سے ........

چل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگماني هے -

[ چل هنستي هے ]

ممکن هے کہ کلو تمہارے هم پلہ نہ هو '
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئي بیگماتي
شان هي نہیں هے ؟

چل — اپني چونچ بند رکھو تو بہتر هے -

رولف — وہ تو همارے والد صاحب پہلے هي کہہ
چکے هیں - اُس دن جب کلو تمہارے یہاں

آئي تھیں ' نہ تمھاري والدہ اس قدر
بیہودہ برتاؤ کرتیں نہ والد صاحب اور
چارلي اتنے ناخوش ہوتے !

[ جل سیٹي بجاکے گانا گاتي ہے — "تمہیں یاد
ہو کہ نہ یاد ہو" ]

[ کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گھورتے ہوئے ]
کیوں جل ' یہ سیٹي بجانے کا معاملہ
ہے ! کیوں ؟

جِل — نہیں تو !

رولف — صاف کیوں نہیں کہتیں کہ چلے جاؤ ؟
میں چلا جاؤں -

جِل — بہتر ہے -

رولف — بہتر ہے تو بہتر ہے ! تو کیا بس اب کے
بچھڑے ملینگے حشر کے دن ؟

جِل — مجھے تو حشر میں بھی ملنے کي اُمید
نہیں ہے -

[سیدھے رولف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے
دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے !

جل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھی ھوا
کرتا ھے -

رولف — لیکن جتنی ھی ایسی باتوں کی کمی
ھو سکے بہتر ھے -

جل —
[غصہ سے جھڑک کے]
تو آپ لکچر نہ جھاڑئیے - مُلا نہ بنئیے -

رولف —
[بہت برا مان کے]
نہیں لکچر میں کیا جھاڑونگا ! میں مُلا نہ
بن رھا تھا لیکن پھر بھی دوستی کے لئے
دل نہیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پہلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت
جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو، جل -

جل — کیسی وسعت نظر؟ ہم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست ہیں - اور کیوں نہ ہوں؟

رولف — توبہ، توبہ! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسی بات میں اچھائی نظر ہی
نہیں آتی - وہ سبق تو آپ کے والد صاحب
ہی نے سکھایا ہے — "ہر شخص اپنی چال
میں"! اور اسی میں بھلا ہوتا ہے - اچھا
بس خدا حافظ!

رولف — جل! جل!

جل —

[ اپنے پیچھے ہاتھ باندھ کے گنگناتی ہے ]

رہئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہمنفس کوئی نہ ہو اور ہمزباں کوئی نہ ہو

رولف — کاہے کو جل، کاہے کو؟

[ دلشکستہ انداز سے بائیں جانب بڑی کھڑکی سے باہر
نکل جاتا ہے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
ہے ہاتھ باندھے کھڑی اور ہونٹھ کانپ رہے ہیں ]

[ بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے ]

فیلوز — مس صاحب، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان اور تشریف لائے ہیں -

جل — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[ فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے ہیں - ]

فیلوز — تو حضور، میں بیگم صاحب سے عرض کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں - صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[ بائیں سے چلا جاتا ہے ]

[ تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں - اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں - ]

ڈاکر — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی بتا دینا -

[ دوسرے اجنبي سے ]

تم تو اس عورت سے ذاتي طور سے واقف
هو ؟

دوسرا اجنبي -- اور آپ کیا سمجھتے هیں ؟ میں
بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار
کرتا ! جب یه تشریف لائي تھیں تو بڑي
سفارشوں سے آئي تھیں اور اپنا کام بھي
خوب کرتي تھیں - دوپاگے لگے هوئے تھے -
کیوں جارج ' هے کہ نہیں ؟

پہلا اجنبي — هم لوگوں نے دو مرتبه حاضري اور
خدمتوں کا معاوضه خود دیا هے -

دوسرا اجنبي — میں دیکھتے هي پہچان لونگا -
وہ تو خوبصورت سي عورت هے ' چہرہ پر
ایک آب تاب ایک خاص نمک هے - اب
کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑي هي بدل
گئي هوگي !

پہلا اجنبي -- هیں اس معامله کو طشت از بام

" 　کرنے کي ضرورت کیا ھے ؟

ڈاکر — طشت از بام کرنا ضروري نہیں ھے ' صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور --- وھی مثل ھے - اور وہ آدمي ھے بے تحاشا گدّےباز - نشانہ خالي نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ " لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبي — اور ھم لوگوں کا وقت تو فاضل ھي ھے گویا کہ یہاں دوڑے پھر رھے ھیں !

ڈاکر —

[ پہلے اجنبي کی جانب سر ھلاتے ھوے ]

جارج کو سب حال معلوم ھے - وہ سب ٹھیک ھو جائیگا - تم مطمئن رھو - میں تم کو اطمینان دلاتا ھوں - ساري ذمہداري میرے سر ھے -

دوسرا اجنبي — اگر اُس عورت کي شادي ھوچکی ھے تو میں خواہمخواہ کو اس کي زندگي برباد بھي کرنا نہیں چاھتا -

ڈاکر — نہیں ' اُس کو نقصان کوئي نہیں پہنچانا چاھتا - اس سے کسي کو خصومت نہیں ھے - میں تو صرف ھارن بلوئر کو دبوچ لینا چاھتا ھوں - اور جب تک توبہ نہ کریں چھوڑنا نہیں چاھتا -

[ یہ دونوں شخص ایک دوسرے سے کسي قدر ھٹ جاتے ھیں اور بیگم ھل کرایست داھني جانب سے آتي ھیں - ]

ڈاکر — آداب عرض ' بیگم صاحب ! یہ وھي میرے رفیق شریک ھیں - ھارن بلوئر صاحب بھي آ رھے ھیں -

بیگم ھل کرایست — ھاں ' گیارہ بجے آتے ھیں - مجھے دوسرا خط لکھنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نہیں ھیں ؟

بیگم ھل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکٹر —

[ سر ھلاتے ھوئے ]

ھمارے دوست وھاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ھیں -

[ داھنی جانب کو اشارہ کرکے ]

بیگم ھل کرایست —

[ اجنبی اشخاص سے ]

آپ ادھر تشریف رکھیں !

[ دروازہ کھلے کھڑی رھتی ھے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ھیں ]

ڈاکٹر —

[ دستاویز دکھاتے ھوے ]

میں نے یہ مسودہ بنوا لیا ھے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ھے - بڑی پھرتی سے کام
ھوا - اس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ہے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذی ہارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگی
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پڑوس بھی تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ہے -

بیگم ہل کرایست — لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ہر وقت ہمارے امکان میں رہیگا -

ڈاکر — ہاں، یہ تو ٹھیک ہے - لیکن کون جانے کل
کیا ہوتا ہے - اور کس کس بات کا آپ
ثبوت دیتی پھریںگی؟ اور ایسے آدمی کا
اعتبار ہی کیا ہے؟ میرے اوپر تو خار ہی
کھائے ہے، یہ تو مجھے خوب معلوم ہے -

بیگم ہل کرایست —

[ غور سے ڈاکر کی طرف متوجہ ہو کے ]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہی ہوگا کہ —

ڈاکر — ہاں، پھر تو مجبوری ہے - اور میں اُس کو نقصان پہنچانا چاہتا بھی نہیں - لیکن یہ میں نے اس لئے کہہ دیا کہ کس کس کی زبان پر آپ مُہر لگائینگی ؟

بیگم ھل کرایست — ہاں، اب اس کی کون سی ذمہ داری ہو سکتی ہے ؟

[ آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے — اور دونوں سے کوئی بھی دوسرے کی نگاہ کو منظور نہیں کرتا - ]

آ تو رہا ہے کوئی موٹر - اس گاڑی میں خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتنی بھڑ بھڑ تو کوئی گاڑی نہیں کرتی -

ڈاکر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھٹ پھٹائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب تک نہ مانئیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[ دستاویز اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے ]

اگر کارخانہ نہیں کھولتا ہے تو سنٹری
اس کے کس کام کی ہے - میرا تو خیال
ہے کہ وہ بھی سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوتی ہی بھلی جو کچھ بچ جائے
غنیمت ہے !

[ بیگم ہل کرایست اپنا سرخم کر لیتی ہے - فیلوز
بائیں سے داخل ہوتا ہے - ]

**فیلوز —**

[ معذرت کے انداز سے ]

ھارن بلوئر صاحب آئے ہیں - کہتے ہیں
کہ بلانے سے آئے ہیں ' وعدہ ہو چکا ہے
ملنے کا -

**بیگم ہل کرایست —** ہاں درست ہے -

[ ہارن بلوئر اندر آتا ہے اور فیلوز باہر جاتا ہے ]

**ھارن بلوئر —**

[بغیر سلام بندگی کے ]

میں صرف یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ہے ؟

[ دونوں خط جیب سے باہر نکالتا ہے ]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ہم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

بیگم هل کرایست — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ہے - یہ تو میرا جانا ہوا ہے -

هارن بلوئر — ڈاکر کو معلوم ہے ؟ خیر ' آپ نے دوسرے خط میں لکھا ہے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ہے - میں بہو کو بھي ساتھ ہي لیتا آیا ہوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ' ورنہ بہو کے منھ پر کہنیگا کہ مجھکو مغالطہ دیا ہے -

[ کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ہے ]

بیگم هل کرایست — هارن بلوئر صاحب ' میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں ، اس کے بعدؔ ہم
لوگ بہو رانی کے منھ پر کہنے کو تیار
ہیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ
ہے - ہم کچھ آپ کو خواہی نخواہی
نقصان نہیں پہنچانا چاہتے -

**ہارن بلوئر** — خیر، شکر ہے ! اچھا ، میں سنوں تو
کہ آپ نے کون کون سی دروغ‌بیانی یہاں سن،
رکھی ہیں یا گڑھ رکھی ہیں - آپ نے
اور ڈاکر صاحب نے مل کے - قانون بھی ہے
ایسی توہین و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ
کو یاد رکھنا چاہئے - میں باز نہیں رہونگا
یہ واضح رہے -

**بیگم ہل کرایست** — ہارن بلوئر صاحب ، قانون طلاق
سے بھی آپ واقف ہیں کہ نہیں ؟

**ہارن بلوئر** — جی نہیں !

[ بہت پریشان ہوکر ]

یعنی ؟

بیگم ہل کرایست — اتنا تو معلوم ہي ہوگا کہ
بدچلني سے طلاق ہوتي ہے اور مقدمہ
بازي لازم آتي ہے -

ہارن بلوئر — ہاں ' میں جانتا ہوں - آخر بات کیا
ہے ؟

بیگم ہل کرایست — جب مقدمہ چلتا ہے یا چلنے
کو ہوتا ہے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي
ہے اکثر ہوتل میں اجنبي عورت کو ساتھ
لے کے جاتا ہے - مجھ کو نہایت افسوس کے
ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کي بہو راني
شادي سے پہلے اسي معزز خدمت پر
ممتاز تھیں - لوگ تکے دے کے اُن کو
تیکا لے جاتے تھے -

ہارن بلوئر — خدا کي مار !

ڈاکر —

[ جلدي سے ]

سب ثابت ہو چکا ہے — لفظ لفظ !

**هارن بلوئر** — جھوتے زمانے کے ! ایسي غلط بیاني
کرکے جان چھڑانا چاھتے ھیں - زبان نہ
جل گئي ایسي کفر کي باتیں کہتے !
ڈاکر ' بچا اگر عدالت فوجداري میں
تم کو نہ رگیدا هو تو بات نہیں !

**ڈاکر** — ابے چل مردود ! کل دیکھا تھا کون صاحب
میرے ساتھ تھے ؟ وهي ھیں جو آپ کي
بہو سے یہي خدمت لے چکے ھیں -

**هارن بلوئر** — یہ گڑھنت ہے ' سازش ہے !

**بیگم هل کرایسٹ** — تو اس میں بات هی کیا ہے ؟
بلا لیجئے اپني بہو کو !

**هارن بلوئر** —
[ پہلے پہل خطرہ میں پھنس جانے کا احساس کرتے
هوئے ]
بے غیرت ! جھوتے ! بے ایمان !

**بیگم هل کرایسٹ** — اگر یہ بات ہے تو ابھي صاف
هو جائیگا ' دودھ کا دودھ پاني کا پانی

ابھي ھوا جاتا ھے - بلا لو اپني بہو کو !

ھارن بلوئر —

[ یہ دیکھہ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ھوتا سننے والوں پر ]

میں ابھي بلاتا ھوں - سراسر بہتان !

بیگم ھل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت ھو !

[ ھارن بلوئر کھڑکي سے باھر چلا جاتا ھے - ڈاکر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا ھے - دروازہ ھول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا ھے - بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھہ تر کر رھي ھے اور رومال بار بار منھہ پر پھیر رھی ھے ھارن بلوئر واپس ھوتا ھے - آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو ، سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار ھے ]

ھارن بلوئر — اچھا ، اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے ھیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

ھارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتي تھیں ! میرا تو دل قبول نہیں
کرتا - معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں !

کلو — اچھا ! اچھا ' کیا ہوا ؟

هارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو
مردوں کے ساتھ جاتي ہے جب وہ طلاق
دلوانے جاتے ہیں -

کلو — کون کمبخت کہتا ہے ؟

هارن بلوئر — یہ بڑي بي کہتي ہیں ' اور ان کے
یہ دونوں کُتے کہتے ہیں !

کلو —

[ بیگم هل کرایست کي طرف منھہ کرکے ]

کیوں ؟ یہی کہنا شرافت ہے — کیوں ؟

بیگم هل کرایست — سچ ہے یا جھوت ' یہ بتاؤ
پہلے !

کلو — جھوت !

ھارن بلوئر —

[ سخت غصہ سے ]

میں تو کہتا تھا ' تم کو دونوں کو ان کے
پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر —

[ داھنی طرف کا دروازہ کھول کے ]

چلے آئیے !

[ پہلا اجنبی اندر آتا ھے - کلو گویا سخت کوشش
کرکے جو بالکل واضح ھو جاتی ھے اس سے مقابلہ کرنے
کو کھڑی ھو جاتی ھے - ]

پہلا اجنبی — کہئیے بیگم وین صاحبہ ' کیسا مزاج
ھے ؟

کلو — میں تم کو نہیں پہچانتی -

پہلا اجنبی — ھاں ' آپ کا حافظہ کچھہ خراب معلوم
ھوتا ھے - کل تک تو خوب چاھتی تھیں
آج بھول گئیں — ایک ھی دن میں ! وہ
ایک دن ھوا یا تین سال ھوئے ایک ھی
بات ھے -

کلو — تم ہو کون آخر ؟

پہلا اجنبي — کا ہے کو ؟ — کا ہے کو ؟ اب کھل جاؤ - کسٹر والے مقدمہ کو بھول گئیں !

کلو — میں کہ چکي کہ میں تم کو نہیں جانتي -

[ بیگم ہل کرایسٹ سے ]

تم یہ ناگن کب سے ہو گئیں ؟

پہلا اجنبي — تو کیا مجھے آپ کي یاد داشت تازہ کرني پڑیگي کیا ؟

[ اپنا نوٹ بک نکالتا ہے ]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو ہوٹل میں - اسي طرح ۱۰ اکتوبر کو پھر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[ ہارن بلوئر سے ]

آپ ذرا اِن اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح اندراجات ھیں -

[ ھارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ھے لیکن پھر ٹھہر جاتا ھے اور کلو کي جانب دیکھتا ھے ]

کلو —

[ مرگي کي سي کیفیت سے ]

جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبي — کیوں بنتي ھو؟ ھم کچھ تمھاري عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ھیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ برداشت نہیں کر سکتي -

بیگم ھل کرایست —

[ دبي زبان سے ]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھوڑاتي ھو؟

کلو — بہتان ! سراسر بہتان !

ھارن بلوئر — کبھي تم کو ویں بھي کہتے تھے ؟

کلو — نہیں، کبھی نہیں -

[ کھڑکي کي طرف جانے کو بڑھتي ھے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکر کھڑا ھے ٹھہر جاتی ھے - ]

پہلا اجنبي —

[ داھنے کو جو دروازہ ھے اس کو کھول کے ]

هنري، چلے آؤ -

[ جلدي سے دوسرا اجنبي شخص داخل ھوتا ھے - اس کو دیکھ کے کلو کے رھے سہے حواس جاتے رھتے ھیں - ھاتھ پھیلا دیتي ھے، ھانپنے لگتي ھے اور بائیں جانب سراسیمہ گر پڑتي ھے - اپنا منھ دونوں ھاتھوں سے چھپاکے کھڑي ھو جاتي ھے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ھو جاتا ھے کہ ھارن بلوئر ست پڑتا جاتا ھے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ھیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھ پونچھنے لگتا ھے - ]

ڈاکر — اب یقین آیا کہ اب بھي نہیں ؟

ھارن بلوئر — ان لوگوں کو یہاں سے ھٹا دو -

ڈاکر — اگر اب بھي کچھ کسر باقي ھو تو اور

شہادت حاضر ہے - دفتر کا دفتر شہادت
کا ہے -

**ہارن بلوئر —**

[ کلو کی طرف دیکھتا ہوا ]

نہیں ' کافی ہے ! ان لوگوں کو باھر لے جاؤ -
مجھکو اور کلو کو یہاں تنہا رہنے دو -

[ ڈاکر داھنی جانب سے اُن لوگوں کو باھر لے جاتا
ہے - بیگم ھل کرایست ہارن بلوئر کے پاس سے کھڑکی پر
چلی جاتی ہے - ہارن بلوئر ایک دو قدم کلو کی جانب
بڑھتا ہے - ]

**ہارن بلوئر —** میرے خدا !

**کلو —**

[ پھوٹ کے روتی ہے ]

چارلی کو معلوم نہ ہونے پائے ! چارلی نہ
جاننے پائے !

**ہارن بلوئر —** چارلی ! یہی کمائی کرتی تھیں !

[ کلو نہایت غمناک آواز سے روتي ھے ]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادي
کرکے! ڈوب مر، چڑیل کہیں کي!

کلو — چارلي سے نہ کہنا!

ھارن بلوئر — ستیاناس کر دیا! اب کہتي ھے
ایسا نہیں ویسا نہیں! میرا خاندان، میرا
کاروبار، میري آیندہ بہبود سب متي میں
مل گئی!

کلو — اگر آپ میري جگہ ھوتے تو .........

ھارن بلوئر — ھاے رے یہ ھل کرایست لوگ!
ان سے جان کي بازي لگی ھوئی ھے -

کلو —

[ بالکل بے دم ھو کے ]

میرے ابا جان!

ھارن بلوئر — اب جو کمبخت تونے پھر ھم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو — میرے پیٹ میں بچہ ہے !

ھارن بلوئر — ھائے ' ھائے ! ارے غضب !

کلو — اُسی اپنی اولاد کی اولاد کے صدقے میں ! جو
کچھ یہ لوگ کہتے ھیں مان جاؤ اور کسی
سے نہ کہنا - چارلی پر یہ راز نہ کھلنے
پائے -

ھارن بلوئر —
[ دوبارہ اپنی پیشانی پونچھتے ھوئے ]
آپس میں یہ چوری ! ھائے ' میں کیسے
چھپاونگا ستم ھو گیا ! غریب چارلی کی تو
زندگی پر پانی پھر گیا !

کلو —
[ یکبارگی غضبناک ھوکے ]
راز نہ رکھو گے ؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا -
دیکھوں تم کیسے چارلی سے کہتے ھو -
میں دل پر رکھ لوں جب ھی تک خیر
ھے ' ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھی ہے اور جوانی ویسے ہی
نہیں گنوائی ہے میں کہے دیتی ہوں —

ہارن بلوئر —

[ اس کو اس نئی روشنی میں دیکھ کے متعجب ]

ارے، ارے! تو تو عجیب شیرنی ہے!
کمبخت ہم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے —

کلو — میں چارلی سے محبت کرتی ہوں! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار ہوں -
میں جی نہیں سکتی بغیر چارلی کو
دیکھے! میں جانتی ہوں کہ آپ ہم کو
نہ بخشینگے لیکن چارلی ........

[ ہارن بلوئر اپنے بڑے بڑے ہاتھوں سے ایک سخت
گھبراہٹ کا اشارہ کرتا ہے ]

ہارن بلوئر — مجھ سے تو کچھ کرتے ہی نہیں
نبٹتا! میری تو لوتیا ڈوب گئی - چلو! موٹر
کے پاس انتظار کرو، میں آتا ہوں -

[ کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلي جاتي ہے ]

[ خودبخود بڑبڑاتا ہوا ]

میں تو کسي کام کا نہ رہا ! دشمن اب کچل ڈالینگے، لیکن خیر دیکھیں اب کیا ہوتا ہے -

[ کھڑکي تک جاتا ہے اور داھني جانب اشارہ کرتا ہے ]

[ بیگم ھل کرایست اندر آتي ہے ]

آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاھتي ہیں آپ ؟

بیگم ھل کرایست — کچھ نہیں !

ھارنٰ بلوئر — کچھ نہیں - کیوں نہ ہو ! کچھ نہیں - اتني دردسري کي ہے بیکار کے لئے !

بیگم ھل کرایست — جو چٹکي کاٹیگا اس کو پنجہ مارا جائیگا - آخر سنتري کا تمھارے پاس کیا کام ہے ؟

هارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو هزار پانچ سو
پونڈ دلوا دئیے !

بیگم هل کرایست — تو هم پھر خرید لیں گے تم
سے -

هارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم هل کرایست — اتني هي قیمت پر سنٹري
جتني میں مس ملنز دے رهي تهیں - اور
لانگ میڈو جتنے میں هم سے تم نے لي
هے - کل چار هزار پانچ سو پر -

هارن بلوئر — کیا کهي هے ! اور میرے نو هزار
خاک میں مل گئے مفت هی میں !
نه ' نهیں ! میں خود اپنے قبضه میں
رکھونگا - اور جب تک یه جایداد میرے
قبضه میں هے دیکھوں تم کیسے منھ سے
نکالتي هو تم لوگ یه بات -

بیگم هل کرایست — نهیں ' هارن بلوئر ! پھر سوچ
لو - مصلحت یهي هے کہ هم کو یه

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ میں تم نے اپنی زبان دے کے وعدہ‌خلافی کی - اب تمہارا کیا اعتبار ؟ غارت ہو جائے گھر ہمارا - کیا پروا ! لیکن تم کو بھی اس کے غارت کرنے کے قابل نہ رکھینگے ہم ! یہ نہ ہوگا کہ جب چاھو ہم کو کچل ڈالو - اب تو صاف سی بات ہے ، یا تو سنٹری اور لانگ میڈو ہمارے ھاتھ بیچ دو نہیں تو پھر تم جانو !

ھارن بلوئر — ایسا نہ ہوگا - یہ سراسر بہتان ہے !

بیگم ھل کرایست — اچھی بات ہے ، چلئے قصہ چکا - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش - کسی کے سامنے تو ہوئی نہیں یہ بات چیت !

ھارن بلوئر —

[ سخت غضبناک لہجہ میں ]

قسم خدا کي ! ھو بڑي چالاک - کھاؤ قسم اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمھارے خاندان کا کوئي یا تمھارے مختار یا جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ لینگے -

بیگم ھل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ کہینگے -

ھارن بلوئر — ڈاکر کہاں ھیں ؟

بیگم ھل کرایست —

[ داھنے دروازہ تک جاکے ]

ڈاکر صاحب !

[ ڈاکر اندر آتا ھے ]

ھارن بلوئر — آپ کا "زبردستي نامہ" تو تیار ھی ھوگا ؟

[ ڈاکر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا ھے ]

یہ تو بڑی شیطنت ھے سازش کا ھے کي - یہاں انجیل ھے ؟

بیگم ہل کرایست — میری زبان کی کہی بات پتھر
کی لکیر ہے - یہاں تو وہی مثل ہے
جان جائے پر آن نہ جائے -

ہارن بلوئر — معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان
بھی تو کوئی چیز ہے ؟

بیگم ہل کرایست — بہتر ہے -

[ الماری سے ایک چھوٹی جلد انجیل کی لے کے ]
یہ لیجئے انجیل حاضر ہے -

ڈاکر —

[ دستاویز کو خانہ‌دار میز پر پھیلا کے - ]
یہ ایک مختصر سی دستاویز انتقال جایداد
ہے یعنی سنڈری ، اور لانگ میڈو — پہلے
مس ملنز کے بیعنامہ کا تذکرہ ہے اور پھر
جان ہل کرایست کے بیعنامہ کا ذکر ہے اور
پھر وہی رسمی عبارت - چونکہ مذکورہ بالا
جایداد کا بیعنامہ جان ہل کرایست کے
نام بدرستی ہوش و حواس کر دیا ہے -

بالعوض مبلغ چار هزار پانسو پونڈ کر
دیا ھے - لہذا آج سے انتقال جایداد بحق
هل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواهي کئے دیتا هوں -

هارن بلوئر —

[ بیگم هل کرایست سے ]

وہ کتاب هاتھہ میں اُٹھاؤ اور پہلے حلف
لو "میں خدائے لایزال کی قسم کھاتي
هوں کہ کلو هارن بلوئر کي بابت کسي شخص
سے بھی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان
پر نہ لاؤنگي -"

بیگم هل کرایست — نہیں ' هارن بلوئر صاحب ! آپ
پہلے دستخط کر دیجئے - هم لوگوں کا قول
جان کے ساتھہ ھے -

[ هارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کي طرف دیکھہ کے
قلم اُٹھاتا ھے - دوبارہ دستاویز پر ایک سرسري نظر
ڈالتا ھے اور دستخط کر دیتا ھے - ڈاکٹر گواهي کرتا ھے ]

بیگم هل کرایست — هم اپني حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاھتے ھیں کہ وہ جب تک ھارن بلوئر کے خاندان والے ھمارے ساتھ کوئي بدي نہ کرینگے "۔

ھارن بلوئر —

[ ناک سکوڑ کے ]

اس کو اپنے ھاتھ میں لو اور دونوں کے دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ ۔

بیگم ھل کرایست —

[ کتاب ھاتھ میں لے کے ]

میں حلف لیتي ھوں کہ میں دنیا میں کسي شخص سے بھی اپني معلومات کا ایک لفظ بھي کلمو ھارن بلوئر کي بابت نہ کہونگي جب تک ھارن بلوئر خاندان کے لوگ میرے ساتھ بدي نہ کرینگے ۔

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا ھوں ۔

بیگم ھل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھي پابند کرتي ھوں ۔

**هارن بلوئر** — اور وه دونوں آدمي کہاں هیں ؟

**ڈاکر** — وه تو چلے گئے - ان سے کیا واسطه ؟

**هارن بلوئر** — اور تم هي سے کیا واسطه ؟ تم سے مطلب کیا هے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا ' کیا نہیں کیا ؟ خیر ' آداب عرض !

[ جاني دشمن کي نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا هے اور پیچھے پیچھے ڈاکر جاتا هے - ]

**بیگم هل کرایست** —

[ دستاویز پر هاتھ رکھ کے - ]

محفوظ !

[ بڑي کھڑکي پر سے هل کرایست اور اس کے پیچھے جل داخل هوتي هے - ]

[ دستاویز هاتھ میں اُٹھا کے ]

دیکھئے ! ابھي ابھي تو رخصت هوئے هیں هارن بلوئر صاحب - دھمکي دیتا تو لابدي تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں هلایا - هم

نے حلف لی ھے کہ کسی سے کچھہ نہ کہینگے -
اب ٹھیک کر دیا ھے ھم نے -

[ هل کرایست دستاویز کو غور سے پڑھتا ھے ]

جل —

[ خوف زدہ ھو کر ]

ھاں ، کلو گاڑی میں جاتی ھوئی ملی تھی -
امی جان کلو کا کیا حال ھوا ؟

بیگم هل کرایست — پہلے تو انکار کیا لیکن جب ھمارے گواہ کو دیکھا تو ھاتھہ پاؤں پھول گئے -

[ اپنے خاوند سے ]

بڑی خیر ھوئی تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل —

[ یکایک ]

میں جاتی ھوں - کلو سے ملاقات کرونگی -

بیگم هل کرایست — خبردار ، جل ! تم کو کیا خبر ھے وھاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ھے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال
هوگا !

هل کرایست —

[ جل سے ]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی
جاکے ؟

جل —— سلوک کیوں نہ کرونگي ؟ بہت سلوک کر
سکتي هوں -

بیگم هل کرپست — سمجھتي بھي هے کچھ چھوکري
کہ نہیں ؟ جیتے زندگاني هم لوگ ایک دوسرے
کے جانی دشمن هیں - اب اگر نہ سمجھے تو
گدھي هے اور کیا کہوں !

جل —— کچھ بھي هو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم هل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

منع کرو اس کو -

هل کرایست —

[ بهوریں تان کے کهتا هے ]

جل ، تمیز سیکهو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ جاتا تو کسي کي بهي میري موافقت میں ایک بات کتني بهلي لگتي ، ابا جان !

بیگم هل کرایست — تمهارا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ هي نهیں سکتا -

جل — اب یه تو جب تک پڑے نه جب تک کیا معلوم ! کون کیا کهے !

هل کرایست —

[ اپني بیوي سے ]

اچها ، جانے دو - اس جوان جهاں عورت کي خرابي کا مجهے سخت افسوس هے -

بیگم هل کرایست — هاں ، تم تو کوئی تمهاری جیب کتر لے تو اس کي حالت پر بهي افسوس کرو گے -

ھل کرایست — ضرور ، اس کي حالت پر بھي افسوس
کرنا چاھئیے - اُس کو غریب کو ملیگا ھي
کیا جب ھم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دھوکا ھو گیا اس کو !

بیگم ھل کرایست —

[ ترشروئي سے ]

یہ خوب ھے ! گھر کا گھر تباہ ھونے سے
بچایا ! اس کا یہ انعام تم بھي دو اور
جل بھي - احسان مندي اسي کا نام
ھے !

جل —

[ دھیمي ھوکے ]

اور امي جان ، ھم لوگ بڑے شکر گذار
ھیں - ابا جان ، آپ بھي شکریہ ادا کر
دیجئے -

ھل کرایست — اب گھر بچنے کا حال تو یہ ھے
کہ گھر نہیں بچا جان بچي ھے - مجھے

" باتیں تو بہت بنانی آتی نہیں - لیکن
آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک
ٹانگ پر کھڑے ہو کے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں، ہاں ابا ! بس یہ ٹھیک ہے - امی
جان ان کو پکڑ لو ذرا اور میں —

[ یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے ]

" نہیں، نہیں ! کلو کا خیال دل سے نہیں
اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

## دوسرا سین

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ھے تو کمرہ خالي ھے اور اندھیرا ھے — صرف کھڑکي کھلي ھے اور اس میں سے چاندني آ رھي ھے —

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باھر چاندني میں دکھائی دیتي ھے — وہ آکے پہلے جھانکتي ھے ' کچھ دور آگے نکل جاتي ھے ' واپس آتي ھے ' اور رکتے رکتے کمرہ میں داخل ھوتي ھے — برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر آتي ھے اور وہ کبوتري اس دھندلکے میں اس طرح کھڑي ھے کہ کبھي آگے بڑھتي کبھي پیچھے ھٹتي ھے جیسے ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ھے — یکبارگي کھڑي ھو کے کان لگا کے سننے لگتي ھے —

**رولف —**

[ باھر سے آواز دیتا ھے ]

کلو ! کلو !

[ خود سامنے آتا ھے ]

کلو —

[ کھڑکي تک جاکے ]

یہاں کیا کر رھے ھو ؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں ؟ میں تو تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے ؟ کچھہ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو — واہ ! واہ رے گلاب !

[ کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے - ]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے !

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ہے ؟ خیر ' اگر یہي چاہتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ' ورنہ جیسا جي چاہے -

[ رولف وہاں سے چلنے کو تیار ہوتا ہے ' پھر رک جاتا ہے - کلو کي جانب دیکھتا ہے - بالآخر چلا جاتا ہے - ]

[ ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ہے - کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ہے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ہو جاتي ہے - کچھ آوازیں سنائي دیتي ہیں - بائیں جانب جیسے ہل کرایسٹ اور جل کو آتے دیکھتي ہے - تیر کي طرح کھڑکي سے باہر چلي جاتي ہے اور داہنے کو مڑ جاتي ہے - ]

[ وہ لوگ آکے بجلي کا بٹن دباتے هیں اور کمرہ میں روشني هو جاتي هے اور آتشدان کے قریب آجاتے هیں - هل کرایست ایک آرام کرسي پر بیٹھہ جاتا هے اور جل هتھے پر بیٹھہ جاتي هے - یہ لوگ شام کي بہت سادي پوشاک میں هیں ]

هل کرایست — اچھا ' اب بتاؤ کیسي گزري ؟

جل — کوئي بات خاص نہیں هے ' آبا جان - مارے ڈر کے میرے تو حواس گم هو گئے کہ ایسا نہ هو کہیں اوروں سے ملاقات هو جائے - اور آخر کار رولف سے مڈبھیڑ هو هي گئي - لیکن میں نے اس کو بُتّا دیا اور وہ مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - "دیوانخانہ" کہتے هیں اس کو - یہ دیوانخانہ کہاں سے کھود کے نکالا گیا هے ؟ عجب لفظ هے یہ تو !

[ غور کرتے هوئے ]

لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھي هوئي تھي -

[ دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھوڑی دونوں ہاتھوں پر لئے ہوئے ]
اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی ہو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس ہے، لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

ہل کرایسٹ — پھر؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب ہو - کیا جانتی نہیں ہو" میں نے کہا "یوں ہی کچھ کچھ جانتی ہوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو ہوں نہیں - کہنے لگی "بڑی مہربانی کی جو آ گئیں" - آبا جان، وہ تو بالکل ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی آخر اس کا قصور کیا ثابت ہوتا ہے؟

ہل کرایسٹ — اصل جرم تو اس کا یہی ہے کہ اس نے نوجوان ہارن بلوئر سے شادی کر لی اور اس سے بتایا تک نہیں - "ہر کسے بہر

کارے ساختند " وہ دنیا هي دوسري هے -

جل --

[ اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي هوئي ]

آبا جان ' وہ دنیا کیا بہت بھیانک هے ؟

هل کرایست —

[ پریشان هوکے ]

معلوم نہیں ' جل - بعض لوگ اس کي پروا بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے هیں - اب معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي هیں -

جل -- ایک بات تو ضرور هي هے - اس کو چارلي سے دلي محبت هے -

هل کرایست -- یہي تو بڑي بات هے ' یہی تو ستم هے !

جل -- بیچاري ایسي سہمی هوئي هے ! میں کہتي هوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

هل کرایست -- ایسي عورتیں بڑي سخت جان هوتی

ھیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل —— نہیں ' میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
ہے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئی بالکل !

ھل کرایست ——

[ احساس کرتے ھوئے ]

ھاں ' ایسا تو ھوتا ھي ھے لیکن ایک طرح
پھر خیریت ھوئی نہیں تو ھم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل —— یھي تو میں نے کہا - ابا جان ' مجھے سخت
افسوس ھے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاھئے -

ھل کرایست —— بڑے اندیشہ کي بات تھی ' جل -

جل ——

[ بیچین ھوکے ]

میں تو کچھ کہنا چاھتي تھی - بہت اچھا

ہوا میں چلی گئی وہاں - دل بھر آیا
بالکل - درد معلوم ہوتا ہے !

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائی ہی ایسی
چھڑ گئی - گھر کی حفاظت تو ضروری ہی
تھی - نہ لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹھ دکھانا تو
مصلحت نہ ہوتا -

جل — مجھے تو آج گھر اچھا نہیں لگتا -

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ بڑی مشکل، بڑے
عذاب میں جان پڑ گئی ہے -

جل — امی جان تو پھولی نہیں سماتیں، اور ڈاکر
کے چہرے سے تو مسرت ٹپکی پڑتی ہے -
ابا جان، میں اس آدمی کا بالکل ہی
اعتبار نہیں کرتی - یہ تو بڑا ہی لڑاکو،
لڑاکو کیوں بلکہ جھگڑالو ہے -

ھل کرایست — ہے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال ہے کہ کلو اگر خودکشی بھی
کرلے تو اس کے کان پر جوں نہ رینگے -

ھل کرایست —

[ مضطرب ھوکے ]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا ھو تو آسي جان کو غم ھو کہ نہ ھو !

ھل کرایست —

[ کھڑکی کي طرف گھوم کے ]

کیا ھے ؟ جیسے کچھ آھٹ معلوم ھوتي ھے -

[ زیادہ آواز سے ]

کیا کوئي باھر ھے کیا ؟

[ کوئي جواب نہیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس دوڑ جاتي ھے - ]

جل — ارے تم ھو !

[ داھنے کو لپکتي ھے اور کلو کا ھاتھہ پکڑ کے لے آتي ھے ]

چلي آؤ! چلی آؤ! کوئي غیر نہیں ھے
یہاں -

[ ھل کرایست سے ]

ابا جان!

ھل کرایست --

[ پریشان ھوکے لیکن مہذبانہ انداز سے ]

آئیے ' تشریف رکھئے!

جل -- بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم ھو
رھي ھیں آپ!

[ کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي ھے - اسي آرام
کرسي پر جس پر ابھي تک خود یہ لوگ بیٹھے
تھے - دروازہ بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي ھے
اور جلدي سے پردہ برابر کر دیتي ھے - ]

ھل کرایست --

[ جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے ]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ہے ! آپ سے دریافت کرنے آ رہے
ہیں وہ !

هل کرایست — کون ؟

کلو — وہ خود آ رہے ہیں !

[ گہری سانس لے کے ' ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر
سے پاؤں تک کانپی جا رہی ہے لیکن بالاخر بڑی
ہمت کر کے ]

اب جلد ہی واپس جاؤنگی - سوالات کی
بوچھار رہتی ہے - ان کو پورا شک ہے کہ
کوئی نہ کوئی راز ہے -

هل کرایست — آپ اطمینان رکھئے ہم لوگ منھ سے
ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[ منت کرتی ہوئی ]

ارے ' ارے ! یہ تو کافی نہیں ہے - کیا ایسا
نہیں ہو سکتا کہ اُن سے کوئی ایسی

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر
سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس
دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو
یہی سمجھتی رہی کے اب مجھ جیسی
بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو
چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی
ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر، اب اس
ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[ اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو
بند کر دیتی ہے - ]

[ جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو
تھپکتی ہے ہل کرایست بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت
تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کات
رہا ہے - ]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ
دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک
دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[ اطمینان دلاتے ھوئے اور آیندہ انکشافات روکتے ھوئے ]

ھاں، ھاں! ھاں، ھاں!

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ھوئی -

[ پھر ھونٹھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے - ]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ ٹھکانے کا گھر ملا! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان، یہ تو بڑا غضب ھے!

هل کرایست — هے تو بڑا غضب -

کلو — اور جب شادي هوگی تو محبت هوگي -
اگر میں ایسا جانتی تو یه نوبت هي
کیوں آنے دیتي - لیکن یه کس کو خبر ؟
آپ هي کو کیا خبر هو سکتی هے — هے
کم نهیں ؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
هوتا هے -

جل — بے شک !

کلو — اور اب میري گود بھري جانے کو هے -

جل —

[ سخت گھبراهٹ میں ]

سچ مُچ ؟ توبه ! توبه !

هل کرایست — خدا رحم کرے !

کلو —

[ پست هوکے ]

مهینه کا مهینه ! جس دن سے یہاں سے گئی

هوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دهکتے
انگاروں پر دن کتتے هیں - میں جانتی
تهي کہ سُن گئي هو رهي هے ' وہ حلق
نکلي خلق پهیلي -

[ کهڑي هو جاتي هے اور هاتهہ بڑها کے بات کرتي هے ]

جگہ جگہ چرچے هونے لگتے هیں -

[ بے تابي سے ]

کوئي ایسا تهوڑا هي رہ جاتا هے جو نہ
جانے -

[ اب آواز میں غصہ پیدا هو جاتا هے ]

اب تو هو گئي جو بیوقوفي هو گئي -
ایسي زندگي بهي کوئي دل لگي بازي
نہیں هے - میں سچ آپ سے کہتي هوں -
میں شادي نہ کر چکي هوتي تو مجهے
کیا تها ' میرا کوئي کیا بگاڑتا ؟ اور اس
میں غصہ کي بات هی کیا تهي ؟ لیکن
اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجهے
مار هي ڈالینگے - میں اپني عزت کو

نہیں روتی ' ان کی عزت کو روتی ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ہے - مجھے
محبت نہ ہوتی جب بھی کچھ بات
نہ تھی ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئی !

جل —

[ تیزی سے ]

تو اس میں بات ہی کیا ہے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو — ہاں ہے تو - لیکن " اب تو بات پھیل گئی
جانے سب کوئی " - اور وہ تو کوشش کر ہی
رہے ہیں ' جانتے ہیں دال میں کچھ
کالا ہے - غضب ہے ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ہے ' جہاں عورت پر شبہہ
ہو جاتا ہے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رہتے ہیں مرد کو - چارلی کو
چین نہ آئیگی ' آ ہی نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ہوشیار ہیں - اور احساس اہانت

ان میں بہت ھے - اے لو ! آ رھے ھیں -

[چپ ھو جاتي ھے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر
اُدھر کان لگاتي ھے]

جل — ابا جان ، کیا کہنا چاھئے کہ وہ بھانپ
بھي نہ پائیں ؟

ھل کرایست — کوئي بات پھبتي ھوئي -

کلو —

[جیسے اسي تنکے کا سہارا لیتے ھوئے]

ھاں ، ھاں ! بس ، اب دیکھئے نہ جانے
کیا ھو جائے - خاطروں خاطروں میں باؤلي
ھو گئی ھوں بالکل ، بڑی محبت کرتے
ھیں مجھ سے ! اور جو اُنھوں نے دھتکار
دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئي !
اور کیا ؟

ھل کرایست — آخر تمہاری کیا صلاح ھے ؟ کیا کہا
جائے تم بھي تو کچھ بتاؤ -

کلو — ،

[ اُمید بھرے انداز سے ]

یہي کہ کوئي پکي پھبتي ہوئي بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسي نہ ہو
جس سے معاملہ ہي غارت ہو جاے -
فرض کرو یہ کہ دیا جاے کہ میں کسي
دفتر میں کام کرتي تھي اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالي گئي - میں
پھر ان کو سمجھا لونگي -

جل — اور یہ بات بھي جھوٹي ! یہ بہت عمدہ
راے ہے - اس بات کا تو اُنھیں یقین
دلا ہی دینگے ، کیوں ابا جان ؟

ہل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ، کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہرباني ہوگي ، اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئي تھی ، بڑے شکي ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے ہی ہیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے ہاتھ
بیچ دی ہے - اب کیوں بیچ دی ہے ؟ -
یہی ان کو کھلبلی پڑی ہوئی ہے - اس
پر جو کہیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یہاں سویرے آئی تھی تو پھر غضب
ہوا - یہ بھی ان کو شبہہ ہے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رہی ہیں - اور
کل انھوں نے اس اجنبی کو ڈاکر کے
ساتھ دیکھا ہی ہے - میری خادمہ خود
میری تاک میں لگی رہتی ہے ' لیکن میں
نے کہ دیا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے
جس کے متعلق ان کو پریشان ہونا پڑے -
نہ کوئی بات ہے جس کی کچھ اصلیت
ہو -

ھل کرایست ـــ عجب مشکل ہے !

کلو ـــ میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت صاف
اور محتاط ہوں ' اس لئے میری نسبت ان

کو اس پر یقین ھي نہ آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نہ بتائینگے اس کا
مجھے یقین ھے -

هل کرایست — ھاں ' اب تو یہی سب سے بہتر
صورت معلوم ھوتي ھے -

کلو —
[کسي قدر بےخودي سے]
مجھ جیسي بیوي بھي ان کو مشکل ھي
سے ملیگی -

جل — یہ تو ظاھر ھے -

هل کرایست — بھئي ' بڑے رنج کا مقام ھے - کچھ
کہا نہیں جاتا ' دھوکا دینا تو میري
سرشت میں نہیں ھے - لیکن ........

کلو —
[جھٹ پٹ]
جب میں ان کو دھوکا دیتي ھوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دھوکا دیتي ھوں -

لیکن اب کیا کیا جائے ؟ کوئی چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھی ایسی جھلجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر ؟ یہ تو کوئی مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکی ہے !

**ہل کرایست** — ہاں ، ہاں ! تو اس میں کیا ہے ؟
میں تو تمہاری جگہ ہوتا تو میری بھی
یہی حالت ہوتی میں اس کو کچھ —
[ کلو اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتی
ہے ]
ہاں ، ہاں ! گھبراؤ نہیں -
[ اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے ]

**جل** —
[ اپنے آپ ]
میرے ابا ، کیا ہوگا ؟

**کلو** —
[ چونک کر ]
کوئی دروازہ پر ہے ؟ میں جاتی ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاھئیے -

[ دوڑ کے کھڑکی کے پاس اور پردہ ھٹاکے اُدھر ھو جاتي ھے - ]

[ دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ھو جاتا ھے ]

جل —

[ بالکل سراسیمہ ھوکے ]

ارے ' ارے! مجھے یاد ھي نہیں رھا '
دروازہ تو مقفل ھے ؟

[ جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتي ھے - قفل کھولتي ھے اور ھل کرایست خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ھے - ]

کوئي مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ھے - میں
ایک بڑی ضروري بات کہنے کو تھي -

فیلوز —

[ دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ھے - ]

مس صاحب ' چارلس ھارن بلوئر صاحب
ھال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے
ملنا چاھتے ھیں -

جل — کیا مشکل ھے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ھل کرایست — ھاں ، کیا ھرج ھے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو ۔

[ جب فیلوز باھر جاتا ھے جل کھڑکي کے پاس لپک کے جاتي ھے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ھے کہ پردہ برابر کر دے – اور جھٹ پٹ آ کے اپنے والد کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے – اتنے میں چارلس آ جاتا ھے – شام کي پوشاک پہنے ھوے جو سفید رنگ کي ھے – اس کے بال اُلجھے ھوئے ھیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمي کے لئے کچھہ ناموزوں سے ھیں – ]

چارلس — کیا میري بیوي یہاں ھیں ؟

ھل کرایست — جي نہیں !

چارلس — آئي تھیں اس سے پہلے ؟

ھل کرایست — ھاں، آج صبح کے وقت آئی تھیں ۔ کیوں جل ؟

جل — جي ھاں ، آج صبح کو آئی تھیں ۔

چارلسؔ --

[ اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے ]

ھاں ' یہ تو میں جانتا ھوں میرا مطلب ھے کہ ابھی یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل — نہیں تو !

[ ھل کرایست اپنا سر ھلا دیتا ھے ]

چارلس -- اچھا ' یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ھوئی تھی ؟

ھل کرایست --- میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا ۔

چارلس — مجھے چکمہ نہ دیجئے ۔ خوب جانتا ھوں !

[ جل سے ]

آپ ۔

جل --- کیوں ابا ؟ میں ......

ھل کرایست — نہیں ' میں بتاؤنگا ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

چارلس — نہیں ، اچھا بتائیے -

ھل کرایست —

[ اپنے ھونٹھ چاٹتے ھوئے ]

معلوم یہ ھوتا ھے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ھے اس نے —

[ چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رھا ھے ایک غصہ کی آواز سے ]

کچھ پتہ لگایا ھے کہ کچھ عرصہ ھوا آپ کی بیوی کسی کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ھے -

جل — قطعی نہیں ! ھم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ھوا ؟

ھل کرایست —خیر ، اگر آپ نہیں مانتے تو سنئیے - عام خبر یہ مشہور ھے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشتبہ حالت میں آپ کی بیوی صاحب کو نوکری سے دست بردار ہونا پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ہی کہا ' یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[ بہت جوش کے ساتھ ]

جھوٹے ہیں - بے ایمان !

[ جلدی سے دروازہ کی جانب جھپٹتا ہے ]

ھل کرایست —

[ چونک کر ]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[ اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کے ]

ابّا جان !

[ بالکل آہستہ سے ]

جھوٹے تو ہم بھی ہیں ' کیا اس میں کوئی شک ہے ؟

چارلس —

[ ان کي طرف پیٹھ کرکے ]

کیوں جھوٹ کہتے ہیں بے وجہ ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت ہو چکي ہے - میري بیوي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یہ قصہ گڑھا
ہے -

[ کلو دونوں ہاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے ہوئے ہے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
ہوئي ہے ]

اُسي نے ! اسي نے یہ پٹي پڑھائي ہے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا ہے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمہ ثابت
کر دیا ہے !

[ ھل کرایست جس کا رخ پردہ کي طرف ہے دیکھتا
ہے کہ بت کي طرح کلو سب قصہ سن رہي ہے —
جذبات سے بالکل بے قابو ہو کے اس کے ہاتھ بلند
ہو جاتے ہیں — ]

اور اب مجھ سے کہنے کي همت نہیں
پڑتي - بس هو چکا - ایسي کمبخت کے
بطن سے میں اولاد هي لیکر کیا کرونگا ؟

[ ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے هاتھ هٹا لیتي
هے اور چلي جاتي هے - ]

هل کرایست -- خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہ رهے هو تم - اس کي مصیبت کا
بھي کچھ اندازہ هے تم کو ؟

چارلس — اور میري مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتي هے -

چارلس — اچھي محبت هے ! اس کمظرف ڈاکر
نے مجھ سے کہا هے -- خدا کي مار ! —
خدا کي مار —

هل کرایست — مجھے بڑا افسوس هے کہ همارے
جھگڑے کا یہ انجام هوا هے -

چارلس —
[ بے حد شکستہ آواز سے ]

زندگی خاک میں ملا دی آپ لوگوں نے !

[ سب کی نظر بچا کے بیگم ھل کرایست بائیں جانب
کے دروازہ سے داخل ھوکے کمرہ میں کھڑی ھے ]

بیگم ھل کرایست — کیا آپ جانتے ھیں کہ یہ کچھ
حال نہ کھلتا ؟ اور رنگ رلیاں جیسی
ھوتی تھیں ھوا کرتیں ؟

[ سب کے سب اس کی طرف دیکھنے لگتے ھیں ]

چارلس —

[ بہت بیقراری سے ]

اب اس سے کیا ھے ؟ لیکن تم — یہ سب
بیل تمھیں نے بوئے ھیں !

بیگم ھل کرایست — پہلے کیوں نہ سوچا ؟

چارلس — لیکن ھمارا عمل اور تمہارا عمل برابر ھے !
کیوں ؟ ھم نے کیا کیا تھا ؟

بیگم ھل کرایست — جو کچھ امکان میں تھا ! اور
کیا کر سکتے تھے ؟

ھل کرایست — بس ، بس ! اب بتائیے ھم کیا کریں
آپ کے لئے ؟

چارلس — صرف یہ بتا دیجئے کہ میری بیوی ہے
کہاں ؟

[ جل پردہ ھٹا دیتی ھے – کھڑکی کھل جاتی ھے – جل
باھر دیکھتی ھے اور سناٹا چھا جاتا ھے – ]

جل — معلوم نہیں کہاں ھیں !

چارلس — اس کا مطلب یہ ھوا کہ ابھی ابھی یہاں
تھی -

ھل کرایست — جی ، تھیں تو ! اور آپ کی بات
چیت بھی سنتی تھیں !

چارلس — اچھا ھے ، اگر ھماری بات چیت سنی
ھوگی ، اس کو معلوم تو ھوا ھوگا کہ میرے
دل پر کیا گزرتی ھے -

ھل کرایست — صبر کرو ، صبر کرو - اس کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرنا چاھئے -

چارلس — اچھا برتاؤ ؟ قطامہ کے ساتھ ! جس نے ......

هل کرایست — بڑي بدنصیب هے بیچاري! آیں کیا؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمھاري همدردي!

[ چاندني میں باهر چلا جاتا هے اور بائیں جانب سے هو کے گزرتا هے ]

جل — آبا جان! دیکھنا چاهئے کہ کہاں گئي! مجھے تو بڑا اندیشه معلوم هوتا هے - خیر نہیں هے -

هل کرایست — ابھي تو وهاں کھڑي سب سن رهي تھي - حامله هے! خدا جانے کیا هو! جل، تم ذرا ادهر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا هوں — یا نہیں، ٹھہرو ساتھ هی چلینگے -

[ باهر جاتے هیں ]

[ بیگم هل کرایست آتشدان کے پاس آتي هے - گھنٹي بجاتي هے اور کھڑی هو جاتی هے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا هے - ]

**بیگم هل کرایست** — ذرا کوئی هو تو کهو کہ ڈاکر کے پاس چلا جائے -

**فیلوز** — ڈاکر صاحب تو خود هي یہاں هیں ' آپ سے ملنا چاهتے هیں !

**بیگم هل کرایست** — اندر بھیج دو - هاں فیلوز ' تم جیکمین صاحب سے کہہ دو کہ اب وہ مکانوں میں جا سکتے هیں -

**فیلوز** — بہت اچھا ' سرکار !

[ باهر جاتا هے ]

[ بیگم هل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتي هے - دستاویز مل جاتي هے اور وہ اس کو نکال لیتي هے - ڈاکر اندر آتا هے - بہت پریشان جھنجلایا هوا سا معلوم هوتا هے - ]

**بیگم هل کرایست** — چارلس هارن بلوئر سے آخر بات کیا هوئی ؟ کیا هوا ' کیسے هوا ؟

**ڈاکر** — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا - آپ مانتے هي

نہیں - میرے درپے ہو گئے! جان چھڑانا
مشکل ہو گیا - کوئي دقیقہ اُٹھا نہیں
رکھا — گالي ' تو تو ' میں میں! کہنے
لگے مجھ کو سب معلوم ھے - دھمکی پر
دھمکي یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھي غصہ
آ گیا اور میں نے بھي کھري کھری سنائي '
پھر —

بیگم ھل کرایست —- ڈاکر ' یہ بہت بیجا بات
ھوئي - اس قدر پکا وعدہ کرکے! صاحب بہت
پریشان ھیں!

ڈاکر —

[ پژمردہ انداز سے ]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ھے -
ایسا بھي کوئی کسي کے پیچھے پڑتا ھے؟
ناک میں دم کر دیا! اس کے علاوہ یہ
تو اب عام خبر ہو گئي ھے کہ کچھ بدنامی
ھے - بچہ بچہ جانتا ھے - ممکن ھے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں ' لیکن کھچڑي جگہ
جگہ پک رهی ھے - اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا ہوں اچھا ھے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلي گھونسہ
سے نجات تو ملي !

**بیگم هل کرایست** — هاں ' ھے تو - لیکن ڈاکر یہ
دستاویز تم اپنے هي پاس رکھو -

[ دستاویز دے دیتي ھے ]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رھے ھیں -
اور صاحب جب دھن میں آ جاتے ھیں
تو جو کچھہ کر بیٹھیں تھوڑا ھے -

[ ایک موٹر رکنے کي آواز سنائي دیتی ھے ]

**ڈاکر** —

[ کھڑکي سے بائیں جانب دیکھہ کے ]

شاید هارن بلوئر ھیں - هاں ' وهی ھیں !
اُتر رھے ھیں -

بیگم هل کرایست ——

[ سنبھل کے ]

تو ذرا ٹھہرو !

ڈاکر —— اب هم سے نه بھڑائیں تو بہتر هے ! هم سے بہت بھڑ چکے -

[ دروازہ کھلتا هے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر قریب پیچھے آتا هے کہ اس کے نام کی اطلاع سنائی بھی نہیں دیتی - ]

هارن بلوئر —— مجھے وہ دستاویز دے دو ؟ تم نے بے ایمانی مکاری سے مجھ سے لکھوا لیا هے ! تم نے حلف لی کہ کسی کو اس کی کانوں کان خبر نه هوگی، اور اب خود میرے ایک ایک نوکر کو معلوم هے !

بیگم هل کرایست —— تو اس کو هم لوگ کیا کریں ! آپ کے سپوت آئے، اور گالی دے دے کے دھمکا دھمکا کے، سب حال پوچھ کے چلے گئے ! کوئی اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ھے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

ھارن بلوئر— دے دو مجھکو وہ دستاویز؟ ادھر لائیے '

[ یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ھے ]

کمبخت ' حرامزادے! وہ کیا ھے تیرے
جیب میں دستاویز ھي ,تو ھے!

[ ڈاکر کے اوپر کي جیب سے دستاویز کا کونا واقعي
نظر آ رھا تھا — ]

ڈاکر —

[ لال پیلا ھوکے ]

سنا ' ھارن بلوئر کي دم! میں نے تمھارے
لڑکے کي بہت سني اب جو منھ سے کچھ
نکلا تو —

ھارن بلوئر —

[ بیگم ھل کرایست سے ]

کیا تم سمجھتي ھو کہ تمھارا گھر بچا
جاتا ھے؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملاکے چھوڑونگا !

[ ڈاکر سے ]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے
گردن ......

[ڈاکر سے ھاتھا پائي کرنے لگتا ھے - گُتھم گُتھا ھو جاتي ھے اور ھارن بلوئر دستاویز چھیننے کي کوشش کرتا ھے -

[ ڈاکر بھي اس سے بھڑ جاتا ھے اور دونوں دھکا مکا کرتے ھوئے ایک دوسرے کے حلق کي طرف ھاتھ بڑھاتے ھیں - بیگم ھل کرایست گھنٹي بجانے کے لئے بڑھتي ھے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں ھیں اس کا ھاتھ نہیں پہنچتا -

[ یکبارگي رولف کھڑکي پر آ جاتا ھے - وحشت سے اس منظر کو دیکھتا ھے اور ڈاکر کے ھاتھ پکڑ لیتا ھے جو قریب ھارن بلوئر کے حلق کے پاس تھے - جل جو پیچھے پیچھے آ رھي تھي دوڑ کے اس کے بازو پکڑ لیتي ھے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب ! — آیں،

آیں ! یہ کیا ؟

[ ڈاکر کا ھاتھہ ذرا ڈھیلا ھو جاتا ھے اور وہ چکر کھا کے الگ ھو جاتا ھے – ھارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ھے ' ھانپنے لگتا ھے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ھیں – کھڑکی سے باھر چاندنی میں ھل کرایست اور چارلس ھارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ھیں - ]

گڈھے میں ! ابھی کچھہ کچھہ سانس باقی ھے — بالکل نزع کا عالم ھے !

بیگم ھل کرایست — اندر لے آؤ ' اندر لے آؤ ! جل ' برانڈی لاؤ !

ھارن بلوئر — نہیں ' اس کو موٹر پر لے چلو ' الگ رھو ! بس بیگم صاحب ' میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاھتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[ وہ لوگ کلو کو لے چلتے ھیں – بائیں جانب – پیچھے پیچھے جل جاتی ھے – ]

هل کرایست ، تم نے هم کو تباہ کیا اور هماري آبرو متی میں ملادي ! تم نے همارے لڑکے کي بیاهي زندگي پر جھاڑو پھیر دي ! همارے پوتے کا خون تمھاري گردن پر هے ! اس جگه تو میں آگ لگانے کے لئے بھي نه ٹھیرونگا - لیکن اگر کبھي چڑھ گئے داؤ پر تو وہ پٹخني بتاؤنگا کہ یاد هي کروگے !

**ڈاکر —**

[بڑبڑاتا هوا]

هاں ، یه ٹھیک ! روتے جاؤ ، دھمکاتے جاؤ ! کمزوري میں غصه مار کھانے کي نشاني ! اور شروع تو آپ هي نے کیا ! اچھے گھر نوید دیا تھا !

**هل کرایست** — ڈاکر ، اب خدا کے واسطے ! هارن بلوئر ، جھوٹ کھلنے والا زمین میں سما جائے ! میں دل سے افسوس کرتا هوں -

**هارن بلوئر** — هت ، تیرے مکار کي !

[ کسی قدر متانت کے ساتھ کھڑکی سے ہو کے ان کے
پاس سے گزر کے موٹر تک جاتا ہے - ]

[ ہل کرایست جو تھوڑی دیر بالکل خاموش کھڑا رہا
آہستہ سے بڑھتا ہے اور اپنی گھومتی کرسی پر بیٹھ
جاتا ہے - ]

**بیگم ہل کرایست** — ڈاکر ' فیلوز سے کہو جلدی سے
ڈاکٹر رابنسن سے ٹیلیفون میں کہہ دے کر
جا کے فوراً ہارن بلوئر کے یہاں دیکھ لیں !
کہنا دیر نہ کریں -

[ ڈاکر انگلی سے دستاویز کا نکلا ہوا حصہ جیب
میں رکھتے ہوئے جاتا ہے - جاتے جاتے ایک آواز
سنائی دیتی ہے جیسے ڈاکر کہہ رہا ہو " کمبخت
کتیا کا پلا " ]

[ آتشدان کے قریب خاوند سے ]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے
ہو ؟

**ہل کرایست** —

[ بے حس و حرکت ]

نہیں !

بیگم ھل کرایست --- پھر کیا ڈاکٹر کو خطاوار سمجھتے
ھو؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو
کیا غریب نے!

ھل کرایست --- نہیں!

بیگم ھل کرایست ---
[ پاس آ کے ]
پھر کیا ھے؟

ھل کرایست --- مکارہ!

[ جل دوڑتی ھوئی کھڑکی سے اندر آتی ھے ]

جل --- ابا جان، اس نے ھاتھ، پاؤں ھلائے! اب تو
بولی بھی ھے - خدا کرے بچ جائے، جیسے
نکلی جان واپس آئی ھے!

ھل کرایست --- خدا کا شکر ھے، بڑی خیریت ھوئی!

[ بائیں جانب سے فیلوز داخل ھوتا ھے ]

فیلوز --- جیکمین صاحب آئے ھیں!

ھل کرایست --- کون؟ آخر یہ کیوں؟

[ جیکمین داخل ھوکے دروازے سے لگے ھوئے کھڑے
ھیں - ]

بیگم جیکمین —— بڑي خوشي کي بات ھے کہ ھم لوگ
پھر گھر واپس جا رھے ھیں! سرکار کا شکریہ
ادا کرنے آئے ھیں ھم لوگ -

[خاموشي چھا جاتی ھے - وہ محسوس کرتے ھیں
کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ھے - ]

آپ کا بہت بہت شکریہ ' آداب عرض!

[وہ لوگ علحدہ ھو جاتے ھیں]

ھل کرایست —— مجھے تو ان کي یاد بھي نہیں
آتي تھي -

[ اُٹھ بیٹھتا ھے ]

کیا ھو جاتا ھے انسان کو جب اس کو
غصہ آتا ھے اور کسي سے مخاصمت ھو
جاتي ھے! جیسے کوئي بھوت سوار ھو جاتا
ھے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ھي
نہیں دیتا! شیطان بالکل اندھا کر دیتا
ھے! شیطان کے بھیر میں آکے جیسے
آدمي کو سوجھتا ھي نہیں - آغاز چاھے جو
کچھ ھو لیکن انجام ھوتے ھوتے بس جان
کي بازي لگ جاتي ھے! جان کي بازي!

جل —

[ باپ کے پاس دوڑ کر ]

ابّا جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے ابّا، اس کو آپ کیا کرتے ؟

هل کرایست — نہیں، یہ سب قصور میرا ہے ! اس
گھر میں جب میرا هي کہا نہ هوا تو
غضب ہے ! میرا حکم قطعي هونا چاهئے
تھا۔

بیگم هل کرایست — میں نہیں سمجھي کیا مطلب
ہے آپ کا !

هل کرایست — شروع میں هم بے قصور هي سہي،
مگر ایسي شرافت هي کیا جو ذرا سي
آنچ نہ برداشت کر سکے اور کسوٹي پر
کھري نہ اُترے ؟

پردہ گرتا هے

الٰہ آباد
منروا پریس
۱۹۳۰